الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر أعلیٰ: نصیر أحمد قمر

جلد ۳ جمعۃ المبارک ۶؍ ستمبر ۱۹۹۶ء شمارہ ۳۶

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اخلاص جیسی اور کوئی تلوار دلوں کو فتح کرنے والی نہیں۔

"جس کام میں ریاکاری کا ذرہ بھی ہو وہ ضائع ہو جاتا ہے۔ اس کی وہی مثال ہے جیسے ایک اعلیٰ قسم کے عمدہ کھانے میں کتا مونہہ ڈال دے۔ آج کل بھی یہ مرض بہت پھیلا ہوا ہے اور اکثر امور میں ریاکاری کی ملونی ساتھ ہوتی ہے۔ پس اعمال میں یہ ملونی ہونی نہ چاہئے.....

اس وقت میں سرًا و علانیۃً پر بحث نہیں کرتا بلکہ نفس کی ملونی کا ذکر کرتا ہوں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ہمیشہ خفیہ ہی خیرات کرو اور علانیہ نہ کرو۔ نیک نیتی کے ساتھ ہر کام میں ثواب ہوتا ہے۔ ایک نیک طبع انسان ایک کام میں سبقت کرتا ہے اس کی دیکھا دیکھی دوسرے بھی اس کار خیر میں شریک ہو جاتے ہیں۔ اس طرح سے اس شخص کو بھی ثواب ملتا ہے بلکہ ان کے ثواب میں سے بھی حصہ لیتا ہے۔ پس اس رنگ میں کوئی نیک کام اس نیت سے کرنا کہ دوسروں کو بھی ترغیب و تحریص ہو بڑا ثواب ہے۔

شریعت اسلام میں بڑے بڑے باریک امور ایسے ہیں تاکہ اخلاص کی قوت پیدا ہو جائے۔ اخلاص ایک موت ہے جو مخلص کو اپنے نفس پر وارد کرنی پڑتی ہے۔ جو شخص دیکھے کہ علانیہ خرچ کرنے اور خیرات دینے یا چندوں میں شامل ہونے سے اس کے نفس کو مزا آتا ہے اور ریا پیدا ہوتا ہے تو اس کو چاہئے کہ ریاکاری سے دست بردار ہو جائے اور بجائے علانیہ خرچ کرنے کے خفیہ طور سے خرچ کرے اور ایسا کرے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی علم نہ ہو۔ پھر خدا قادر ہے کہ نیک کو اس کی نیکی اور پاک تبدیلی کی وجہ سے بخش دے۔ اس میں کوئی سو برس کی ضرورت نہیں، اخلاص کی ضرورت ہے۔

دیکھو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بڑھیا کو بلا ناغہ حلوا کھلایا کرتے تھے اور ان کے اس فعل کی کسی کو خبر نہ تھی۔ ایک دن جب بڑھیا کو حلوا نہ پہنچا اس نے اس سے یقین کر لیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وفات پا گئے۔ اب جائے غور ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کیسے تعاہد سے اس بڑھیا کی جو کہ اور کچھ نہ کھا سکتی تھی خدمت کیا کرتے تھے کہ ایک دن حلوا نہ پہنچنے سے اس کو یقین ہو گیا کہ آپ وفات پا گئے۔ یعنی اس بڑھیا کے وہم میں بھی نہیں آ سکتا تھا کہ آپؓ زندہ ہوں اور اس کو حلوا نہ پہنچے۔ یہ ممکن ہی نہ تھا۔

غرض یہ ہے اخلاص اور یہ ہیں محض خدا کی راہ میں محض نیک نیتی کے اعمال۔ اخلاص جیسی اور کوئی تلوار دلوں کو فتح کرنے والی نہیں۔ ایسے ہی امور سے وہ لوگ دنیا پر غالب آ گئے تھے۔ صرف زبانی باتوں سے کچھ ہو نہیں سکتا۔ اب نہ پیشانی میں نور اور نہ روحانیت ہے اور نہ معرفت کا کوئی حصہ۔ خدا تعالیٰ ظالم نہیں ہے۔ اصل بات ہی یہی ہے کہ ان کے دلوں میں اخلاص نہیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم (طبع جدید) صفحہ ۶۵۹-۶۶۰)

اب پوری مستعدی اور کامل خلوص کے ساتھ وہ ہجرت کرو جو ہجرت بدیوں کے ملک سے نیکیوں کے ملک کی طرف ہوتی ہے۔ یہ وہ ہجرت ہے جس کے بعد لوٹ کر جانا نہیں

(خلاصہ خطبہ جمعہ، ۲۳ اگست ۱۹۹۶ء)

جرمنی (۲۳ اگست): سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج من ہائم میں جماعت احمدیہ جرمنی کے سالانہ جلسہ کے موقع پر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ کے ساتھ ہی جلسہ کا افتتاح بھی عمل میں آیا۔ حضور ایدہ اللہ نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد سورہ توبہ کی آیت نمبر ۱۱۱ "ان اللہ اشتریٰ من المومنین انفسہم واموالہم ..... الخ" کی تلاوت فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ اس آیت کریمہ میں توبہ کا مضمون بھی ہے اور ہجرت کا بھی اور جہاد فی سبیل اللہ کا بھی اور ان تینوں پہلوؤں سے اس کا اطلاق آج دنیا کی ان تمام جماعتوں پر ہو رہا ہے جو اللہ کی خاطر ہجرت کرنے کے بعد اللہ ہی کی خاطر ایک اور ہجرت بھی کر رہی ہیں جس کا تعلق اس دور سے ہے۔

حضور نے فرمایا کہ یہ وہ مضمون ہے جس کا تعلق بدنی ہجرت ہی سے نہیں بلکہ روحانی ہجرت سے بھی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی جو تشریح فرمائی ہے اس کی نظیر آپ کو سارے اسلامی لٹریچر میں نہیں ملے گی مگر یہ تمام تشریح قرآن و حدیث پر مبنی ہے اور اس سے باہر نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ جماعت جرمنی کے حالات کے پیش نظر میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس اقتباس کو چنا ہے اور آپ کی یہ تشریح اس آیت کریمہ پر مبنی اور ان احادیث کے مضامین پر مبنی ہے جن کا تعلق ہجرت سے ہے۔

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۰ اگست ۱۹۹۶ء کو یورپ کے دورہ پر روانہ ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۲۳ اگست کو خطبہ جمعہ کے ذریعہ جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ کا افتتاح فرمایا جو ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر ہوا۔ اسی طرح ہفتہ کے روز مستورات سے خطاب کے علاوہ مختلف اقوام کے افراد کے ساتھ مجالس سوال و جواب میں شمولیت فرما کر ان کے سوالات کے جواب دیئے۔ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ اس جلسہ کی تمام کارروائی براہ راست نشر کی گئی۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ حضور انور ایدہ اللہ کی عمر، صحت اور کاموں میں بہت برکت عطا فرمائے۔

گزشتہ ہفتہ کے پروگرام "ملاقات" کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

ہفتہ، ۱۷؍ اگست ۱۹۹۶ء۔ حسب معمول حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ پر آنے والے یورپین ملکوں کے بچوں کے ساتھ کلاس لی جس میں کچھ لندن کے بچے بھی شامل تھے۔ جرمنی کی ایک بچی نے تلاوت کی اور دوسرے بچے نے انگریزی میں اس کا ترجمہ کیا۔ ایک بچی نے لاالہ الااللہ والی نظم پڑھی جس کا حضور انور نے ساتھ ساتھ ترجمہ کر کے بچوں کو اچھی طرح اس کے بارہ میں سمجھایا۔ پھر ایک بچے نے حضرت بلالؓ کے بارہ میں تقریر کی اور ایک بچے نے حضرت ابوہریرہؓ کے بارہ میں تقریر کی۔

اتوار، ۱۸؍ اگست ۱۹۹۶ء۔ آج حضور انور ایدہ اللہ نے انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات کی جس میں حضور انور نے مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات عطا فرمائے:

☆ مغربی دنیا نے مل کر نظام تو مرتب کیا ہے جس کا اثر تیسری دنیا کے ممالک پر خصوصاً افریقن ممالک پر بہت برا پڑا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اسلامی نظام تو کیا ہے اس پر حضور روشنی ڈالیں؟

☆ ہم جو ملکی سطح پر قرضہ لیتے ہیں وہ ادا کرتے وقت دس یا بیس گنا زیادہ ادا کرنا پڑتا ہے جس کے نتیجہ میں قومی ترقی کے لئے رقم بہت کم بچتی ہے۔ حضور انور کا اس پر تبصرہ؟

☆ کیا یہ ممکن ہے کہ انسان باوجود اس کے کہ اس کی تقدیر بن چکی ہے وہ آزادی سے خود فیصلے کر سکے؟

☆ کیا دوسرے سیاروں پر کسی قسم کی مخلوق موجود ہے؟

☆ کیا زندگی مختلف مقامات پر فضا میں موجود ہے یا چند گنتی کے مقامات پر موجود ہے؟

☆ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو سچا اسلام پھیلانے میں کیا کیا مشکلات پیش آئی تھیں؟

☆ پچھلی ایک صدی میں جتنی ترقیات سائنس نے کی ہیں کیا اس بات کی طرف اشارہ کر رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان ترقیات کو اسلام احمدیت پھیلانے میں ممد ثابت کیا ہے؟

☆ ایم ٹی اے انٹرنیشنل عیسائی دنیا میں کیا انقلاب لایا ہے؟

☆ اللہ تعالیٰ اگر پسند کرتا تو براہ راست جنت بنا سکتا تھا۔ اس نے دنیا کو جنت تک پہنچنے کا ذریعہ کیوں بنایا؟

☆ ایک سوال یہ کیا گیا کہ معلوم ہوا ہے کہ جماعت احمدیہ اسلام کا ۷۳واں فرقہ ہے۔ حضور انور کا اس پر تبصرہ؟

☆ دنیا میں بہت سے متشدد اسلامی گروپ اپنے آپ کو اسلامی گروپ کہتے ہیں جبکہ اسلام کے معنے امن پسند کے ہیں؟

☆ موجود سائنسی ترقیات موجودہ انسان کو دہریت کی طرف لے جانے کی ذمہ دار ہیں۔ آج عیسائی دنیا بھی پریشان ہے کہ عیسائی قوم شیطانی اعمالوں کی طرف بڑھ رہی ہے۔ حضور انور اس پر روشنی ڈالیں!

سوموار، ۱۹؍ اگست ۱۹۹۶۔ حسب معمول ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۱۴۸ ہوئی جس میں حضور انور نے سورہ بنی اسرائیل کی آیات ۹۵ تا ۱۰۲ کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد بعض تفسیری نکات بیان فرمائے۔

منگل، ۲۰؍ اگست ۱۹۹۶ء۔ حضور انور کے دورہ پر تشریف لے جانے کی وجہ سے ایک پرانی ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۴۳ دوبارہ دکھائی گئی۔

بدھ، ۲۱؍ اگست ۱۹۹۶ء۔ معمول کے مطابق ہومیو پیتھی کی ایک پرانی کلاس نمبر ۴۳ دوبارہ دکھائی گئی۔

جمعرات، ۲۲؍ اگست ۱۹۹۶ء۔ چند دن پہلے دکھائی گئی ایک ہومیو پیتھی کلاس نمبر ۱۷۵، کچھ غلطیوں کا ازالہ کرنے کے بعد دوبارہ دکھائی گئی۔

جمعۃ المبارک ۲۳؍ اگست ۱۹۹۶۔ جماعت احمدیہ جرمنی کے سالانہ جلسہ کے مناظر دکھائے گئے اور پروگرام "ملاقات" نشر نہیں ہوا۔

اداریہ

خدا سے چاہیئے ہے لَو لگانی

"ایک کتاب میں ایک عجیب بات لکھی ہے کہ ایک شخص سڑک پر روتا ہوا چلا جا رہا تھا۔ راستہ میں ایک ولی اللہ اس سے ملے۔ انہوں نے پوچھا کہ تو کیوں روتا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میرا دوست مر گیا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ تجھ کو پہلے سوچ لینا چاہئے تھا۔ مرنے والے کے ساتھ دوستی ہی کیوں کی؟"۔

یہ حکایت بہت گہری صداقت پر مشتمل پیغام لئے ہوئے ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ دنیا اور اس دنیا کے تمام تعلقات عارضی اور فانی ہیں۔ اور اس فانی دنیا کے ساتھ دل لگانا یا اس کی محبت میں فنا ہوئے جانا انسان کو سچی، حقیقی اور دائمی خوشی اور راحت نہیں پہنچا سکتا۔ محبت ایک فطری جذبہ ہے۔ انسان کو اپنے ماں باپ، بیوی بچوں، اموال و جائیداد اور مناصب وغیرہ سے محبت ہوتی ہے لیکن جب بھی ان میں سے کوئی دوسرے سے جدا ہوتا ہے، جونہی مال و متاع ہاتھ سے چھوٹتا نظر آتا ہے اور موت سر پر آتی ہے تو انسان کو سخت دکھ اور تکلیف اور پریشانی پہنچتی ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"دنیا اور دنیا کی خوشیوں کی حقیقت لہو ولعب سے زیادہ نہیں۔ عارضی اور چند روزہ ہیں اور ان خوشیوں کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان خدا سے دور جا پڑتا ہے ...... لہو میں کھانے پینے کی تمام لذتیں شامل ہیں۔ ان کا انجام دیکھو بجز کثافت کے اور کیا ہے۔ زینت، سواری، عمدہ مکانات پر فخر کرنا یا حکومت و خاندان پر فخر کرنا یہ سب باتیں ایسی ہیں کہ بالآخر اس سے ایک قسم کی حقارت پیدا ہو جاتی ہے جو رنج دیتی ہے اور طبیعت کو افسردہ اور بے چین کر دیتی ہے۔ لعب میں عورتوں کی محبت بھی شامل ہے۔ انسان عورت کے پاس جاتا ہے مگر تھوڑی دیر کے بعد وہ صحبت اور لذت کثافت میں بدل جاتی ہے"۔ (ملفوظات جلد اول (طبع جدید) صفحہ ۱۳۷)

پس انسان کی خوش بختی اسی میں ہے کہ وہ اس ذات سے محبت کرے اور اس سے اپنا تعلق قائم کرے جو دائمی، ابدی اور لازوال ہے، جو منبع حسن و احسان اور تمام فیوض کا سرچشمہ ہے۔ وہ ایسا محبوب ازلی ہے کہ جو اس سے محبت کرے وہ اس محبت کرنے والے سے بڑھ کر اس سے محبت اور پیار کا سلوک فرماتا ہے۔ کوئی اس کی طرف ایک قدم بڑھائے تو وہ دس قدم اس کی طرف بڑھتا ہے۔ کوئی پیدل اس کی طرف چلے تو وہ دوڑ کر اس کی طرف آتا ہے۔ ہاں وہ محبوب ہمارا پیارا خالق و مالک خدا ہے جو حی و قیوم ہے۔ جب انسان اس سے سچی محبت کا تعلق باندھے تو اس کی محبت کو بھی ایک قسم کا دوام عطا ہوتا ہے۔ اور پھر اللہ کی محبت کے حوالے سے، اس کی مرضی کے تابع، جب کوئی انسان اس کی مخلوقات میں سے کسی سے محبت اور پیار کا تعلق رکھے گا تو اس کی یہ محبت بھی اس کے لئے راحت و تسکین کا موجب ہوگی اور کسی فانی محبوب کی جدائی سے اسے کوئی دکھ نہیں ہوگا۔ کیونکہ ایسے وقت میں خدا کی غالب محبت اسکے لئے سہارا بنتی ہے اور اسے اپنی آغوش میں لے کر ہر قسم کے رنج و غم سے بچاتی ہے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس مضمون کو نہایت آسان اور خوبصورت انداز میں یوں بیان کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"...... جبکہ دنیا کی چیزوں سے جو تعلق ہو وہ خدا میں ہو کر ایک تعلق ہو اور ان کی محبت خدا کی محبت میں ہو کر ہو اس وقت باہمی رگڑ سے غیر اللہ کی محبت جل جاتی ہے اور اس کی جگہ ایک روشنی اور نور بھر دیا جاتا ہے۔ پھر خدا کی رضا اس کی رضا کا منشاء اور اس کی رضا خدا کی رضا کا منشاء ہو جاتا ہے۔ اس حالت پر پہنچ کر خدا کی محبت اس کے لئے بمنزلہ جان ہوتی ہے اور جس طرح زندگی کے واسطے لوازم زندگی ہیں اس کی زندگی کے واسطے خدا اور صرف خدا ہی کی ضرورت ہوتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ اس کی خوشی اور راحت خدا ہی میں ہوتی ہے۔ پھر دنیا داروں کے نزدیک اگر اسے کوئی رنج اور کرب پہنچے تو پہنچے لیکن اصل یہی بات ہے کہ اس ہم و غم میں بھی وہ اطمینان اور سکینت سے الٰہی لذت پالیتا ہے جو کسی دنیادار کی نظر میں بڑے سے بڑے فارغ البال کو بھی نصیب نہیں"۔

(ملفوظات جلد اول (طبع جدید) صفحہ ۳۷۱، ۳۷۲)

خدا سے چاہیئے ہے لو لگانی   کہ سب فانی ہیں پر وہ غیر فانی
وہی ہے راحت و آرام دل کا   اسی سے روح کو ہے شادمانی
وہی ہے چارہ آلام ظاہر   وہی تسکیں دہ درد نہانی
سپر بنتا ہے وہ ہر ناتواں کی   وہی کرتا ہے ان کی پاسبانی
بچاتا ہے ہر اک آفات سے ان کو   ٹلاتا ہے بلائے ناگہانی
جسے اس پاک سے رشتہ نہیں ہے   زمینی ہے، نہیں وہ آسمانی
اسی کو پا کے سب کچھ ہم نے پایا   کھلا ہے ہم پہ سب راز نہانی
خدا نے دی ہے ہم کو کامرانی   فسبحان الذی اَوفیٰ الاَمانی

(کلام محمود)

کل پھر شبِ مہتاب تھی

کل پھر شبِ مہتاب تھی
برپا ہوئیں پھر محفلیں
پھر زیرِ موضوع آگئیں
گزری ہوئی وہ ساعتیں
بچھڑی ہوئی وہ ہجرتیں
کل پھر شبِ مہتاب تھی
پھر چودھویں کے چاند میں
اس کو سبھی ڈھونڈا کئے
نور اس جمالِ پاک کا
اس نور میں دیکھا کئے
کل پھر شبِ مہتاب تھی
اک بے زباں منڈیر پر
مٹی کے گیلے ڈھیر پر
بیٹھی ہوئی ٹھنڈی ہوا
یہ پوچھتی تھی چاند سے
یہ گھر مقفل کیوں ہوا
یہ در مقفل کیوں ہوا
کچھ باعثِ ہجرت بتا
یہ سن کر اترا پیڑ سے مہتابؔ پچھلی رات کا
آ بیٹھا پھر دیوار پر لہجہ بنا کے بات کا
کچھ دیر پہلے چپ رہا
پھر اس طرح گویا ہوا
کہتے ہیں پہلا آدمی شہر خرابی کا تھا وہ
جس نے نواحِ دشت کو
مٹی کے خالی طشت کو
لالہ و گل سے بھر دیا
رشک گلستاں کر دیا
جورِ رئیس شہر کو
ہر ظلم کی دوپہر کو
بدگوئیوں کے زہر کو
ہر ایک جبر و قہر کو
ایک عمر وہ سہتا رہا
اس شہرِ ناپرساں میں وہ
سب سے یہی کہتا رہا
لوگو تمہارے شہر میں
میں ہی تو پہلا شخص ہوں
فوجیں شریروں کی لئے
ہر طرف سے بلوے کئے
کیا چاہتے ہو ظالمو
کیوں بڑھ رہے ہو سرکشو
میں تو اکیلا شخص ہوں
غارت گرِ باطل ہوں میں
اک حشر میرے قد میں ہے
میں رہ نوردِ شوق ہوں
آفاق میری زد میں ہے
خمیازہ ساحل ہوں میں
دریا میری سرحد میں ہے
یہ وسعت کوہ و کمر
میرے جنوں کی زد میں ہے
یہ نور نور خاص ہے
جو میرے اب و جد میں ہے
انوار مہر و ماہ میرے
چہرے کے خال و خد میں ہے
کتنا سجیلا شخص ہوں
ٹھوکر میں میری منزلیں
پہچان ہے میری سفر
ہر شہر میرا شہر ہے
ہر اک نگر میرا نگر
خوف فقیہہ و محتسب
نہ واعظوں کا مجھ کو ڈر
دیکھو میں کیسا شخص ہوں

(سیدہ طیبہ زین۔ لاہور)

بقیہ:۔ خلاصہ خطبہ جمعہ

حضور نے ہجرت اور توبہ کے مضمون پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباس کو پڑھتے ہوئے اور ان مضامین کو مزید تشریح و تفصیل اور امثلہ کے ساتھ سمجھاتے ہوئے بتایا کہ اس آیت کا بنیادی تعلق بیعت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی جانوں اور اموال کے جس سودے کا ذکر اس آیت میں فرمایا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسے حقیقی توبہ قرار دیتے ہیں یعنی یہ کہ انسان سچی توبہ میں اپنا سب کچھ خدا کے حضور پیش کر دیتا ہے اور اس کے بدلے اپنی جان کی بخشش چاہتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ چونکہ جماعت جرمنی دنیا کی سب ہجرت کرنے والی جماعتوں میں سب سے زیادہ ہے اور اللہ کے فضل سے آپ میں ہجرت کی پاک علامتیں بھی نمایاں ہیں اس لئے میں نے آج کے لئے یہ مضمون چنا ہے۔ حضور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس پڑھتے ہوئے بتایا کہ حضور علیہ السلام نے اس میں ظاہری ہجرت کے ساتھ روحانی ہجرت کے مضامین کو بیان فرمایا ہے اور روحانی ہجرت اور دنیاوی ہجرت میں جو فرق ہے اس کو بھی واضح فرمایا ہے۔ روحانی ہجرت موت کی طرح ہے جس سے کبھی واپسی ممکن نہیں ہے۔ جب انسان گناہوں کو ترک کرتا ہے اور گناہوں کی سرزمین کو چھوڑ کر خدا کی طرف ہجرت کرتا ہے تو حقیقی توبہ کی صورت میں پھر وہ کبھی واپس گناہوں کے وطن کی طرف رخ نہیں کرتا بلکہ اس سے ہمیشہ کے لئے جدائی اختیار کر لیتا ہے۔ جبکہ مادی دنیاوی ہجرت میں اس بات کا امکان ہوتا ہے کہ کوئی شخص کبھی اس وطن کی طرف واپس بھی لوٹ جائے جہاں سے اس نے کبھی ہجرت کی تھی۔

حضور انور نے اس ضمن میں بیعت اور استغفار اور توبہ کے مضامین کو بھی کھول کر بیان فرمایا اور بتایا کہ بیعت میں خشکی نہیں ہونی چاہئے کیونکہ خشک لکڑی کا سرسبز شاخ سے پیوند نہیں ہو سکتا۔ بیعت کے فیوض کو حاصل کرنے کے لئے دلی خلوص اور محبت اور وفا وغیرہ اوصاف کا ہونا ضروری ہے۔ حضور نے فرمایا کہ خدا نے جب آپ کو خلافت کا نظام عطا فرمایا ہے تو محبت اور دل کی گہرائی سے اس سے تعلق باندھیں اور اس کی حفاظت پر مامور ہو جائیں۔

حضور نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کا وہ واقعہ بھی بیان فرمایا جب آپ کچھ عرصہ قادیان میں گزارنے کے لئے وہاں آئے اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے واپسی کی اجازت چاہی تو حضور نے آپ کو مزید ٹھہرنے کے لئے فرمایا۔ اور پھر جب آپ کو وطن واپس جانے کی بجائے قادیان ہی میں قیام کے لئے فرمایا تو حضرت خلیفہ اولؓ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد کبھی وطن واپس جانے کا خیال بھی میرے دل میں نہیں آیا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ وہ ہجرت ہے جو حقیقی طور پر روحانی ہجرت ہے اور یہ وہ توبہ ہے جو مقبول توبہ ہے۔ اور یہ وہ عہد بیعت ہے جس کی طرف قرآن کریم آپ کو بلاتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اے پاکستان سے ہجرت کرنے والو! تم جہاں کہیں بھی ہو یاد رکھو کہ ایک ہجرت تو ہو گئی اور اس ہجرت سے خدا نے جو وعدے فرمائے تھے وہ پورے ہو گئے۔ تم نے دیکھ لیا کہ اس ہجرت کے نتیجہ میں تنگیاں نہیں بلکہ خدا نے وسعتیں عطا فرمائیں۔ ہجرت سے وابستہ ایک بھی وعدہ نہیں جو خدا نے پورا نہ فرمایا ہو۔ اب پوری مستعدی اور کامل خلوص کے ساتھ وہ ہجرت کرو جو ہجرت بدیوں کے ملک سے نیکیوں کے ملک کی طرف ہوتی ہے۔ یہ وہ ہجرت ہے جس کے بعد لوٹ کر جانا نہیں۔ اس کے بعد مڑ کر دیکھنا نہیں کہ کن بدلوگوں سے ہم نے نجات پائی ہے۔ جب چھوڑتے ہو تو بالکل چھوڑ جاؤ اور بھول جاؤ کہ تم کہاں رہا کرتے تھے اور نئی زندگی میں داخل ہو جاؤ

حضور نے فرمایا کہ یاد رکھو کہ جس خدا نے دنیاوی ہجرت کے نتیجہ میں کئے گئے وعدے تمہاری توقعات سے بھی بڑھ کر پورے کئے وہ روحانی ہجرت کرنے والے سے کئے گئے وعدے بھی پورے فرمائے گا۔ یہ ہجرت آپ کریں تو سب دنیا آپ کے ساتھ ہجرت پر تیار ہوگی اور یہی وہ ہجرت ہے جو سب دنیا کا آخری مقصد ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

تبصرہ بر تقریر مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحب بموقعہ جلسہ اعظم مذاہب لاہور

(عبدالسمیع خان)

مولوی ثناء اللہ امرتسری بھی جلسہ اعظم مذاہب کے دنگل میں شریک تھے اور اپنے مسلک کو فتح مند کرنے کے لئے اس اکھاڑے میں اترے تھے اور بڑے دعاوی کے ساتھ اترے تھے، آپ اس زمانے میں ایک ابھرتے ہوئے نامی گرامی عالم تھے اور خود بھی اس بات کے مدعی تھے اس لئے قبل اس کے کہ آپ کے مضمون کا موازنہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے مضمون کے ساتھ کیا جائے آپکا علمی تعارف کروانا مناسب ہوگا جو آپ کے اپنے ہی الفاظ میں ہے۔ چنانچہ مولوی صاحب اپنی بعض کتب کا ذکر کرتے ہوئے ان کا لاثانی ہونا بیان کرتے ہیں۔ ستھیارتھ پرکاش کے جواب میں اپنی کتاب کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ایسی مقبول ہوئی کہ اس کے بعد کسی فرقے کے کسی عالم نے ستھیارتھ کے جواب کے لئے قلم نہیں اٹھایا"

(فتاویٰ ثنائیہ جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۲۶ مرتبہ محمد داؤد راز۔ ادارہ ترجمان السنہ لاہور ایڈیشن دوم فروری ۱۹۷۲ء)

اپنی کتاب "مقدس رسول" کے متعلق تحریر کرتے ہیں:

"یہ بھی ایسی مقبول ہوئی کہ اس کے بعد کسی عالم نے رنگیلا رسول کے جواب میں قلم نہیں اٹھایا کیونکہ اس کی ضرورت ہی نہیں سمجھی نہ آریوں نے اس کا جواب الجواب دیا"۔

(فتاویٰ ثنائیہ جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۲۶)

مولوی صاحب خصوصیت کے ساتھ جماعت احمدیہ اور اس کے بانی کے خلاف اپنی جدوجہد کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"قادیانی تحریک کے متعلق میری کتابیں اتنی ہیں کہ مجھے خود ان کا شمار یاد نہیں۔ ہاں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ جس شخص کے پاس یہ کتابیں موجود ہوں قادیانی مباحث میں اسے کافی واقفیت حاصل ہو سکتی ہے۔ ...... قادیانی لٹریچر کو جمع کرنے اور واقفیت حاصل کرنے میں میں نے بڑی محنت کی جس کا اثر یہ ہوا کہ ایک مجلس میں مولانا حبیب الرحمان مرحوم مہتمم مدرسہ دیوبند نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ ہم لوگ تیس سال تک محنت کریں تو بھی اس بارے میں آپ کی واقفیت تک نہیں پہنچ سکتے"

(فتاویٰ ثنائیہ جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۲۸)

اس علمی اسلحہ سے لیس اور مسلم علماء کے لئے قابل رشک وجود جب ایک علمی مناظرہ میں شریک ہوتا ہے تو ہر شخص یہ توقع رکھتا ہے کہ محترم مولانا قرآن و حدیث کے معارف کے وہ دریا بہائیں گے کہ دوسرے سب مضامین حضرت مرزا صاحب کے مضمون سمیت خس و خاشاک کی طرح بہہ جائیں گے اور مولانا کے دعاوی کا زبردست ثبوت میسر آئے گا۔

مگر یہ دیکھ کر تعجب ہوتا ہے کہ مولانا کا مضمون ان تمام صفات سے کلیۃً عاری ہے۔ ایک بے لذت پھسپھسا سا مضمون ہے جس میں کوئی کشش اور چاشنی موجود نہیں۔ چند روایتی باتیں ہیں جو ایک عام مسلمان اور مسلم معاشرہ کے ماحول میں رہنے والوں کے علم میں پہلے سے ہیں۔ اس مضمون کو پڑھ کر دوسرے مذاہب پر اسلام کی عظمت اور امتیازی شان کا شائبہ بھی نہیں پیدا ہوتا۔ نہ ہی پچھلے سو سال میں کسی کے دل میں اس مضمون کی وجہ سے اسلام کی طرف رغبت پیدا ہوئی ہے۔ اس لحاظ سے جلسہ اعظم مذاہب میں اس مضمون کو اسلام کی نمائندگی میں پیش کرنا ایک بے معنی اور لاحاصل کوشش تھی۔

دوسری طرف حضرت مرزا صاحب علیہ السلام ہیں جو امام مہدی اور مسیح موعود علیہ السلام ہونے کے دعویدار ہیں۔ خدا سے علم قرآن پانے کے مدعی ہیں اور اس میدان میں بار بار مقابلے کا چیلنج دیتے ہیں۔ یہ مضمون پڑھ کر ہر سعید فطرت شخص کو حضرت مرزا صاحب کے علم قرآن کے دعاوی کا قائل ہونا پڑتا ہے۔ آپ نے حکمت اور عرفان کے وہ موتی پیش کئے ہیں جن کی چمک دمک سے مرعوب ہو کر اس وقت بھی سب کہہ اٹھے "مضمون بالا رہا" اور آج تک یہی صدا پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ ہزارہا لوگ اس کی وجہ سے اسلام کی طرف مائل ہوئے اور ہو رہے ہیں۔

آیئے اب دونوں مضامین کا قریب سے جائزہ لیں اس میں کوئی شک نہیں کہ جو سوالات جلسہ کے منتظمین نے مقرر کئے تھے وہ واقعی مذہب کا خلاصہ اور اس کی روح ہیں اور کسی بھی مذہب کی سچائی اور عظمت کو ان پر پرکھا جاسکتا ہے۔

مولوی صاحب نے ان سوالات کا جو جواب دیا ہے پہلے اس کی کمیت کا ذکر ہو جائے۔ یہ جواب عام کتابی سائز کے دس صفحات پر مشتمل ہے جبکہ حضرت مرزا صاحبؑ کا مضمون اسی سائز کے دو صد صفحات پر حاوی ہے اور الگ کتابی شکل میں متعدد زبانوں میں لاکھوں کی تعداد میں شائع ہو چکا ہے۔

تمہید

مولوی صاحب اپنے تمہیدی بیان میں فرماتے ہیں

"ایسے بڑے مجمع میں جس میں ہر مذہب کے علماء فضلاء کے علاوہ دنیا کے فلاسفر اور معزز سے معزز لوگ موجود ہوں مجھ جیسے کا کچھ بیان کرنا غالباً نادانی کا اظہار ہے لیکن اس لحاظ سے کہ خدا کی دی ہوئی زبان سے کام نہ لینا گویا ایک قسم کی ناشکری ہے اس لئے مافی الضمیر کا اظہار کر دینا شاید اس نادانی کی تلافی کر سکے"

(رپورٹ جلسہ صفحہ ۵۸)

قارئین نوٹ کریں کہ یہ ایک معذرت خواہانہ انداز ہے۔ جہاد کے میدان میں دشمن کے سامنے سینہ تان کر چلنا اور اپنے مذہب پر فخر کرنا تو خدا کو بہت پسند ہے کیونکہ یہ انسان کی ذات کے لئے نہیں بلکہ خدا کی عظمت اور جلال کے لئے ہے۔

یہی وجہ ہے کہ حضرت مرزا صاحبؑ مولوی صاحب کے مقابلہ میں کتنے جلال سے تحریر فرماتے ہیں:

"آج قرآن شریف کی شان ظاہر ہونے کا دن ہے"

یہ ایک جملہ نہیں ہتھوڑا ہے جو تمام مذاہب باطلہ کے سر پر پڑتا ہے اور ایک ہیبت سے دوچار کر دیتا ہے۔ اور یہ محض ایک دعویٰ نہیں ایک پرزور حقیقت کا بیان ہے کیونکہ اس کے ساتھ ہی آپ نے تحریر کیا ہے کہ:

"میں نے اس بات کا التزام کیا ہے کہ جو کچھ بیان کروں خدا تعالیٰ کے پاک کلام قرآن شریف سے بیان کروں۔ اس لئے ہم نے اس جگہ احادیث کے بیان کو چھوڑ دیا ہے کیونکہ تمام صحیح حدیثیں قرآن شریف سے ہی لی گئیں ہیں اور وہ کامل کتاب جس پر تمام کتابوں کا خاتمہ ہے"

یہ ایک ایسا اصول ہے جو مذہب کی دنیا میں آب زر سے لکھنے کے قابل ہے اور اگر سب مذاہب اس کے پابند ہو جائیں تو مذاہب کی سچائی کی راہ زیادہ واضح اور روشن ہو جائے آیئے اب ایک ایک سوال کے متعلق ذرا اور قریبی تفصیلی موازنہ کریں۔

\- ★ ★ ★ ★ -

پہلا سوال یہ تھا:

انسان کی جسمانی اخلاقی اور روحانی حالتیں

قریباً چھ صفحات میں مولوی صاحب نے اس کا جواب دیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ چند آیات اور احادیث کی روشنی میں لکھا ہے۔ اسلام نے صفائی کی تعلیم دی ہے اور زینت کرنے سے منع نہیں کیا رہبانیت سے روکا ہے۔ نعمتوں کی بے قدری نہ کرو۔ حسد نہ کرو۔ مخلوق سے ہمدردی کرو۔ مجرموں کو سزا دو۔ برائی کا بدلہ اتنا ہی دو۔ حلال کھاؤ۔ معصیت میں مخلوق کی اطاعت نہ کرو۔ ذکر الٰہی میں لذت ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضورؑ نے ۱۱۲ صفحات پر مشتمل علم و حکمت کے خزانے لٹائے ہیں اور انکا خلاصہ نکالنا بھی بہت وقت اور جگہ چاہتا ہے۔ اس لئے اس پرمعارف جواب کے صرف ذیلی عناوین ہی ایک خاص ترتیب سے درج کئے جا سکتے ہیں تاکہ ان پھولوں کی خوشبو سے مہکتے ہوئے گلشن کا اندازہ ہو سکے۔ فرماتے ہیں:

★ طبعی، اخلاقی اور روحانی حالتوں میں سے ہر ایک کا الگ الگ سرچشمہ ہے۔

\- طبعی حالتوں کا سرچشمہ نفس امارہ ہے۔

\- اخلاقی حالتوں کا سرچشمہ نفس لوامہ ہے۔

\- روحانی حالتوں کا سرچشمہ نفس مطمئنہ ہے۔

★ انسان کی طبعی حالتوں کا اخلاقی اور روحانی حالتوں سے گہرا تعلق ہے۔

\- غذا کا اخلاق پر اثر ہوتا ہے۔

اس تعلق میں یہ عظیم نکتہ بیان فرماتے ہیں کہ

\- روح کی ماں جسم ہی ہے۔

پھر آریوں کا نام لئے بغیر انکے بدعقائد کا رد کرتے ہیں اور روح کے مخلوق ہونے کے دلائل تحریر فرماتے ہیں۔

★ تینوں حالتوں کے مطابق انسان کی تدریجی ترقی اور تین مراحل۔

\- طبعی حالتوں اور اخلاق میں مابہ الامتیاز اور جیوھتیا کا رد۔

\- اصلاح کے تین طریق اور رسول اللہ کی بعثت کا مقصد۔

★ خلق (اخلاق) کی تعریف اور طبعی حالتوں کی اصلاح کے لئے قرآنی تعلیم۔

\- خنزیر کی حرمت اور نام میں ہی حرمت کی وجہ۔

★ اخلاقی حالتوں کی اصلاح کے لئے قرآنی تعلیم

\- اخلاق کی تقسیم

(ا) ترک شر۔ احصان۔ امانت۔ ھدنہ (بے شر ہونا) رفق۔

(ب) ایصال خیر۔ عفو۔ عدل۔ احسان۔ ایتاء ذی القربیٰ شجاعت۔ سچائی۔ صبر۔ ہمدردی خلق۔ خدا کی تلاش۔

\- خدا کی تلاش کے مضمون کو مزید تفصیل سے بیان فرماتے ہیں۔ فرمایا خدا اب بھی بولتا ہے اور اس کا فیضان جاری ہے اور اس کی رسالتیں رسول اللہ کے وجود میں اپنے کمال کو پہنچ گئیں۔

\- رسول اللہ کے عرب میں ظاہر ہونے کی حکمت۔

★ پھر ہستی باری تعالیٰ کے دلائل بیان کئے ہیں۔

\- ہر چیز کی مناسب حال بناوٹ۔ خدا کا علت العلل ہونا۔

\- نظام عالم کا توازن۔ ہر چیز کا فانی اور زوال پذیر ہونا۔

\- فطرتی دلیل۔

\- اس کے بعد صفات باری تعالیٰ پر ایک جامع نوٹ ہے۔

★ روحانی حالتوں کی تفصیل۔

\- اعلیٰ درجہ کی روحانی حالت اور بہشتی زندگی۔

\- صراط مستقیم اور اس کے پانے کی دعا سورۃ فاتحہ۔

\- استقامت سے کیا مراد ہے۔ ایمان اور اس کی جزا۔

\- اللہ تعالیٰ سے کامل اور روحانی تعلق پیدا کرنے کا ذریعہ۔

ان عناوین کی مثال تو ایسے ہے جیسے ساحل سے سمندر کے مخفی خزانوں کا نظارہ کیا جائے۔ تہہ در تہہ علوم کی کانیں ہیں اور جوں جوں کوئی شخص آگے بڑھتا جائے تو ہر قدم پر وہ روشنیوں کے ایک نئے جہان سے آشنا ہوتا ہے۔

\- ★ ★ ★ ★ -

سوال نمبر ۲

انسان کی زندگی کے بعد کی حالت یا عقبیٰ

مولوی صاحب نے اس سوال کے جواب میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ:

"اسلام نے جس قدر مفصل ذکر عقبیٰ کا کیا ہے اور کسی چیز کا شاید ہی کیا ہو"

مگر اس کے بعد بیس سطروں میں جو نوٹ لکھا ہے وہ نہ صرف اس کا کوئی ثبوت فراہم نہیں کرتا بلکہ اس دعویٰ کو جھٹلانے پر مائل کرتا ہے۔ تمام تر یہی ذکر ہے کہ ایک جنت ہے جو مومنوں کے لئے ہے اور دشمنوں کے لئے ایک دوزخ ہے کیونکہ اچھائی اور برائی کا یہی طبعی نتیجہ ہے۔

جواب حضرت مرزا صاحبؑ

اس سوال کے جواب میں حضرت مرزا صاحبؑ نے آخرت کے متعلق تین عظیم الشان دقیقہ ہائے معرفت بیان فرمائے ہیں اور پھر ان کی ذیل میں متعدد مضامین سے پردہ اٹھایا ہے۔ ان نکات کا تعارف یہ ہے:

\- عالم آخرت کوئی نئی چیز نہیں بلکہ اس کے تمام نظارے اس دنیوی زندگی کے اظلال و آثار ہیں۔

\- علم کی تین اقسام۔ علم الیقین۔ عین الیقین۔ حق

الیقین۔

۔ تین عالم: عالم اکتساب۔ عالم برزخ۔ عالم بعث۔

۔ عالم آخرت میں وہ تمام امور جو دنیا میں روحانی تھے جسمانی طور پر متمثل ہوں گے۔

۔ عالم آخرت میں ترقیات غیر متناہی ہوں گی۔

ہر نکتہ معرفت کو آیات قرآن اور عقلی دلائل سے سجایا گیا ہے۔

٭ ٭ ٭ ٭

سوال نمبر ۳

انسان کی ہستی کی غرض کیا ہے اور کس طرح پوری ہو سکتی ہے؟

اس سوال کے جواب میں مولوی صاحب نے لکھا ہے کہ خدا نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری توحید کو پہچانیں اور میری عبادت کریں۔ پھر اس کی تفصیل میں لکھتے ہیں کہ اس سے بڑھ کر کوئی عمدہ اصول نہیں کہ انسان اپنی ہستی کو کسی زبردست سرب شکتیمان کے تابع جانے اس لئے خدا نے بار بار اپنی حکومت کے مظاہر بیان کئے ہیں اور خدا کی طرف لگا رہنا سکھایا ہے۔

جواب حضرت مرزا صاحبؑ

اس سوال کے جواب میں حضرت مرزا صاحبؑ نے بھی اصولاً اس آیت کو پیش کیا ہے۔

"وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون" (ذاریات:۵۷)

فرماتے ہیں اس آیت کی رو سے اصل مدعا انسان کی زندگی کا خدا کی پرستش اور خدا کی معرفت اور خدا کے لئے ہو جانا ہے۔

اس مشترک مضمون کے بعد حضور کی امتیازی شان اس کی عقلی دلیل کا بیان ہے۔ فرماتے ہیں کہ انسان کی صلاحیتوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا اعلیٰ کمال خدا کا وصال ہے اور یہی انسان کی زندگی کا مدعا ہے پھر اس کے حصول کے وسائل پر حضور نے تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔

۔ خدا کو صحیح طور پر پہچاننا اور ایمان لانا۔

۔ خدا کے حسن و جمال پر اطلاع پانا۔

۔ خدا کے احسان پر اطلاع پانا۔

۔ دعا۔

۔ مجاہدہ۔ خدا کی راہ میں مال اور دیگر طاقتوں کو خرچ کرنا۔

۔ استقامت۔

۔ صحبت صالحین۔

۔ پاک کشف اور الہام اور خوابیں۔

ان سب کے بیان میں متعدد آیات اور انکے مفہوم پر تفصیلی گفتگو فرمائی ہے۔

٭ ٭ ٭ ٭

سوال نمبر ۴

دنیا اور آخرت میں اعمال کا اثر

اس سوال کے جواب میں مولوی صاحب نے تقریباً ایک صفحہ میں ذکر کیا ہے کہ نماز برائی اور بےحیائی سے روکتی ہے۔ قرآن پڑھنے کا سب سے اچھا اثر خدا پر بھروسہ ہے۔ رشتہ داروں سے حسن سلوک کرنا چاہئے۔ پھر لکھتے ہیں کہ اولیاء اللہ میں کوئی خوف اور غم نہیں ہوتا۔ اعمال بد کے اثر کے متعلق لکھتے ہیں کہ انسانوں کی بداعمالی سے تمام جہان میں خرابی پھیل جاتی ہے اور اگر خدا ظالموں کو دفع نہ کرے تو تمام زینت بگڑ جائے۔

جواب حضرت مرزا صاحبؑ

اس سوال کے جواب میں حضرت مرزا صاحب نے مرکزی نکتہ یہ بیان فرمایا ہے کہ کامل شریعت کا دل پر تو یہ اثر ہوتا ہے کہ انسان کو وحشیانہ حالت سے انسان، پھر بااخلاق انسان اور پھر باخدا انسان بناتی ہے۔ اور عملی اثر یہ ہوتا ہے کہ وہ بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرتا ہے۔ پھر سورۃ شمس کے حوالہ سے مومن کامل کا دنیا کے لئے باعث رحمت و برکت ہونا بیان کیا ہے۔

اس تعلق میں یہ جملے پڑھ کر تو وجد طاری ہو جاتا ہے:

"وہ تمام بنی نوع پر سورج کی طرح اپنی تمام روشنی ڈالتا ہے اور چاند کی طرح حضرت اعلیٰ سے نور پاکر وہ نور دوسروں تک پہنچاتا ہے۔ وہ دن کی طرح روشن ہو کر نیکی اور بھلائی کی راہیں لوگوں کو دکھاتا ہے وہ رات کی طرح ہر ایک ضعیف کی پردہ پوشی کرتا ہے اور تھکوں ماندوں کو آرام پہنچاتا ہے۔ وہ آسمان کی طرح ہر ایک حاجت مند کو اپنے سایہ کے نیچے جگہ دیتا ہے اور وقتوں پر اپنے فیض کی بارشیں برساتا ہے وہ زمین کی طرح کمال انکسار سے ہر ایک کی آزمائش آرائش کے لئے بطور فرش کے ہو جاتا ہے اور سب کو اپنی کنار عاطفت میں لے لیتا ہے اور طرح طرح کے روحانی حربے ان کے لئے پیش کرتا ہے۔"

یہی حکمت ہے جو اہل اللہ کے ہونٹوں سے برستی ہے۔

٭ ٭ ٭ ٭

سوال نمبر ۵

علم یعنی گیان اور معرفت کے ذرائع

جواب مولوی ثناء اللہ صاحب۔

قرآن شریف نے حصول علم کے چار ذرائع بیان کئے ہیں۔

۱۔ حواس خمسہ۔ ۲۔ خبر صلحاء۔ ۳۔ خبر نبی۔ ۴۔ عقل۔ اور پھر ایک ایک دو دو لائنوں میں سب کا ذکر کیا ہے۔

جواب حضرت مرزا صاحبؑ

قرآن کریم نے علم کی تین قسمیں بیان کی ہیں اور ہر ایک کے حصول کے ذرائع بیان کئے ہیں۔

۔ علم الیقین: اس کے ذرائع عقل اور منقولات ہیں جو سماع اور فطرت انسانی سے ترقی پاتے ہیں۔

۔ عین الیقین: اس کے پانے کا ذریعہ الہام ہے۔ پھر خود الہام پانے کا ذکر کیا ہے جو اس لئے عطا کیا گیا ہے کہ میں اندھوں کو بینائی بخشوں اور ڈھونڈنے والوں کو اس گم گشتہ کا پتہ دوں۔ مکالمہ اور مخاطبہ کا دروازہ کھلا ہے۔

۔ حق الیقین: جو عملی تجربات سے حاصل ہوتا ہے جب انسان آزمائشوں اور شرعی احکام سے گزر کر علم کو کمال تک پہنچاتا ہے۔

علم میں عملی واقعات سے نور آتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ کی زندگی کے دو حصے کئے ایک دکھوں اور تکلیفوں کا اور دوسرا فتحیابی کا تاکہ دونوں حالتوں کے مناسب حال اخلاق حضور میں ثابت ہوں۔

ضمناً کفارہ کا رد اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگوں کے متعلق بیان فرمایا ہے کہ وہ محض دفاعی جنگیں تھیں اور دشمن کے اعتراضات ناواجب ہیں اور الٰہی تعلیم حسب حال حکم دیتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ مضمون روحانی علوم کا ایک آئینہ خانہ ہے جس میں ہر طرف اسلام کی سچائی اور عظمت کی شعاعیں رقصاں ہیں۔ ہر سمت میں اسلام کے سچے خدا اور سچے رسول محمدؐ کے جلال و جمال کی لہریں موجیں مار رہی ہیں۔ ایک سائبان ہے جو انسان کو دین فطرت کے ٹھنڈے سائے تلے آرام اور سکون پہنچاتا ہے۔ ایک مہربان وجود ہے جو محبت سے انسان کو اپنی بانہوں میں سمیٹ لیتا ہے اور ساتھ لے کر آسمانی رفعتوں کی طرف پرواز کرتا ہے۔

طب و صحت

پانچ سال سے کم عمر کے بچوں میں ذیابیطس کی بیماری

(ناصرہ رشید، لندن)

برطانیہ کے سائنس دان چھوٹے بچوں میں ذیابیطس کے مرض اور بچوں کے لئے ڈبوں میں بند خشک دودھ کے تعلق پر غور کر رہے ہیں کیونکہ ایک سروے کے مطابق پانچ سال سے کم عمر کے برطانوی بچوں میں یہ بیماری دیکھنے میں آ رہی ہے۔

یورپین کمیشن نے حال ہی میں ایک ریسرچ پراجیکٹ قائم کیا ہے جو اس بات کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش کرے گا کہ ان کمسن بچوں میں ذیابیطس کا مرض ہر سال ۲ فیصد کی رفتار سے کیوں بڑھ رہا ہے۔

بچوں میں لمبی بیماری کا یہ دوسرا بڑا سبب ہے جبکہ اول نمبر پر Asthma ہے۔ جس میں بچوں کی کثیر تعداد مبتلا ہو جاتی ہے۔

تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ جو بچے صرف خشک دودھ پر پلتے ہیں ان میں ان بیماریوں کا خطرہ ایسے بچوں کی نسبت جو ماں کے دودھ پر پلتے ہیں دوگنا ہوتا ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ یا تو ماں کے دودھ میں ایسے Antibodies ہیں جو ان بیماریوں کے جراثیم کو ختم کر دیتے ہیں اور یا پھر گائے کے دودھ سے تیار شدہ خشک دودھ پروٹین پر ردعمل کے نتیجہ میں انسانی جسم میں انسولین پیدا کرنے والے خلیے تباہ ہو جاتے ہیں۔

اگلے ماہ برطانیہ میں Diabatic Association اپنے اجلاس میں ایک نیشنل ریسرچ پراجیکٹ شروع کرنے پر غور کرے گی تاکہ تحقیقات کو کسی حتمی نتیجہ پر پہنچایا جا سکے۔ اس ایسوسی ایشن کے ایک ترجمان Vanessa Habdotch نے کہا ہے کہ اگرچہ ہمیں ماؤں کو اپنی چھاتیوں کا دودھ پلانے کی ترغیب دینی چاہئے تاہم جو بچے اس وقت خشک دودھ پر پل رہے ہیں ان کو یک دم یہ دودھ دینا بند کر دینا درست نہیں۔

الٹراوائیلٹ شعاعوں کے مضر اثرات سے بچنے کا طریق

مغربی ممالک میں موسم گرما میں اکثر لوگ اپنے جسموں پر لوشن لگا کر دھوپ میں بیٹھ جاتے ہیں تاکہ سورج کی شعاعوں سے توانائی حاصل کر سکیں مگر دھوپ میں زیادہ دیر تک بیٹھنے کی وجہ سے جلد کے کینسر ہونے کا خطرہ بھی ہے اور یہ بیماری برطانیہ میں بڑی سرعت کے ساتھ ترقی پذیر ہے۔ ایک اندازے کے مطابق برطانیہ میں ہر سال دو ہزار افراد جلد کے سرطان کی وجہ سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔

لوگوں میں اس بات کا شعور پیدا کرنے کے لئے اور انہیں اس موذی مرض سے بچانے کے لئے برطانوی کمپنیاں مختلف آلے تیار کر رہی ہیں تاکہ لوگوں کو معلوم ہو سکے کہ زیادہ دیر تک دھوپ میں بیٹھنے کے کیا نقصانات ہو سکتے ہیں۔ اور کس وقت تک الٹراوائیلٹ شعاؤں کو برداشت کرنا ان کے لئے صحت مند ہے۔

چنانچہ لیڈز کی ایک کمپنی نے ایک ایسی ٹی شرٹ ایجاد کی ہے جس سے پہننے والے کو اندازہ ہو جائے گا کہ مزید دھوپ میں بیٹھنا نقصان دہ ہوگا۔ اس کمپنی نے کپڑے کے اوپر فوٹو کرومک سیاہی کا لیپ کر دیا ہے جس کا رنگ الٹراوائیلٹ شعاؤں سے تبدیل ہونا شروع ہو جائے گا۔ مثلاً ایک ٹی شرٹ جو کمرے کے اندر تو سفید اور سیاہ دکھائی دے گی مگر جب دھوپ میں اس کو رکھا جائے گا تو پھر کچھ دیر کے بعد یہ رنگ بدلنا شروع کر دے گی اور کم و بیش ۱۶ رنگ اختیار کرے گی۔

اسی طرح نوٹنگھم کی ایک کمپنی نے مانیٹر تیار کئے ہیں جو دیکھنے میں شفاف سٹکر ہیں مگر دھوپ میں ان کا رنگ تبدیل ہو کر پہلے ہلکا نیلا اور پھر گہرا نیلا ہو جاتا ہے۔ ان کو Sherwood Skin care کا نام دیا گیا ہے اور ان سٹکرز کو یا تو کپڑے پر چسپاں کر دیا جاتا ہے اور یا پھر کلائی پر چپکا دیا جاتا ہے۔

"صبر کا ہتھیار ایسا ہے کہ توپوں سے وہ کام نہیں نکلتا جو صبر سے نکلتا ہے۔ صبر ہی ہے جو دلوں کو فتح کر لیتا ہے"۔

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

Continental Fashions

گروس گیراؤ شہر کے عین وسط میں خواتین کی اپنی دوکان جس پر جدید طرز کے دیدہ زیب ملبوسات، ہر رنگ کے دوپٹے، چوڑیاں، بندیا، پازیب، بچوں کے جدید طرز کے گارمنٹس، فیشن جیولری اور کھلا کپڑا مناسب قیمت پر دستیاب ہے۔

آپ کی تشریف آوری کے منتظر

Continental Fashions
Walther rathenau Str. 6
64521 Gross Gerau
Germany
Tel: 06152-39832

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

خطبہ جمعہ

یہ جلسہ بھی پہلے جلسوں کی طرح ہمارے لئے ایک عمومی عالمی تربیت کے پیغام بھی لایا ہے، مواقع بھی لایا ہے۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۱۹ جولائی ۱۹۹۶ء مطابق ۱۹ وفا ۱۳۷۵ ھجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم. الحمد لله رب العٰلمين. الرحمٰن الرحيم. مٰلك يوم الدين. إياك نعبد وإياك نستعين. اهدنا الصراط المستقيم. صراط الذين أنعمتَ عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين.﴾

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۵﴾

اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۲۶﴾

فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ﴿۲۷﴾

فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۸﴾

(سورہ الذاریٰت: ۲۵ تا ۲۸)

جلسہ سالانہ یو.کے کے دن اب بہت قریب آگئے ہیں اور یہ وہ سالانہ جلسہ ہے جو ایک عالمی نوعیت اختیار کر چکا ہے۔ سب جلسے بہت اچھے ہوتے ہیں محض اللہ کی خاطر دور دور سے لوگ اکٹھے ہوتے ہیں بہت سے فوائد باہمی محبت کے ذریعے بھی بڑھتے ہیں اور دیگر روحانی اور آسمانی برکات بھی بکثرت نازل ہوتی ہیں۔ جرمنی کا جلسہ بھی بہت غیر معمولی نوعیت اختیار کر چکا ہے کینیڈا کا بھی اپنا رنگ رکھتا تھا امریکہ کا بھی، دور دور سے مہمان آتے ہیں اور ان سے مل کر محبتیں تازہ ہوتی ہیں پرانی یادیں پھر زندہ ہو جاتی ہیں اور آئندہ کے لئے گویا زاد راہ مل جاتا ہے۔ بعض جلسے ایسے ہیں اتنا روحانی زاد چھوڑ جاتے ہیں ایسی غذا پیچھے چھوڑ جاتے ہیں کہ سارا سال یادوں میں ان کو کھایا جاتا ہے اور وہ ختم نہیں ہوتیں۔ مگر یو.کے یعنی United Kingdom کا جو جلسہ ہے اس کی اپنی ایک شان ہے۔ اس کثرت سے دور دراز سے، مشرق و مغرب، شمال و جنوب سے دنیا کے کسی جلسے میں لوگ اس طرح اکٹھے نہیں ہوتے جیسے انگلستان کے جلسے میں آتے ہیں اس لئے اس پہلو سے اسے ایک مرکزیت حاصل ہوگئی ہے۔ اور وہ آتے ہیں جن کا انتظار رہتا ہے۔ بعض چہرے دیکھنے کو آنکھیں ترستی ہیں۔ خاص طور پر اپنے مظلوم بھائی، مظلوم بہنیں، مظلوم بچے جو پاکستان سے آتے ہیں۔ اترے ہوئے، دکھے ہوئے چہرے آتے ہیں تو کھلکھلا اٹھتے ہیں۔ نئی زندگی، نئی تازگی پیدا ہوتی ہے۔ خوشیاں بھی لاتے ہیں غم بھی لاتے ہیں اور بیک وقت ایسی کیفیت میں وقت گزرتا ہے کہ اس کا بیان ممکن نہیں۔ لیکن جلسے کی عادت یہ ہے کہ مدتوں انتظار کراتا ہے راہ دیکھتے چلے جاتے ہیں۔ جب آتا ہے تو ایسے گزر جاتا ہے جیسے پلک جھپکنے میں نکل گیا۔ یہ وصل کی کیفیت کا حال ہے اور محبت کے طبعی تقاضے ہیں۔ ایک ایسی ہی کیفیت کو بیان کرنے کے لئے میں نے ایک دفعہ، اپنے ایک شعر میں یوں کوشش کی تھی کہ۔

لمحات وصل جن پہ ازل کا گمان تھا
چٹکی میں اڑ گئے وہ طیور سرور شب

یعنی وہ لمحات وصل کے جب تھے تو لگتا تھا کہ ازل آگئی ہے، وقت ٹھہر گیا ہے۔ اور جب گزرے تو یہ رات کے پرندے لگتا تھا کہ چٹکی میں اڑ گئے۔

تو امر واقعہ یہ ہے کہ یہی وہ کیفیت ہے جو بعض ازلی صداقتوں کی طرف انسان کے ذہن کو منتقل کر دیتی ہے۔ چنانچہ اس مضمون پر غور کرتے ہوئے مجھے جنت کی ازل کی حقیقت سمجھ آگئی۔ اور جہنم تھوڑے وقت کے ہونے کے باوجود کیوں لامتناہی دکھائی دے گی اور کیوں جہنم کو بھی ابدی کہا گیا ہے وہ راز بھی سمجھ میں آگیا۔ جنت کا ہمیشہ ہمیش کے لئے ہونا ایک لازمی حقیقت ہے جس کے سوا چارہ نہیں ہے۔ کیونکہ اگر دنیا میں انسانی وصل کے تجارب اتنا گہرا اثر انسان پر چھوڑتے ہیں کہ آنے والوں کی موجودگی میں تو وقت لگتا ہے ٹھہر گیا ہے، ہمیشہ کے لئے یہی وقت ہے اس سے زیادہ آگے اور پیچھے کا کوئی دھیان باقی نہیں رہتا۔ اور جب گزرتا ہے تو یوں لگتا ہے آناً فاناً گزر گیا ایک لمحے کے لئے بھی نہیں ٹھہرا۔ اگر وصل الٰہی، جس کو دنیا کے وصل کے مقابل پر ایک لامتناہی عظمت حاصل ہے اس کی رفعتوں کا انسان تصور نہیں کر سکتا، اس کا سوچیں اگر وہ کسی محدود عرصے کے لئے جنت ہوتی تو وہ جنت جو لطف لاتی جب جاتی تو جتنے دکھ دے جاتی اس کا کوئی تصور بھی انسان کے لئے ممکن نہیں ہے۔ ایک دنیا کے محبوب کی جدائی سے دیکھو کتنا دکھ پہنچتا ہے۔ چند لمحے کے وصل کی گھڑیاں جو سکھ لاتی ہیں وہ بعض دفعہ عمر بھر کا دکھ پیچھے چھوڑ جاتی ہیں۔

یہ وہ فلسفہ ہے ازل اور ابد کا جس کی حقیقت ہمیں قرآن کریم کے مابعدالموت کے پیش کردہ مناظر سے سمجھ آتی ہے۔ جتنا بڑا دکھ ہو جتنی شدید تکلیف ہو اتنا ہی وقت لمبا ہو جاتا ہے اور اتنا لمبا ہو جاتا ہے کہ ختم ہونے میں نہیں آتا۔ بعض دکھ کی راتیں لگتا ہے ساری زندگی پر محیط ہوگئی ہیں۔ اور سکھ کی زندگیاں جب ختم ہوتی ہیں تو انسان کہتا ہے

"خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا"

کچھ بھی نہیں رہا چند دن کی باتیں تھیں۔ اور پھر بعض شعراء خدا کو طعنے دیتے ہیں

"دیکھے ہیں ہم نے حوصلے پروردگار کے"

یہ دو چار دن کی زندگی یہی دی تھی نا لیکن جب گزر گئی تو دنیا کے عیش کی کچھ سمجھ نہیں آتی کہاں چلا گیا سوائے ان بداثرات کے جو باقی رہ جائے کچھ پیچھے چھوڑ کر نہیں جاتا۔

تو ازل کی محبت اور ازلی محبوب سے یہ دو لازم ملزوم چیزیں ہیں۔ اس لئے جنت لامتناہی بھی ہوگی تو وہ بور نہیں کر سکتی اس سے انسان اکتاہٹ محسوس نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اصل اکتاہٹ کا فلسفہ تعلق کی کمی میں ہے۔ اور جو شخص بھی تعلق رکھنے کے باوجود پرانا ہو جائے اور اس کی جاذبیت ختم ہو جائے وہ شخص اکتاہٹ پیدا کرنے لگتا ہے۔ ایک اللہ کی ذات ہے جس کا تعلق نہ صرف یہ کہ بےانتہا لذتیں لاتا ہے، لامتناہی سرور بخشتا ہے جس کا قرآن کریم فرماتا ہے تم اس دنیا میں تصور بھی نہیں کر سکتے، ناممکن ہے۔ مثالیں ہم دیتے ہیں مگر تمہارے لئے ممکن نہیں کہ سوچ سکو کہ وہ چیز کیا ہے۔ نعماء جنت کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا۔ وہ دراصل محبت کی جنت ہے اور اس محبت کا دائمی ہونا ایک لازمی نتیجہ تھا۔ پس اس پہلو سے جنت کے ازلی ہونے کی سمجھ آگئی اور پھر یہ کہ جب محبوب اپنے حسن میں بڑھتا ہوا دکھائی دے رہا ہو پھر تو کسی جگہ اس کا انقطاع ممکن ہی نہیں۔ "غیر ممنون" کے سوا کچھ کہا ہی نہیں جا سکتا۔ پس یہی ہے اللہ تعالیٰ نے جو نتیجہ نکالا کہ یہ وہ جنت ہوگی تمہاری جزا کی جو غیر ممنون ہے۔ وہ کاٹی جا ہی نہیں سکتی۔ جہاں بھی کاٹی جائے گی تمہیں یوں لگے گا جیسے آناً فاناً گزر گئی۔

لیکن جہنم کا ابدی ہونے کے باوجود ابدیت کا معنیٰ اور ہے۔ جہاں ایک ایک لمحہ ایک عذاب دکھائی دے اور یوں محسوس ہو کہ ساری عمر دکھ ہی کاٹے ہیں۔ چنانچہ بہت سی ناشکری عورتیں خاوند کے ہاتھوں اگر کوئی ظلم دیکھ لیں تو کہتی ہیں ہم نے تو ساری عمر دکھ ہی کاٹے ہیں۔ ہو سکتا ہے مبالغہ بھی ہو لیکن ہو سکتا ہے ایک طبعی مجبوری کی کیفیت کا نام ہو۔ وہ طبعی مجبوری کی کیفیت یہ ہے کہ دکھ کا زمانہ لمبا لگتا ہے اور احسان کا زمانہ چھوٹا دکھائی دیتا ہے۔ اس مضمون پر غور کرتے ہوئے اس طرف بھی توجہ جاتی ہے کہ ہم خدا کے احسان کا شکریہ ادا کرنے کی کما حقہ کوشش بھی کرتے ہیں کہ نہیں۔ اور اس کے احسان تو اتنے محیط ہیں کہ ان کے محیط ہونے کی وجہ سے وہ نظر سے اوجھل ہو گئے ہیں اور یاد کرانا پڑتا ہے ایک ایک لمحے کی یاد دلانی پڑتی ہے۔ اور ان کا شکر ادا نہ کرنے کا رجحان انسان میں پایا جاتا ہے اس میں ایک حد تک تو یہی نفسیاتی مجبوری ہے کہ جو انسان بعض احسانات میں ڈوب جائے وہ رفتہ رفتہ سمجھتا ہے کہ یہ میرا روزمرہ زندگی کا حق ہے۔ ہاں جب احسان کا ہاتھ کھینچا جاتا ہے تب سمجھ آتی ہے کہ احسان کس کو کہتے ہیں۔

ایک صاحب تشریف لائے کل، بیماریوں کے سلسلے میں لوگ آتے رہتے ہیں کہ رات گردے کی بہت تکلیف تھی، رات ہی نہیں کٹتی تھی۔ کسی کو دانت کی تکلیف ہوئی تو ساری رات عذاب میں گزری، زمانہ ٹھہر گیا۔ تو دکھ بھی ٹھہر جاتے ہیں مگر تھوڑے ہوں تب بھی بہت لمبے دکھائی دیتے ہیں۔ جب گزرتے ہیں تو ان کی یاد کا دکھ ختم نہیں ہوتا اور سرور کی اور کیفیت ہے۔ پس ہمارے جلسے بھی اسی طرح آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں اور یوں لگتا ہے کہ ابھی کچھ دیکھا بھی نہیں تھا کہ وقت ہاتھ سے نکل گیا، گزر گیا۔ پس جتنے بھی لمحات ہیں ان کی قدر کریں اور جو مقامی ہیں میں جانتا ہوں کہ بہت خدمت کرتے ہیں، غیر معمولی اور مجھے کبھی جماعت یو.کے سے یہ شکوہ نہیں ہوا کہ انہوں نے جو خدمت کا حق تھا اس میں کمی کی یا عمداً ان سے کوتاہی ہوئی ہے۔ لیکن اس کے باوجود مہمان کا دل نازک ہوتا ہے اور مہمان کی عظمت کا اور اس کی عزت کا جو تصور قرآن کریم نے پیش فرمایا ہے اس کا ذکر ان چند آیات میں ملتا ہے جو میں نے

آپ کے سامنے تلاوت کی تھیں۔

"ھل اتاک حدیث ضیف ابراہیم المکرمین" کیا تجھ تک ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر پہنچی ہے۔ وہ معزز تھے مگر فرمایا "قوم منکرون" اجنبی لوگ تھے۔ تو مہمان اپنی اجنبیت میں بھی معزز ہے۔ یہ وہ نکتہ ہے جو قرآن کریم کا یہ بیان ہمیں سکھا گیا۔ اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حال دیکھیں "فراغ الیٰ اھلہ فجآء بعجل سمین" یہ نہیں پوچھا کھانا کھانا ہے کہ نہیں، بھوکے ہو کہ نہیں۔ اجنبی مہمانوں سے یہ سلوک ہے۔ جو اپنے پیارے جن کا انسان منتظر ہو وہ آئیں تو پھر کتنا اس سے بڑھ کر دل کے طبعی جوش سے ان کا اعزاز ہونا چاہئے۔ یہ پتہ ہی نہیں کیا کہ تم ہو کون لوگ اجنبی لوگ تھے جا کے بچھڑا تیار کیا، ذبح فرما دیا اور "فقربہ الیھم" پیش کیا اور حیرت سے پوچھا "الا تاکلون" کھاؤ گے نہیں تم۔

اب یہاں "منکرون" کا معنیٰ ایسا اجنبی جس سے انسان خوف کھاتا ہو اس جگہ درست نہیں ہے کیونکہ ان کی وہ خوف والی اجنبیت کا علم بعد میں ہوا ہے۔ پہلی اجنبیت تھی وہ ان کی ذاتی اجنبیت تھی، ان کو کبھی دیکھا نہیں تھا، ان سے آشنائی نہیں تھی اور تھے وہ "منکرون"۔ تبھی بسا اوقات میں مغرب کے خطابات میں یہ نہیں کہتا کہ معزز مہمانو اور دوسرے مہمانو! میں کہتا ہوں تم سارے معزز مہمان ہو کیونکہ قرآن کریم کی اصطلاح میں مہمان کے لئے معزز ہی کا لفظ ہے اپنا ہو یا پرایا ہو، اجنبی ہو یا دیکھا بھالا ہو سب مہمان معزز ہیں۔ اس پہلو سے جس حد تک بھی ممکن ہے مہمانوں کی خدمت کرنا لازم ہے مگر یہ خیال کہ ہم نے خدمت کا حق ادا کر دیا یہ کافی نہیں ہے کیونکہ بعض مہمان اپنی نزاکتیں لے کے ساتھ آتے ہیں اور جتنا وہ خود مہمانوں کی خدمت کرتے ہیں اس سے بہت زیادہ کی اپنے لئے توقع رکھتے ہیں۔ پھر بہت سے ایسے مہمان ہیں ان کو یہ احساس ہوتا ہے کہ دیکھو ہم کتنی دور سے چل کے آئے ہیں، کتنی محنتیں کیں، کتنے کتنے دن ویزوں کے لئے گزار دیئے، انتظار میں Que میں لگے بیٹھے رہے تو یہ ان کی یادیں واقعۃً ان کے اندر صحیح جذبہ پیدا کرتی ہیں کہ ہم ایسے مہمان نہیں کہ ہمیں یونہی السلام علیکم اور جزاک اللہ کہہ کے ٹال دیا جائے، ہماری پوری عزت ہونی چاہئے۔ محض للہ آئے ہیں اور اس پہلو سے اللہ کے مہمان ہیں اور اللہ کے مہمانوں کا حق باقی مہمانوں سے زیادہ ادا ہونا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مضمون کو یوں بیان فرمایا، مہمانوں کے انتظام میں مہمان نوازی کی نسبت یہ فرمایا "میرا ہمیشہ یہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو بلکہ اس کے لئے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے مہمانوں کو آرام دیا جائے۔ مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے"۔ یہ ہے وہ مہمان کی خصوصیت اور اس کے لئے ایک نفسیاتی وجہ موجود ہے۔ وہ اپنے گھر نہیں ہوتا دوسرے کے گھر ہوتا ہے اور اپنے گھر کی تکلیفوں کو وہ روزمرہ کا اپنا ایک معمول سمجھتا ہے۔ لیکن جب دوسرے کے گھر جائے تو یہ ایک نفسیاتی خوف ہوتا ہے کہ کہیں میں بے طلب کا مہمان تو نہیں، کہیں میں ایسا مہمان تو نہیں جس کو یہ چاہتے نہیں تھے۔ اس لئے وجہ بے وجہ نفس بہانے ڈھونڈ لیتا ہے، اس کو ڈراتا ہے کہ دیکھا تم یہاں پسندیدہ مہمان نہیں ہو۔ تمہاری جو خدمت ہونی چاہئے تھی وہ نہیں کی جا رہی، معلوم ہوتا ہے تمہیں چاہتے نہیں یہ لوگ۔ تو جو خوف ہیں نفسیاتی خوف وہ طرح طرح کے قصے گھڑ لیتے ہیں۔ پس یہ بھی وجہ ہے اور بھی بہت سی وجوہات ہیں جس کی وجہ سے مہمان کی عمومی صفت یہ ہے کہ وہ نازک دل ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں شیشے کی طرح نازک ہوتا ہے۔

فرماتے ہیں "اس سے پیشتر میں نے یہ انتظام کیا ہوا تھا کہ خود بھی مہمانوں کے ساتھ کھانا کھاتا تھا مگر جب سے بیماری نے ترقی کی اور پرہیزی کھانا کھانا پڑا تو پھر وہ التزام نہ رہا۔ ساتھ ہی مہمانوں کی کثرت اس قدر ہو گئی کہ جگہ کافی نہ ہوتی تھی اس لئے مجبوری علیحدگی ہوئی۔ ہماری طرف سے ہر ایک کو اجازت ہے کہ اپنی تکلیف کو پیش کر دیا کرے۔ بعض لوگ بیمار ہوتے ہیں ان کے واسطے الگ کھانے کا انتظام ہو سکتا ہے"۔

یہ جو مضمون ہے اس پر غور کرنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں کتنے مہمان ہوا کرتے تھے۔ چند تھے مگر اپنے گھر میں رکھنے کے شوق میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کوئی جگہ خالی نہیں چھوڑتے تھے۔ اور پھر وہ کثرت ایسی ہوئی کہ اپنے گھر میں نہیں رکھے جا سکے تو مہمانخانوں میں پہنچتے تھے اور مہمان خانوں میں بھی پہنچنے کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ذاتی توجہ نہیں دے سکتے تھے ہر ایک کی طرف۔ اس لئے اب تو یہ معاملہ بہت آگے جا چکا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کی قبولیت کا یہ نشان ہے اور آپ نے جس رنگ میں مہمان نوازی میں تربیت فرمائی کہ جو کچھ آپ چاہتے تھے اب ہم اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ ساری دنیا میں جماعت میں مہمان نوازی کا ایک ایسا جذبہ ہے کہ جس کی کوئی مثال دنیا میں کوئی جماعت پیش نہیں کر سکتی۔ حیران کن ہے۔ اتنی تکلیفیں اٹھاتے ہیں مہمان کی آمد کے انتظار میں اور اس کی سہولت کی خاطر کہ جب میں ان کے وقار عمل دیکھتا ہوں، جب بچوں کو دیکھتا ہوں بڑوں کو، عورتوں کو، مردوں کو بعض کئی کئی مہینے سے مسلسل اپنے آنے والے مہمانوں کے انتظار میں وہ خدمت سرانجام دے رہے ہیں جو احتیاطاً ان کو تکلیف سے بچانے کے لئے اور آرام پہنچانے کے لئے کرنی پڑتی ہیں۔ وہ انتظامات خود اپنے ہاتھ سے درست کرتے ہیں۔ ہاتھ سے اس لئے کہ ہمارے پاس مہمان نوازی کے لئے جذبے تو بہت ہیں لیکن پیسہ اتنا زیادہ نہیں کہ ہر کام پیشہ وروں سے کروا سکیں اور اگر وہ ہوتا تو اچھا نہ لگتا۔ کیونکہ جو لطف اپنے ہاتھ سے مہمان کی خدمت کا ہے وہ پیشہ وارانہ کام سے ممکن ہی نہیں ہے۔ اس لئے شروع شروع میں تو یہی دقت شاید ہو مگر میں نے تجربے سے محسوس کیا ہے کہ خدا کی تقدیر یہ ہے۔ جن کاموں میں روپے کی ضرورت پڑے بے شمار عطا فرماتا ہے۔ تو وہ ہمیں اسی طرح دیکھنا چاہتا ہے کہ مہمان کی خدمت کے لئے روپے پر انحصار نہ ہو، ذاتی قربانی پر انحصار ہو اور جو لطف اس خدمت کا ہے وہ کسی اور خدمت میں ممکن نہیں ہے۔ میں نے دیکھا ہے مہمان نوازی کے تعلق میں اگر کسی مہمان سے تعلق ہو تو گھر والی خود صفائیاں کرتی پھرتی ہے۔ نوکر ہوں بھی تو اعتماد نہیں کرے گی۔ وہ ایک ایک چیز کو خود دیکھے گی، خود سلیقے سے لگائے گی اور چند لمحے ہیں مہمان نوازی کے جو آیا اور گزر بھی گیا لیکن اس کی دیکھیں تیاریاں کیسے جاتی ہیں۔ اور یہ محبت کے نتیجے میں ہوتا ہے اور محبت کے علاوہ اس سلیقے کے نتیجے میں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بخشا ہے مہمان نوازی کے لئے۔ آپ کی مثالیں حیرت انگیز ہیں کس طرح آپ مہمان نوازی کیا کرتے تھے۔ بعض دفعہ پڑھتے وقت آنکھوں سے جذبات کا سیلاب امڈ جاتا ہے۔ سردی کی راتیں، اتنی سخت راتیں کہ مہمانوں کے لئے وہ راتیں برداشت کرنا مشکل ہو رہا تھا۔ مطالبے آ رہے تھے کہ یا حضرت وہاں تلائی کم ہو گئی وہاں رضائی کم ہو گئی وہاں کمبل کی ضرورت ہے آپ گھر سے سب کچھ بانٹتے چلے گئے۔ آخر ایک دفعہ ایک اطلاع دینے والے نے آکر کمرے میں دیکھا تو اپنا جبہ لے کر کرسی پر پڑے ہوئے تھے کوئی چیز گھر میں سونے کے لئے اپنے اوپر اوڑھنے کے لئے نہیں تھی۔ آپ نے فرمایا کہ یہی کچھ ہے۔ اللہ کا کتنا احسان ہے کہ اسی میں مجھے آرام اور سکون مل رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مہمان نوازی کی لطافتیں آپ دیکھیں تو عقل حیرت میں ڈوب جاتی ہے۔ کیسی لطافت تھی کیسی باریکیاں تھیں اس مہمان نوازی کی۔

پس وہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جذبے ہیں جو آسمان سے اب احمدیوں پر فضلوں کی صورت میں نازل ہو رہے ہیں اور دنیا میں ایک ایسی جماعت رونما ہوئی ہے جس کے متعلق انسان یقین سے کہہ سکتا ہے کہ دنیا کی کوئی قوم مہمان نوازی میں اس کے پاسنگ کو بھی نہیں پہنچ سکتی۔ موسم بدلتے ہیں تکلیفیں آتی ہیں کبھی اچھے موسم، کبھی برے موسم، کبھی سردیاں زیادہ، کبھی گرمیاں زیادہ، کبھی آندھی، کبھی جھکڑ چل رہے ہیں مگر احمدی مہمان نوازی پہ کوئی فرق نہیں پڑتا۔ وہ ہر بدلے ہوئے وقت کی

بااعتماد ادارہ

جرمنی سے پاکستان کا سفر اپنی قومی ایرلائن PIA پر کیجئے اور عام کرایہ سے دس فیصد رعائت پر ٹکٹ حاصل کیجئے مثلاً

فرنکفرٹ۔ کراچی۔ فرنکفرٹ	۱۱۰۰ مارک
فرنکفرٹ۔ لاہور۔ اسلام آباد۔ فرنکفرٹ	۱۵۰۰ مارک
فرنکفرٹ۔ لاہور۔ اسلام آباد براستہ کراچی معہ واپسی	۱۳۵۰ مارک

فیملی کے لئے اس کرایہ میں مزید ۱۰ فیصد رعائت دی جائے گی۔

جرمنی کے تمام بڑے شہروں میں پی۔ آئی۔ اے کے ٹکٹ کی فروخت کے لئے ایجنٹ بننے کے خواہشمند حضرات ہم سے رابطہ قائم کریں۔

REISEBURO
RÖDERMARK UND UNTERNEHMER GESELLSCHAFT
TEL: 06074/881256/881257
FAX: 0674/881258 (Irfan Khan)

محمد صادق جیولرز
Import Export Internationale Juwellery
Mohammad Sadiq Juweliere

آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائنوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کروا سکتے ہیں۔

ہمارے پتہ جات:

Rosen Str. 8
Ecke Sparda Bank
Am Thalia Theater
20095 Hamburg
Tel: 040-30399820
Hauptfiliale

S. Gilani
Tucholskystrasse 83
60598 Frankfurt a.m.

Steindamm 48
20099 Hamburg
Tel: 040/244403

Abu Dhabi U.A.E. Tel: 009712352974 Tel: 009712221731

تکلیفیں خود اپنے اوپر لیتا ہے اور مہمان کی خدمت میں ہمیشہ، ہمہ وقت مستعد رہتا ہے۔ ان روایتوں کو آپ زندہ رکھیں کیونکہ یہ وہ روایتیں ہیں جن کا ذکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ پرانے انبیاء کی باتیں محض عام نصیحتوں کے لئے نہیں بلکہ بعض محبت کے جذبوں کی وجہ سے بھی محفوظ فرماتا ہے۔ اور جن انبیاء سے زیادہ پیار ہے ان کے ذکر میں بسااوقات محبت کے تذکرے زیادہ چلتے ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ بات لمبی ہو رہی ہے ضرورت کیا تھی اتنی لمبی بات کی لیکن جب محبت ہو تو پھر باتیں لمبی کی جاتی ہیں۔ حضرت موسیٰ کے ساتھ دیکھیں بات ختم ہوئی ایک دفعہ کہہ دی لیکن اللہ تعالیٰ اس کو کرتا چلا جاتا ہے کہ اس نے یوں کیا، پھر اس نے یوں کیا، پھر اس طرح ڈرا، پھر ہم نے اس طرح بلایا۔ وہ پیار کے قصے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بھی اکثر پیار کے طول ہیں جو کھینچے گئے ہیں اور اس آیت میں بھی یہی مضمون ہے جو میں نے آپ کے سامنے پڑھ کے سنایا۔ خدا کے پیار کی نظر اس پہ پڑی ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر صرف انبیاء پہ نہیں پڑتی عامۃ الناس کے سلوک پر بھی پڑتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے اس کے متعلق بہت سے واقعات میں بعض دفعہ مثالیں دے کر مہمان نوازی کا ذکر فرمایا ہے، بعض دفعہ نصیحتیں کر کے، بعض دفعہ نصیحت پر عمل جس طرح ہوا اس پر خدا تعالیٰ نے جو آپ کو خبریں دیں ان کا ذکر فرما کر مہمان نوازی کی عزت افزائی فرمائی۔

ساری دنیا میں جماعت میں مہمان نوازی کا ایک ایسا جذبہ ہے جسکی کوئی مثال دنیا میں کوئی جماعت پیش نہیں کرسکتی

یہ واقعہ آپ کو کئی دفعہ سنایا جا چکا ہے مگر بعض واقعات ہیں جن کی لذت کم ہو ہی نہیں سکتی۔ جتنی دفعہ چاہیں سنیں وہ زندہ واقعات ہیں۔ اور جس طرح ایک انسان زندہ ہو اور محبوب ہو آپ یہ تو نہیں کہتے کہ تم کل بھی آئے تھے، پرسوں بھی آئے تھے اب پھر کیا کرنے آ گئے ہو، وہ جب بھی آتا ہے اچھا لگتا ہے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی زبان سے مہمان نوازی کے پیارے واقعات کبھی پرانے ہو ہی نہیں سکتے، کم سے کم میرے دل پہ تو کبھی بھی انہوں نے یہ اثر نہیں ڈالا کہ ہم نے کئی دفعہ سنا ہے اب کیا ضرورت ہے۔ پس میں جب تکرار کیا کرتا ہوں تو مجبوراً کرتا ہوں مجھے پتہ ہے کہ جس طرح مجھے لطف آ رہا ہے سب کو آئے گا اس لئے ایسی تکرار اچھی لگتی ہے۔ یہ واقعہ بھی ویسا ہے جو چاہیں لاکھ بار آپ سنائیں اور سنیں اس کی لذت ختم نہیں ہو سکتی۔

بخاری کی حدیث ہے کتاب المناقب سے باب "و یؤثرون علیٰ انفسھم و لو کان بھم خصاصۃ" وہ اپنے نفس پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں "و لو کان بھم خصاصۃ" خواہ ان کو خود بھوک کی تنگی مشکلات میں مبتلا کئے ہوئے ہو۔ خصاصہ ایسی حالت کو کہتے ہیں جب خرچ کرنے کے لئے کچھ نہ ہو، کچھ دینے کے لئے نہ ہو۔ ایسی حالت میں جب کہ خود وہ تنگی محسوس کر رہے ہوں پھر وہ دوسروں پر اپنے آپ کو قربان کر دیتے ہیں۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مسافر حضور صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ آپؐ نے گھر کہلا بھیجا کہ مہمان کے لئے کھانا بھجواؤ۔ جواب آیا کہ پانی کے سوا گھر میں کچھ نہیں۔ اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے روزمرہ کی زندگی کے حالات کا بھی تصور ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت دیتا تھا لیکن جس رفتار سے آتا تھا اسی رفتار سے آپ آگے چلا دیا کرتے تھے۔ اس لئے بعض دفعہ ایسا بھی ہوا کہ گھر میں اور کچھ نہیں تھا مگر یہ مطلب نہیں تھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم اپنے اہل و عیال کو بھی ان کی خواہش کے بغیر مشکل میں ڈالتے تھے۔ بعض لوگ یہ حدیثیں پیش کر کے یہ تصور باندھتے ہیں، یہ تاثر پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم اپنے اہل و عیال کو مشکل میں ڈالتے تھے۔ یہ درست نہیں ہے۔ آپؐ بے حد خیال فرماتے تھے مگر بعض واقعات بعض ایسے زمانوں کے بھی ہو سکتے ہیں جب کہ بہت زیادہ تنگی کا دور تھا اور بعض مہینوں بلکہ سال ایسے آئے ہیں جب کہ سارے مسلمان بھوک میں مبتلا رہتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کیونکہ سب سے زیادہ ایثار کرنے والے تھے اس دور میں یقیناً آپؐ نے اپنی تنگی کے ساتھ اپنے اہل و عیال کو بھی شامل فرمایا مگر ان کے جذبے اور شوق ساتھ ساتھ چلاتے ہوئے، یہ نہیں کہ ان پر مجبوراً کوئی چیز ٹھونسی گئی ہو۔ اس کی بہت سی مثالیں میرے سامنے ہیں مگر اس وقت اس تفصیل میں جانے کا موقع نہیں۔ یہ واقعہ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ گھر کہلا بھجوایا مہمان کے لئے کچھ لاؤ۔ عرض کیا گیا پانی کے سوا کچھ نہیں۔ اس پر حضور نے صحابہ سے فرمایا اس مہمان کے کھانے کا بندوبست کون کرے گا؟ ایک انصاری نے عرض کیا حضور میں انتظام کرتا ہوں۔ اب یہ جو واقعہ ہے میرے اس نتیجے کی تائید کر رہا ہے۔ ایک عام دور تھا تنگی کا اس زمانے کی بات ہو رہی ہے اور صحابہ میں سے ایک شخص نے کہا میں کرتا ہوں۔ اور لوگ سمجھے ہوں گے کہ اس کے پاس بہت زیادہ کھانا ہے اس لئے اس نے کہا ہے۔ لیکن کیسے کیا؟ اس کا حال سنئے۔ چنانچہ وہ گھر گیا اپنی بیوی سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے مہمان کی خاطر مدارت کا انتظام کرو۔ بیوی نے جواباً کہا آج گھر میں تو صرف بچوں کے لئے کھانا ہے۔ نہ میرے لئے نہ تمہارے لئے۔ انصاری نے کہا اچھا تو کھانا تیار کرو پھر چراغ جلاؤ اور جب بچوں کے کھانے کا وقت آئے تو ان کو تھپتھپا کر، بہلا کر سلا دو۔ چنانچہ عورت نے کھانا تیار کیا چراغ جلایا، بچوں کو بھوکا سلا دیا پھر چراغ درست کرنے کے بہانے اٹھی اور جیسے پلو لگ جاتا ہے اس طرح گویا حادثے کے طور پر چراغ بجھا دیا۔ پھر دونوں مہمان کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھے اور آوازیں مونہہ سے ایسے نکالتے رہے جیسے چٹخارے لے رہے ہوں حالانکہ وہ بچوں کا کھانا بھی معلوم ہوتا ہے اتنا نہیں تھا کہ بچوں کا بھی پیٹ بھر سکے کیونکہ بمشکل ایک مہمان کے کام آیا۔ اور مہمان یہ سمجھتا رہا کہ میزبان بھی میرے ساتھ کھانا کھا رہے ہوں گے۔ مونہہ سے چٹخاروں کی آوازیں سن رہا تھا۔ جب صبح وہ انصاری حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے ہنس کے فرمایا تمہاری رات کی تدبیر سے تو اللہ تعالیٰ بھی آسمان پر ہنس پڑا۔ ایک روایت یہ بھی میں نے سنی ہے کہ خدا بھی چٹخارے لینے لگا جب تم چٹخارے لے رہے تھے۔

یہ پاک باطن، ایثار پیشہ لوگ کس طرح اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے تھے کیونکہ اللہ کا احسان دیکھیں کہ ایک ادنیٰ سے ادنیٰ حالت کی قربانی کو بھی خدا نے نظرانداز نہیں فرمایا۔ جیسے قرآن میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مہمان نوازی کے ذکر کو ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیا اور اس طرح محفوظ کیا کہ جب بھی پڑھیں دل اس طرح پگھل جاتا ہے حضرت ابراہیمؑ کی محبت میں۔ اور اس واقعہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی زبان سے محفوظ فرما دیا اور الہاماً آپؐ کو خبر دی کہ اے محمدؐ، تیرے غلاموں میں یہ پیدا ہوئے ہیں، صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم۔ لیکن "و یؤثرون علیٰ انفسھم و لو کان بھم خصاصۃ" کے سردار تو خود محمدؐ رسول اللہ تھے۔

اور دوسری مثالیں جو میں پہلے بھی بارہا دے چکا ہوں دل تو چاہتا ہے کہ ہمیشہ دہرائی جائیں مگر وقت کی کمی کی وجہ سے میں نہیں پیش کر سکتا۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضورؐ نے اپنے پاک نمونے کے ذریعے مہمان نوازی کا ایسا لطیف جذبہ صحابہ میں سرایت کر دیا کہ وہ انبیاء کی شان کو چھونے لگا۔ آسمان سے خدا کی تحسین کی نگاہیں اس پر پڑنے لگیں اور وحی کے ذریعے محمدؐ رسول اللہ کو مطلع فرماتا ہے۔ یہ وہ مرتبہ ہے حضرت مسیح موعود پر بے شمار درود ہوں کہ حضرت محمدؐ رسول اللہ کی غلامی میں پہلے اپنی ذات میں زندہ کیا پھر ہم میں زندہ کر دیا۔ جتنا بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احسان پر آپ کے لئے دعائیں کی جائیں کم ہونگی۔ دیکھو چودہ سو سال پہلے کے واقعات مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں تیرہ صدیاں گزر چکی تھیں۔ کئی تاریک صدیاں ان کے درمیان حائل ہو چکی تھیں۔ حضرت مسیح موعود

ہوائی سفر کے لئے

خدمت کے نئے انداز

احمدی بھائیوں کی اپنی قابل اعتماد ٹریول ایجنسی

INDO-ASIA REISEDIENST

دنیا کے گرد پھیلے ہوئے پانچ براعظموں میں کسی بھی ملک میں سفر کرنے کے لئے

مناسب داموں پر ہوائی جہاز کے ٹکٹ حاصل کریں

اسی طرح پاکستان کے مختلف شہروں کے بارعایت ٹکٹ کے حصول کے لئے ہماری خدمات سے ضرور فائدہ اٹھائیں

جلسہ سالانہ قادیان کے لئے بکنگ جاری ہے

پی آئی اے کی خصوصی پیشکش

چار افراد پر مشتمل کنبہ کے لئے ٹکٹ میں ۱۰ فیصد رعایت

آپ جرمنی کے کسی بھی ائرپورٹ سے براستہ فرینکفرٹ، ڈائریکٹ لاہور اور اسلام آباد فضائی سفر کر سکتے ہیں

ہمارے ہاں انگریزی اور اردو کا جرمن زبان میں ترجمہ کروانے کا بندوبست بھی موجود ہے آپ کی خدمت کے منتظر

منیر احمد چوہدری ——— عبدالسمیع

Indo-Asia Reisedienst
Am Hauptbahnhof 8
60329 Frankfurt
Tel: 069 - 236181 Fax: 069 - 230794

SATELLITES
OFFICIAL SKY AGENTS

MTV AHMADIYYA

SKY

TV ASIA

VIEW THE SERMON EVERY DAY ON EUTELSAT - SATELLITE SYSTEM AVAILABLE FOR ALL SATELLITES IN THE WORLD,
VIEWING CARDS IN STOCK. INSTALLATION AVAILABLE.
MAIL ORDER & INTERNATIONAL EXPORT SERVICE AVAILABLE
WE ACCEPT CREDIT CARDS. CALL FOR COMPETITIVE PRICES. ASK US FOR MORE DETAILS.

S.M SATELLITE SERVICES
15 BRIDGE END, CAMBERLEY, SURREY, GU15 2QX, ENGLAND
TEL: 01276-20916 FAX: 01276-678 740
RECEIVERS, DECODERS, DISHES, SMART CARDS

علیہ السلام نے ان میں سے ایک ایک کو پکڑا اور آنحضورؐ، اپنے محبوب آقا کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ایک ایک روایت کو زندہ کیا ہے اور پھر اپنے صحابہ، اپنے غلاموں میں اس جذبے کو کس شان کے ساتھ جاری فرما دیا۔ سو سال سے زائد ہو گئے لیکن یہ جذبہ کم ہونے کی بجائے بڑھ رہا ہے۔ یہ نیکی کا حسن ہے، یہ زندگی کی علامت ہے۔

زندگی ہمیشہ بڑھا کرتی ہے اور وقت کے گزرنے سے کم نہیں ہو جایا کرتی۔ یعنی وہ لوگ جو زندہ ہوں مر بھی جائیں تو وہ نشو و نما کے ذریعے اپنے پیچھے اپنی مثالیں چھوڑ جایا کرتے ہیں۔ اس لئے زندگی کی صفت ہے کہ وہ بڑھتی ہے اور جب تک خدا تعالیٰ نے اس کے بڑھنے کے دائرے مقرر فرمائے ہیں وہ نشو و نما پاتی چلی جاتی ہے۔ اور پھر جب اس دائرے کو پہنچتی ہے تو اگلی نسل میں اس کی زندگی کی نشو و نما اسی طرح پھولنے پھلنے لگتی ہے، اسی طرح رونما ہونے لگتی ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک زندگی آج دیکھو کروڑ زندگیوں میں بدل چکی ہے۔ آپ کی مہمان نوازی کا ہر لطیف جذبہ احمدیوں کے دلوں میں کیسی لطافتیں اور رس گھول رہا ہے۔ اور جو مہمان نوازی کی لذت سے آشنا ہو جائیں ان کو پھر اس سے کبھی الگ نہیں کیا جاسکتا۔ پس اس جذبے سے آپ بھی مہمان نوازی کریں۔ آنے والوں کی عزت اور وقار کا خیال رکھیں اور ان کے لئے ہر قربانی پیش کریں۔

وہ احسانات جو خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام دنیا میں بکثرت احمدی ہونے کے ذریعہ نازل ہو رہے ہیں ان کا حق ادا کرنے کے لئے لازم ہے کہ اپنی تربیت بھی کریں اور دوسروں کی تربیت کے لئے اپنا پہلے سے زیادہ وقت دیں۔

لیکن مہمانوں کے لئے بھی ایک نصیحت ہے۔ بسااوقات مہمان ضرورت سے زیادہ اور سنت کی اجازت سے زیادہ بوجھ ڈالتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جہاں میزبانوں کو نصیحتیں فرمائی ہیں وہاں مہمانوں کے لئے بھی تو نصیحتیں فرمائی ہیں۔ مثلاً تین دن سے زیادہ اپنا مہمانی کا حق نہ سمجھو۔ اس سے زیادہ اگر ہے تو وہ آپس کے تعلقات کے سلسلے ہیں۔ مگر تین دن کی حد مقرر کر دینا یہ ایک بہت بڑا احسان ہے امت پر۔ ورنہ وہ لوگ جن کی سرشت میں یہ داخل کر دیا گیا ہو کہ تم نے ایثار کرنا ہے ان کا تو کچھ بھی باقی نہ رہے۔ دن رات ایسے لوگ جو بے حسی کے مرض میں مبتلا ہوتے ہیں وہ دوسروں کے گھروں پہ قبضے کر جائیں اور ان کے لئے نہ کوئی اپنا وقت چھوڑیں نہ اپنا ساز و سامان لینے دیں۔ اس عرب کے مہمان والا قصہ ہو جائے جو ایک بدو کے گھر ٹھہرا تو چند دن کے اندر اندر اس کا سب کچھ چٹ کر گیا۔ نہ بھیڑیں رہیں نہ بکریاں۔ اور اونٹ بھی ذبح ہونے لگے۔ آخر ایک دن اس نے پوچھا کہ یا حضرت سر آنکھوں پر لیکن کیا ارادہ ہے۔ مطلب تھا کہ اس کو اگر یہ سفر پر جا رہا ہے تو سفر یاد کراؤں۔ لیکن عربوں میں مہمان نوازی دیکھیں کتنی غیر معمولی تھی۔ اس مہمان نوازی کو محمدؐ رسول اللہ نے چمکایا ہے اور کیسے بلند تر ارفع مقامات تک پہنچا دیا۔ چنانچہ مہمان نے جواب دیا کہ مشکل یہ ہے کہ میرا معدہ خراب ہے، بھوک نہیں رہی اور سنا تھا کہ کوئی بہت بڑا حکیم ہے جو بھوک پیدا کرنے کا ماہر ہے اور میں اس کی خدمت میں حاضر ہو رہا ہوں۔ تب اس مہمان نواز نے کہا

یَا ضَیْفَنَا اِنْ زُرْتَنَا لَوَجَدْتَّنَا
نَحْنُ الضُّیُوْفُ وَ اَنْتَ رَبُّ الْمَنْزِلِ

کہ اے میرے معزز مہمان اب کہ اگر لوٹے تو میں تمہارا مہمان اور تم گھر کے مالک ہو جاؤ گے۔ تو یہ بھی مہمان نوازی کی قسمیں ہیں۔ مگر میزبانوں کے علاوہ مہمانوں کی قسمیں بھی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے دیکھیں کس طرح اس کو محدود فرما دیا۔

اب سنت کے حوالے سے مہمان مجبور ہو گیا ہے کہ تین دن تک حق سمجھے اور اس کے بعد کہے کہ مجھے اجازت دیں۔ اور پھر اگر وہ آثار میں بھی دیکھے کہ اجازت نہ دیتے ہوئے بھی کوئی میزبان تکلیف میں ہے تو اس کا اخلاقی فرض ہے کہ لفظوں کے بہانے نہ ڈھونڈے۔ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مہمان سے نہیں پوچھا تھا کہ کھانا کھاؤ گے کہ نہیں اس میں ایک نفسیاتی نکتہ ہے۔ اگر مہمان سے پوچھا جائے کہ کھانا کھاؤ گے کہ نہیں تو بسااوقات وہ کہتا ہے نہیں ضرورت نہیں ہے۔ جن لوگوں میں جھوٹ کی عادت ہے وہ بعض دفعہ جھوٹ بول لیتے ہیں کہ جی کھا کے آئے ہیں۔ جہاں سچ پر زور دیا جاتا ہے وہ کوئی اور بہانہ چالاکی سے بات کو ٹالتے ہیں۔ اور ہمارے تجربے میں خدا کے فضل سے یہ بات بہت زیادہ دیکھی جاتی ہے یعنی ایک مہمان جو جھوٹ بول نہیں سکتا بوجھ ڈالنا نہیں چاہتا وہ ادھر ادھر کے بہانے بنائے گا اور سیدھا بات کا جواب نہیں دیتا۔

میزبان کا بھی یہی حال ہے۔ یہ یکطرفہ قصہ نہیں ہے۔ جب آپ میزبان سے اجازت مانگیں گے تو وہ یہی کہے گا کہ نہیں نہیں ٹھہریں بڑے شوق سے، آپ کا اپنا گھر ہے۔ اور اگر اسی طرح رہے تو اس کا گھر کہاں رہے گا، بےچارے کا وہ تو آپ کا گھر بن جائے گا۔ اس لئے

نحن الضیوف و انت رب المنزل

والا مضمون بھی یاد رکھیں۔ جب آپ تین دن دیکھیں پورے ہو گئے اور جلسے کی خصوصی ضرورت کے دوران ہم نے چودہ دن تک بھی اس بات کو ممتد کر دیا ہے یعنی جماعتی مہمان نوازی۔ اس کے بعد آپ کو پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے کہ اور ٹھہروں کہ نہ ٹھہروں۔ آپ اجازت چاہیں اور اصرار کریں کہ اب مجھے جانا چاہئے یا میں اپنا انتظام کروں گا۔ اگر میزبان بضد ہو اور آپ کو دکھائی دے کہ وہ مصر ہے کہ آپ اپنے قیام کو لمبا کریں تو اس کو تکلیف نہیں ہوگی تو پھر شوق سے آپس کے سلسلے ہیں، اس میں کوئی حکم نہیں ہے کہ لازماً تین دن کے بعد جدائی اختیار کی جائے یا چودہ دن کے بعد جدائی اختیار کی جائے۔ مگر اب نیتوں کا حال ہے اپنی نیتوں کو ٹٹولا کریں اور نیتوں کو صاف رکھیں گے تو پھر کبھی کوئی خرابی پیدا نہیں ہوگی۔ اگر نیتوں میں بھی ٹیڑھا پن آگیا تو پھر آپ کے نکالے ہوئے سب نتیجے غلط ثابت ہوں گے۔

دوسری باتیں جو اور کرنے والی تھیں وقت تو تھوڑا ہے اور جو بھی احادیث کے یا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے میں نے اکٹھے کئے تھے وہ آئندہ ایسے موقعوں پہ کام آتے رہیں گے۔ اب میں ایک اور بات کی نصیحت آپ کو کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس جلسے میں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ آپ پہلے سے بھی بڑھ کر غیر معمولی فضلوں کو نازل ہوتا دیکھیں گے۔ اور ان فضلوں کے دیدار کی جو خدا نے توفیق عطا فرمائی ہے اس کا شکر ادا کرنا واجب ہے۔ یہ دن ذکر الٰہی میں گزاریں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر اس کے احسانات کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنے وقت کو کاٹیں اور اس جنت سے لطف اندوز ہوں۔ جو شکر کی جنت ہے ویسی کوئی جنت نہیں۔ شکر ایک ایسی عظیم نعمت ہے کہ شکر گزار بندہ جو ہے وہ واقعتاً اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سائے تلے اس دنیا میں ہی جنت پا جاتا ہے۔ اور اس کے عظیم فوائد ہیں جو اپنی ذات میں الگ خطاب کو چاہتے ہیں۔ مگر اتنا میں آپ کو کہوں گا کہ خدا کے فضلوں کا شکر کیسے ممکن ہوگا جو بارش کی طرح برس رہے ہوں، ان گنت ہوں، ناممکن ہے کہ آپ ان کا احاطہ کر سکیں۔

تو جہاں تک ہمارا فرض ہے ہمیں چاہئے کہ جس حد تک ممکن ہے خدا کے فضلوں پر نظر کریں اور خدا کے احسان کا بدلہ تو انسان اتار ہی نہیں سکتا۔ ناممکن ہے۔ ایک ذریعے سے وہ احسان کا بدلہ اتارنے

جرمنی میں پیزا (PIZZA) کا کاروبار کرنے والے احباب کے لئے خوشخبری

ضامن صحت

گائے کے گوشت سے تیارشدہ سلامی اور شنکن کے حصول کے لئے رابطہ فرمائیں

عمدہ کوالٹی

بازار سے بارعایت

ہوم ڈلیوری

جرمن مزاج کے عین مطابق ذائقہ

نوٹ: ہماری مصنوعات صرف گائے کے گوشت سے تیار شدہ ہیں۔ اس بات کی تسلی کے لئے ہماری فیکٹری تشریف لائیں۔

آج ہی رابطہ کیجئے

FIRMA MERZ
MAYBACH STR. 2
69214 EPPELHEIM (GEWERBEGEBIET)
BEI HEIDELBERG
FAX: 06221-7924-25
TEL: 06221-7924-0

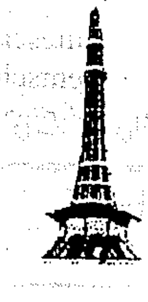

Earlsfield Properties

Landlords & Landladies
Guaranteed rent
Your properties are urgently required.

Ring : 0181-265-6000

کا احساس اور شعور بیدار کر سکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ "مما رزقنٰھم ینفقون" جتنا خدا عطا فرماتا ہے اتنا ہی وہ آگے بنی نوع انسان پر اور نیک کاموں پر خرچ کرتے چلے جاتے ہیں۔ تو احسان کا جو سلسلہ ہے وہ جو آسمان سے اترتا ہے وہ نیچے ہی کی طرف بہتا ہے۔ مگر جب خدا کے نام پر خرچ کیا جائے تو یہ ایک احسان کے شعور کو زندہ رکھنے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ ایک کوشش تو ہے۔ انسان یہ تو کہہ سکتا ہے کہ اے خدا تیرے احسانات کا بدلہ تو ممکن ہی نہیں، تجھے ضرورت کوئی نہیں ہے مگر تیرے بندوں کو تو ضرورت ہے۔ تیرا دین آج جس حالت میں ہے اس دین کو تو ضرورت ہے تو میں تیرے احسان کا حقیقی شکر ادا کرتے ہوئے ان باتوں پر میں خرچ کرتا ہوں، اپنا وقت بھی زیادہ خرچ کریں۔

یہ اجنبی لوگ جو آ رہے ہیں ان کو زیادہ دیر اجنبی نہ رہنے دیں۔ تیزی سے اپنے اندر ملائیں تاکہ پھر یہ مہمان نواز بن جائیں اور زیادہ دیر تک یہ مہمان نہ رہیں۔

اور وہ احسانات جو خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام دنیا میں بکثرت احمدی ہونے کے ذریعے نازل ہو رہے ہیں ان کا حق ادا کرنے کے لئے لازم ہے کہ اپنی تربیت بھی کریں اور دوسروں کی تربیت کے لئے اپنا پہلے سے زیادہ وقت دیں۔ ان کو کسی نہ کسی نے تو سنبھالنا ہے۔ جو ہزاروں آیا کرتے تھے اب لاکھوں ہیں اور لاکھوں سے بھی اب ملین سے بھی اوپر نکل چکے ہیں۔ تو سوال یہ ہے کہ ان کو کیسے سنبھالنا ہے۔ ان کو سنبھالنے کے لئے آپ کو اپنے گھروں کی صفائی کرنی ہے، اپنے باطن کی صفائی کرنی ہے، دلوں کی صفائی کرنی ہے اور ہر جگہ ان کو کھلے خوش آمدید کہتے ہوئے ہاتھ دکھائی دیں۔ پھر اگر مہمان نواز تھوڑے بھی رہ جائیں تو مہمان جانتا ہے کہ مجبوری کے قصے ہیں لیکن ہر طرف سے اسے لبیک لبیک کی آوازیں آنی چاہئیں۔

اس دفعہ جب امریکہ اور کینیڈا کے نومبائعین سے میری ملاقاتیں ہوئی ہیں وہ جو واقعتاً، حقیقتاً احمدی ہوئے تھے، بعض تھوڑی دیر میں کچے توڑے گئے تھے ان کی شکل بتا دیتی تھی کہ ان کی کیا کیفیت ہے مگر اس کے باوجود یہ کہنا پڑتا ہے کہ پہلے کسی دورے میں مجھے اتنے مخلص اور واقعتاً صمیم قلب کے ساتھ ہوئے ہوئے احمدی دکھائی نہیں دیئے تھے۔ یہ جو عام دور چل پڑا ہے تبلیغ عام یعنی دعوت الی اللہ، دعوت الی اللہ کے چرچے چل رہے ہیں یہ امریکہ جیسے مادہ پرست ملک میں بھی ایک ہنگامہ برپا کرنے لگے ہیں اور اتنا اثر ہے اس کا لوگوں پر کہ جو بھی ملنے والے آتے رہے ہیں انہوں نے اس بات کا ذکر اگر سب نے نہیں کیا تو اکثر نے کیا کہ ہم تو جب سے آئے ہیں لگتا ہے کہ ہم سب سے زیادہ معزز مہمان ہیں۔ ہر احمدی ہم سے محبت کرتا ہے اور حیران رہ جاتے ہیں کہ یہ کیسے آگئی۔ پتہ چلتا ہے نومبائع ہیں تو بے اختیار ان کے دل اچھلتے ہیں سینوں سے اور ہمارے دلوں کو لینے کے لئے آگے بڑھتے ہیں استقبال کے لئے۔

یہ وہ مضمون ہے جو تربیت کے تعلق میں ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے۔ اب آنکھیں بند کرکے اور مونہہ میں گھنگنیاں ڈال کر بیٹھنے کے وقت نہیں رہے۔ اب تو آپ کو کھل کر لبیک کہنا پڑے گا اور آگے بڑھ کر جس اجنبی کو دیکھیں "قوم منکرون" کا خیال کریں۔ ابراہیم علیہ السلام نے بھی تو اجنبی دیکھا تھا اور دیکھیں کیسا ان کی مہمان نوازی کا انتظام فرمایا۔ یہ اجنبی لوگ جو آ رہے ہیں ان کو زیادہ دیر اجنبی نہ رہنے دیں تیزی سے اپنے اندر ملائیں تاکہ پھر یہ مہمان نواز بن جائیں اور زیادہ دیر تک یہ مہمان نہ رہیں جلد جلد مہمان نوازوں میں تبدیل ہونے لگیں۔ اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو بڑھتے ہوئے تقاضوں کو ہم پورا نہیں کر سکیں گے۔

عظیم انقلاب برپا ہو رہا ہے جس کا آج سے دس سال پہلے مثلاً کوئی آدمی تصور بھی نہیں کر سکتا تھا وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا تھا خود میرے ذہن میں بھی نہیں آ سکتا تھا۔ ایک دفعہ میں نے بڑی چھلانگ لگائی تھی تو میں نے سوچا تھا کہ ایک سال میں ایک لاکھ احمدی ہو جائے تو کتنا مزہ آئے گا۔ مگر اللہ تعالیٰ بعض دفعہ بے اختیار بے سوچی سمجھی سکیم کے الفاظ مونہہ پہ ایسے جاری کر دیتا تھا کہ میں خود بھی حیران تھا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ لیکن یقین کے ساتھ خدا کی قسمیں کھا کھا کر میں جماعت کو بتا رہا تھا کہ میں بکثرت فوج در فوج لوگوں کو احمدیت میں داخل ہوتا دیکھ رہا ہوں۔ اس کثرت سے آئیں گے ہر طرف سے کہ آپ کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہے۔ ایسے ہی ایک خطاب کے موقع پر ایک ہندو پنڈت جو باہر سے آیا ہوا تھا اس نے ایک احمدی سے کہا کہ آج تو مجھے لگتا ہے میں نے کرشن دیکھ لیا ہے کیونکہ جس یقین کے ساتھ اس نے خدا کی باتیں کی ہیں وہ سچے انسان کے سوا کوئی کر نہیں سکتا۔

اور لوگ کہتے تھے یہ کیسے ہوگا۔ مانتے تو تھے، دل بھی چاہتا تھا مان جائیں مگر آثار نہیں تھے۔ اب دیکھو کیسا خدا نے موسم بدل دیا ہے، کایا پلٹ گئی ہے۔ وہ جماعتیں جن کے متعلق سالہا سال کی کوششیں بے کار گئیں ان میں زندگی کے آثار پیدا نہ ہو سکے۔ اب وہ جب خبریں بھیجتے ہیں تو میں حیران رہ جاتا ہوں کہ میں نے تو ان سے اتنی توقع نہیں رکھی تھی یہ اس سے آگے نکل گئے ہیں۔ پھر میں ان کو کہتا ہوں اچھا غلطی ہوگئی اب آپ کا ہم ٹارگٹ بڑھا رہے ہیں اور اس پہ وہ ناراض نہیں ہوتے۔ وہ کہتے ہیں اچھا دعا کریں ہم یہ ٹارگٹ بھی پورا کریں، اس سے بھی آگے نکلیں اور اللہ کے فضل سے یہ بھی ہو جاتا ہے۔ تو دن ایسے آ رہے ہیں یعنی پھل پک رہے ہیں اور خدا پکا رہا ہے، موسم لے آیا ہے۔ ہماری کوششوں کا کوئی دخل نہیں ہے، ہمیں کوششوں کی توفیق بھی خدا نے بخشی ہے۔ اس بات کا جتنا میں قائل ہوں کوئی مجھ سے بڑھ کر نہیں ہو سکتا کیونکہ میں تو جوانی کے آغاز سے ہی تبلیغ تبلیغ کی رٹ لگائے رکھتا تھا خدام الاحمدیہ میں بھی، وقف جدید میں بھی جہاں بھی میری پوسٹنگ ہوئی جہاں جاتا تھا تبلیغ کرو تبلیغ کرو، اٹھو اور دعوت دو۔ مجلسیں لگاتا تھا ہر جگہ سوال جواب کی گویا ایک جنون کی سی کیفیت اللہ تعالیٰ نے خود میرے دل میں ڈالی تھی۔ میری اس میں قطعاً کوئی خوبی نہیں تھی۔ میں سمجھتا ہوں اب میں سمجھتا ہوں کہ مجھے تیار کیا جا رہا تھا اور اب دیکھیں باوجود ان سب کوششوں کے کبھی بھی کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ ان معنوں میں کہ میں کوئی انقلاب ہوتا دیکھوں، واقعتاً لوگ تبلیغ شروع کر دیں۔ یہی مسجد لنڈن ہے یہاں کے امام صاحب کو میں چٹھیاں لکھتا تھا تو جواب آتا تھا کہ یہاں حالات اور ہیں آپ نہیں سمجھتے۔ جرمنی والوں کو کہتا تھا تو کہتے تھے یہاں تو نہیں کوئی سنتا۔ یہ دنیا ہی اور ہے آپ کس دنیا میں لبے ہوئے ہیں۔ امریکہ والے ہوں یا غیر، دوسرے ملکوں کے ہوں۔ اب وہاں حالات ایسے پلٹ گئے ہیں کہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اس یقین سے دن بدن میرا دل بھر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کہنے کی بھی توفیق بخشی ہے اور جب اثر ڈالنا تھا تو آسمان سے اثر اترا ہے۔ ورنہ میری زبان تو وہی تھی کوئی مزید اضافے تو مجھے مضمون نگاری کے معلوم نہیں ہو سکے۔ اسی طرح کہتا رہا مگر جب خدا نے فضل اتارا اور جب پھل پکنے کے وقت آئے ہیں تو اب سنبھالنے کی فکر ہو گئی ہے۔ اس لئے سنبھالنے کے تعلق میں میں آپ سے عرض کر رہا ہوں کہ یہ بھی ایک مہمان نوازی ہے اس کا بھی حق ادا کریں اور اس کے لئے آپ کو تیاری کرنی ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے صحابہ نے اپنے نفوس کو جھاڑو دے دے کے صاف کیا ہے۔ تو آپ بھی نفسوں میں جھاڑو دیں۔ اپنی ان کمزوریوں کو دور کریں جو آنے والوں کے اوپر بعض دفعہ بداثرات چھوڑ جاتی ہیں، ان کے جذبوں کو پھیکا دیا کرتی ہیں۔

پس اس موقع پر ہم سبھی مہمان نواز ہیں جو مہمان ہیں وہ بھی مہمان نواز ہیں اور جو میزبان ہیں وہ بھی مہمان نواز ہیں۔ کیونکہ بہت سے اجنبی ایسے بھی آئیں گے جن کا جماعت سے تعلق نہیں ہے اور ان کے لئے پہچاننا بھی ضروری نہیں، پوچھنا بھی ضروری نہیں۔ وہ سب آپ کے معزز مہمان ہیں۔ "قوم منکرون" بھی ہیں اور "ضیوف مکرمین" بھی ہیں۔ ایسے ضیوف ہیں جو مکرم ہیں یعنی ان کی عزت کی جاتی ہے۔ پس ہر ایک پر عزت کی نگاہ ڈالیں، ہر ایک سے محبت سے پیش آئیں۔ اور اس بڑھتے ہوئے تعلق کے نتیجے میں ایک اور تقاضا ہے جو طبعاً خود بخود پورا ہوگا۔ اور وہ یہ ہے کہ خدا کے فضلوں کے نتیجے میں حسد بھی بہت بڑھ رہا ہے۔ اتنا بڑھ رہا ہے کہ لگتا ہے لوگ اپنے غیظ و غضب کی آگ میں جل کے مر جائیں گے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اس مضمون کو یوں فرمایا گیا ہے "موتوا بغیظکم" یہی سلسلہ ہے تو مر جاؤ اپنے غیظ میں۔ لیکن یہ خدا کی طرف سے ہے ارشاد یعنی مومن کو یہ سمجھایا گیا ہے کہ تم نہیں مرو گے ان کے غیظ سے یہ مریں گے۔

لیکن احتیاطی تدابیر کے متعلق دعائیں سکھا دیں "و من شر حاسد اذا حسد"۔ تو اسے از خود جاری ہونے والی ایسی تقدیر نہ سمجھیں جس میں آپکو زبان ہلانے کی ضرورت نہیں ہے یا دعاؤں کے ذریعے مدد مانگنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب یہ دیکھیں کیسا عجیب مضمون ہے "شر حاسد اذا حسد" اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ بعض طبیعتیں حاسد ہوا کرتی ہیں اور ہر حاسد طبیعت ہر وقت حسد نہیں کر رہی ہوتی۔ بعض مواقع ایسے آتے ہیں کہ جب حاسد حسد کے لئے بھڑک اٹھتا ہے اور غیر حاسد حسد نہیں کیا کرتا۔ تو انسانوں کی بھی دو قسمیں ہیں ایک وہ ہیں جو حاسد ہیں اور ایک ہیں جو دوسروں کی خوشیوں سے خوش ہوتے ہیں یہی مومن ہیں۔ یہی وہ سچے خدا کے بندے ہیں جن کے لئے آسمان سے حقیقت میں دائمی برکتیں اتاری جائیں گی، مگر حاسد بھی ہیں۔ تو جیسا کہ میں نے بیان کیا پہلے اپنے نفس کو صاف کرنا چاہئے اس ضمن میں جہاں آپ لوگوں سے ملیں گے وہاں نظر بھی رکھیں کہیں کوئی حسد جماعت کو نقصان پہنچانے والا تو نہیں۔ ایک نگرانی کی آنکھ کے ساتھ بھی دیکھیں مگر ادب اور احترام کے ساتھ۔ شک کی نظر اور ہے اور احتیاط کی نظر اور ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم سے بڑھ کر احتیاط کی نظر کوئی نہیں رکھتا تھا اور آپؐ سے بڑھ کر شک کے خلاف کسی نے تعلیم نہیں دی۔ ایک عجیب حسین توازن ہے ان دو باتوں کے درمیان۔ تو آپ نے ناحق بدظنیاں تو نہیں کرنی مگر احتیاط کے وہ سارے تقاضے پورے کرنے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے ہمیں سکھائے اور قرآن کریم کی اس آیت نے ان کی طرف متوجہ کرکے ہمیں ہمیشہ دعا کرتے رہنے کی طرف ہدایت فرمائی۔ "من شر حاسد اذا حسد"۔ اور

FOR GERMANY
THE ASIAN CHOICE FOR TV
GET CONNECTED !!
MTA - ZEE TV - ASIA NET
RECEIVER. DECODER. DISH. SMART CARD ARE AVAILABLE.
JUST CALL
KHAN SATELLITE NTECHNIK
OFFICIAL ZEE TV AGENT
TEL. & FAX : 08257 / 1694

BUYING GROUP FOR GROCERS
AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
0181-478 6464 0181-553 3611

گھر صاف کرنے کا جہاں تک مضمون ہے، اپنے دل کو ٹٹولیں کہ آپ کہیں حاسد تو نہیں۔ ہم میں بھی حاسد مزاج کے لوگ ہیں۔ وہ جب بھی نظام پہ تنقید کرتے ہیں بھلائی کی خاطر نہیں، حسد کی وجہ سے کرتے ہیں۔ کوئی اور آگے بڑھ گیا تو ان کو آگ لگ جاتی ہے اور سمجھتے یہ ہیں کہ ہم نیک نصیحتیں کر رہے ہیں اور لکھتے ہیں کہ دیکھیں برا نہ منانا ہم تو سچی بات کریں گے۔ لیکن اللہ بہتر جانتا ہے اور وہ بھی اگر چاہیں تو پہچان سکتے ہیں اپنی ذات میں ڈوب کر اگر اس کی جڑ تلاش کریں کہ کہاں تھی تو "من شر حاسد اذا حسد" کا مضمون ان کو دکھائی دے گا وہ فطرتاً حاسد ہیں۔

اور ایسا حسد عورتوں میں بد قسمتی سے زیادہ ملتا ہے۔ اب ایم ٹی اے کے تعلق میں مجھے پتہ چلتا ہے بعض دفعہ کسی کی بچیاں زیادہ آگئیں تو اس پر بھی حسد شروع ہو گئے اور یہ نصیحتیں ہوتی ہیں کہ بعض لوگوں کو بار بار زیادہ نہیں دکھانا چاہئے اور اس سے لوگ بور ہوں گے۔ اب لوگوں کے نام لئے اور اپنے دل کی تکلیف کا اظہار کر دیا اور پردے کی بات کی تو اس وجہ سے نہیں کہ پردے کی محبت ہے۔ اس لئے کہ اگر کسی اور کی بچی سے بے احتیاطی ہو جائے تو یہ اب موقع ہے اس کو زخم پہنچانے کا۔ آپ نے اس کو موقع دے دیا دیکھیں ذرا ٹیلی ویژن پہ آئی تھی تو پردے کی احتیاط ہی کوئی نہیں تھی سب دنیا دیکھ رہی تھی۔ اب یہ باتیں اگر دل کے درد کے ساتھ مخفی طور پر مجھے پہنچائی جائیں تو میں اسے یہ نہیں کہوں گا کہ "حاسد اذا حسد"۔ لیکن اگر عورتوں میں بیٹھ کے عورتیں باتیں کریں تو اس کے سوا اس کا کوئی نام نہیں رکھا جاسکتا کہ "ومن شر حاسد اذا حسد"۔ تو جو خدمت کرنے والے ہیں وہاں بھی وہ حاسدین کی نگاہ میں آسکتے ہیں۔ بعض لوگ خدمت کے ایسے مقام پہ ہوتے ہیں زیادہ قرب ان کو ملتا ہے، زیادہ آگے آتے ہیں بعض دوسرے ان کے متعلق تکلیف محسوس کرتے ہیں اور حاسد کی آنکھ کئی طرح سے نقصان پہنچا دیا کرتی ہے۔ پس اللہ کی پناہ میں آنا ضروری ہے۔ جماعت کے حاسدوں سے بھی بچنے کی کوشش کریں اور محبت کے نتیجے میں جب آپ قرب کو حاصل کریں گے تو احتیاط کی نظر کو نہ بھولیں۔ محبت کی نظر بعض دفعہ غافل بھی کر دیا کرتی ہے مگر مومن غافل نہیں ہوا کرتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم سے زیادہ مومنوں سے اور کون محبت کیا کرتا تھا "بالمؤمنین رء وف رحیم" لیکن باریک سے باریک ان کی فطرت کے وہ خطرات جو ان کے اپنے نفس کے خلاف تھے ان سے آپ آگاہ فرماتے تھے۔ وہ جانتے بھی نہیں تھے لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ یہ بات یوں نہیں کرنی چاہئے تھی۔ یوں کرنی چاہئے تھی۔

پس یہ جلسہ بھی پہلے جلسوں کی طرح ہمارے لئے ایک عمومی عالمی تربیت کے پیغام بھی لایا ہے، مواقع بھی لایا ہے۔ دعائیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ ہمیں سب تقاضے پورے کرنے کی توفیق بخشے۔ سب مہمان ہم سے خوش جائیں ہم مہمانوں سے خوش رہیں۔ اور اب یہ جلسہ آیا تو گیا۔ اب اس کے جانے کا خوف دل کو لاحق ہوگیا ہے۔ میرا بھانجا ہی اس کو کہتے تھے اس کی بات مجھے ہمیشہ یاد آتی ہے بہت پیاری لگتی تھی۔ یہاں انگلستان ہی میں جب وہ بالکل چھوٹا تھا اس کی والدہ میری ہمشیرہ ہیں میر داؤد احمد صاحب مرحوم کی بیگم تو وہ ایک خاص کیفیت تھی وہ مجھے بھی بلالیا کرتی تھیں کہ دیکھ لو اس کو اب یہ انڈا شروع ہوتے ہی رونے لگ جاتا تھا۔ کیا اچھا نہیں لگا؟ کیا بات ہے؟ کہ نہیں کھپم ہو جائے گا یعنی ختم بھی نہیں کہہ سکتا تھا کھپم ہو جائے گا۔ تو اب تو وہی آنسو ہیں جو میری آنکھوں سے بھی بہنے لگے ہیں۔ جلسہ آیا تو ہے مگر ختم ہو جائے گا۔ اللہ خیر و عافیت سے ختم کرے، فضلوں کی بے شمار رحمتیں نازل فرمائے اور ان جلسوں میں ہمیشہ ہمیں پہلے سے بڑھ کر خدا کے فضلوں کی زیارت کی توفیق ملے اور اس کے احسانات کا شکر ادا کرنے کی توفیق ملے۔

جرمنی کے شہر نیورن برگ میں قابل اعتماد ٹریول ایجنسی

IHR REISE BURO
FREIHAUS-LIEFERUNG DERBILLIGE
FLUG TICKETS WELT WEIT

پی۔آئی۔اے لاہور نان سٹاپ ۱۵۹۹ مارک
پی۔آئی۔اے لاہور براستہ کراچی ۱۴۵۰ مارک
پی۔آئی۔اے صرف کراچی تک ۱۱۹۹ مارک
(یہ قیمتیں ۱۴ دسمبر ۹۶ء تک ہیں)
ٹرکش ایرلائن کراچی تک ۹۹۹ مارک
(ٹکٹ صرف ۳۵ دن کے لئے کارآمد ہے)

ٹرکش ایرلائن کراچی تک ۱۰۵۰ مارک
(یہ ٹکٹ ۴ ماہ کے لئے کارآمد ہے)
ایئر انڈیا دہلی کے لئے ۱۵۵۰ مارک
گلف ایئر دہلی کے لئے ۱۱۵۰ مارک
پی۔آئی۔اے نیویارک کے لئے ۶۱۵ مارک
ایئر فرانس مانٹریال کے لئے ۶۷۰ مارک

نوٹ، ٹرکش ایرلائن کے ذریعہ پاکستان جانے والے احباب کے لئے اطلاع ہے کہ اوپر دی گئی قیمتیں ۳۱ اکتوبر ۹۶ء تک کے لئے ہیں۔ یکم نومبر سے نئی قیمتیں ہوں گی۔ جس وقت بھی ٹرکش ایرلائن سے نئی قیمتیں وصول ہوئیں اور جو بھی کمی بیشی ہوئی اس کا اعلان اخبار الفضل انٹرنیشنل میں کر دیا جائے گا۔

دنیا بھر کے سستے کرایوں کے لئے مبشر ٹریولز سے رابطہ قائم کریں

FLUGE AB FRANKFURT NURNBERG MUNCHEN BERLIN HAMBURG
STUTTGART
ZZG. FLUGHAFEN STEUER U. SICHERHEITS GEB VON-8,-50,D.M.
SHAHZADA Q. MUBASHER
MUBASHER TRAVELS
90491 Nurnberg Witzleben Str 14
Tel: 0911-5978843 Fax: 0911-288357

مکتوب آسٹریلیا

(مرتبہ: چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل، آسٹریلیا)

آسٹریلیا کی ایک ریاست میں جذبہ رحم کے تحت زندگی کا خاتمہ (Euthanasia) قانونی طور پر جائز قرار دے دیا گیا

اگرچہ مغربی ممالک میں یوتھینیا کے حق میں (اور خلاف بھی) کئی بار آواز اٹھتی رہتی ہے لیکن وہ پہلا ملک جہاں قانونی طور پر لاعلاج مریض کو اپنی جان ختم کرنے کا اختیار حاصل ہو گیا ہے اور اس کام میں ہسپتال اور ڈاکٹر مریض کی اعانت کر سکتے ہیں وہ آسٹریلیا کے شمالی علاقہ کی ریاست (Northern Territory) ہے جس کا صدر مقام ڈارون ہے۔ یہاں قانون منظور ہوتے ہی ایک ڈاکٹر نے ایسی مشین ایجاد کر دی ہے جو لاعلاج مریض سے بعض سوال پوچھنے کے بعد مریض کو کہے گی کہ اچھا لو اگر پھر ضرور مرنا ہی چاہتے ہو تو یہ آخری بٹن دباؤ اور خود بخود تمہیں زہر کا ایسا ٹیکہ لگ جائے گا جو تمہاری زندگی کو آناً فاناً ختم کر دے گا۔ یہ قانون آسٹریلیا کی کسی اور ریاست میں ابھی تک نہیں بنا۔ اس لئے لاعلاج مریضوں کو ہزاروں میل کا سفر کر کے ڈارون پہنچنا پڑے گا۔ ابھی تک کسی نے اس قانون سے فائدہ نہیں اٹھایا لیکن ایک کینسر کی مریضہ کا بیان اخباروں اور ٹی وی میں آیا تھا کہ وہ عنقریب کچھ کام نپٹا کے اپنے بیٹے کے ساتھ ڈارون جائے گی اور عزت اور وقار کے ساتھ اس جہان سے گزر جائے گی۔ وہ نہیں چاہتی کہ وہ بے بسی اور دکھ کے ساتھ بستر پر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر جان دے۔ محترمہ ٹی وی پر بڑی چاق و چوبند نظر آتی تھیں اور بڑی جرات اور فخر سے بیان دے رہی تھیں جیسے اپنی جان کی وہ خود مالک ہوں اور اپنے جسم و جاں کے ساتھ کچھ بھی کرنے کی مختار و مجاز ہوں۔ کیا پتہ کہ وہ جوان کے جسم و جاں کا حقیقی مالک ہے وہ مرنے کے بعد اپنی مملوکہ اشیاء پر دست درازی کے قصور پر ان سے کیسا معاملہ کرے۔

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے
مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے

اسلام میں اپنے ہاتھوں جان لینی ممنوع قرار دی گئی ہے۔ جیسے فرمایا "ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ" (۲:۱۹۶) اور اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ مومن کا کام نہیں کہ خدا کی رحمت سے مایوس ہو جیسے فرمایا "اور اللہ کی رحمت سے نا امید مت ہو (اصل) بات یہی ہے کہ اللہ کی رحمت سے کافر لوگوں کے سوا کوئی (انسان) نا امید نہیں ہوتا" (۱۲:۸۸)۔ جہاں تک درد کا تعلق ہے اگرچہ اس کا بھی انسان نے علاج پیدا کیا ہوا ہے لیکن خدا کا رحم جو ہر چیز پر حاوی ہے یہاں بھی اس کی دستگیری کرتا ہے۔ درد کا حد سے گزرنا ہے دوا ہو جانا۔ فرمایا "اللہ کسی پر کوئی ذمہ داری نہیں ڈالتا سوائے اس کے کہ جو اس کی طاقت میں ہو" (۲:۲۸۷) اس لئے جب درد انسان کے بس میں نہیں رہتا تو خدا اس پر بے ہوشی وارد کر دیتا ہے جس سے درد کا احساس ختم ہو جاتا ہے۔ پھر دنیا کی تکلیفیں آخرت کی تکلیفوں کا کفارہ ہو جاتی ہیں۔ جیسے حدیث میں آتا ہے کہ مومن کا بخار بھی اس کے جہنم کا حصہ ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ مومن خدا ہی کی دی ہوئی توفیق سے اس کی قضا اور تقدیر پر راضی رہتا ہے اور گلہ شکوہ نہیں کرتا۔ وہ خدا سے راضی اور خدا اس سے راضی ہوتا ہے جیسے فرمایا "رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ" (۹۸:۹) "اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہو گئے"۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی ایک اہلیہ کی وفات پر یہ شعر کہے تھے۔

اے میری جاں ہم بندے ہیں اک آقا کے آزاد نہیں
اور سچے بندے مالک کے ہر حکم پہ قرباں جاتے ہیں
ہے حکم تمہیں گھر جانے کا اور ہم کو ابھی کچھ ٹھہرنے کا
تم ٹھنڈے ٹھنڈے گھر جاؤ ہم پیچھے پیچھے آتے ہیں

اس سے پتہ لگتا ہے کہ ایک دنیا دار اور مومن کی سوچ میں کتنا بنیادی فرق ہوتا ہے۔ وباللہ التوفیق۔

—○○—

لڑکوں کے نظام بول کی انفیکشن روکنے کے لئے ختنہ مفید ہے

آسٹریلیا کے ڈاکٹروں کی ایسوسی ایشن اب تک ختنہ کو غیر ضروری سمجھ کر اس کی مخالفت کرتی رہی ہے لیکن اب متعدد تحقیقات کے نتیجہ میں ختنہ کی افادیت کے قائل ہو رہے ہیں اور اس کی مخالفت کو ترک کر رہے ہیں۔ حال ہی میں ڈاکٹروں کی ایک کانفرنس میں یہ رپورٹ پیش کی گئی ہے کہ جن لڑکوں کے ختنے کئے ہوتے ہیں ان کے مقابلہ میں غیر مختون لڑکوں کے پیشاب کے نظام میں انفیکشن ہونے کا پانچ گنا زیادہ امکان ہوتا ہے۔ لہذا ایسے بچے جن کو انفیکشن کا خطرہ ہو ان کے ختنے ہونے چاہئیں۔ نظام بول کی انفیکشن سے کئی خطرناک پیچیدگیاں پیدا ہو سکتی ہیں جن سے گردوں کو بھی نقصان پہنچ سکتا ہے۔

رپورٹ کے مطابق آسٹریلیا کے ڈاکٹروں کی اپنی نوع کی یہ پہلی تحقیق ہے جس نے متعدد غیر ممالک کے ڈاکٹروں کی تحقیق کی تصدیق کر دی ہے۔

البتہ ایک ڈاکٹر جو گردوں کے سپیشلسٹ بھی ہیں انہوں نے کہا ہے کہ ختنوں سے اگرچہ ہر ہزار میں سے چار افراد نظام بول کی انفیکشن سے بچ جائیں گے لیکن ۱۰ تا ۴۰ افراد ختنہ کی اپنی پیچیدگیوں سے بھی دوچار ہو سکتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ختنے کسی ماہر سے ہی کروانے چاہئیں۔

—○○—

"جو صبر کرتا ہے اور بردباری کا نمونہ دکھاتا ہے اس کو ایک نور دیا جاتا ہے جس سے اس کی عقل و فکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر نور سے نور پیدا ہوتا ہے"
(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ہومیو پیتھی کلاس نمبر (۸۷)

سسٹس، اوپیم اور پلمبم کے مختلف خواص کا تذکرہ

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں ۱۳ جون ۱۹۹۵ء کو سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیان فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سسٹس
(CISTUS)

لندن: (۱۳ جون ۱۹۹۵ء) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں آج ہومیو پیتھی کی کلاس میں گذشتہ روز کی کلاس میں پڑھائی جانے والی دوا سسٹس کو پڑھانا جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ناخن کی جو گہری امراض ہیں، ناخنوں کا موٹا ہو جانا، شکل بدل جانا، ان میں سسٹس بھی بہت اہم ہے۔ سورائیسم میں تو ناخن پچک کے بالکل Flat سے ہو جاتے ہیں۔ اور پتلے ہو جاتے ہیں لیکن بےوضع کہیں سے بگڑے ہوئے، کہیں سے موٹے، یہ انٹی مونیم کروڈ کی شکل بتاتے ہیں اور اگر باریک اور پتلے بھی ہوں اور زیادہ لکیریں بھی پڑی ہوں تو زیادہ تر نیٹرم میور سے یہ علامت ملتی ہے۔

سسٹس میں ناخنوں کی تقریباً ہر قسم کی بدوضعگی پائی جاتی ہے اور ٹیومر اگر پائے جائیں اور انتڑیوں وغیرہ میں تکلیف ہو تو پھر سسٹس کا خیال کرنا چاہئے۔

اوپیم
(OPIUM)

اوپیم میں دوہری علامتیں پائی جاتی ہیں مثلاً اوپیم کا مریض بےحس ہو جاتا ہے لیکن سخت زود حسی بھی اس میں پائی جاتی ہے۔ اس لئے اوپیم کے متعلق جو ایلوپیتھک سٹڈی ہے اس میں بھی اس کو پرائمری اور سیکنڈری اثرات میں منقسم کیا ہوا ہے۔ اور مریضوں میں دونوں ملتے ہیں پرائمری بھی اور سیکنڈری بھی۔

افیم کا مریض خشک ہو جاتا ہے۔ جلد بھی خشک اور انتڑیاں بھی۔ ساری چیزیں خشک ہو جاتی ہیں اور سستی کا حال یہ ہے کہ مونہہ تک ہلانا مشکل ہے۔

اور افیم کی جو سیکنڈری حالت ہے وہ یہ ہے کہ مریض سخت زود حس ہوتا ہے۔ اس لئے بہت زیادہ تکلیف محسوس کرنے لگ جاتا ہے۔ یہ جو متضاد چیزیں اکٹھی ہو جاتی ہیں۔ یہ آپ کو پیش نظر رکھنی چاہئیں۔ جب یہ خشک کرتا ہے تو خون کو بھی گاڑھا کر دیتا ہے اور Cloting کا رجحان پیدا ہو جاتا ہے۔ زیادہ تر دماغ کی Cloting کا اوپیم سے تعلق ہے۔ اور یہ جو اچانک بیماریاں ہوتی ہیں رگ پھٹ جائے اور پھر آدمی بےہوش ہو جائے۔ آنکھ کی ایک پتلی چھوٹی اور ایک بڑی ہو جائے، اوپیم سے اس کا بڑا گہرا تعلق ہے۔ اس لئے ایسے مریضوں کو اگر آپ وقت کے اوپر آرنیکا کے ساتھ اوپیم دے دیں اونچی طاقت میں تو بعض دفعہ ایسے حیرت انگیز نتائج ظاہر ہوتے ہیں جو عام طور پر نظر نہیں آتے۔

متضاد علامات اس میں ہر جگہ پائی جاتی ہیں۔ اوپیم کا مریض عموماً دھت رہتا ہے۔ سویا رہتا ہے لیکن بعض دفعہ مکمل طور پر نیند اڑ جاتی ہے۔

اس میں بڑی شدید قبض ہوتی ہے اور ساری انتڑیاں خشک ہوتی ہیں لیکن اس کے باوجود اس میں بعض دفعہ پیچش بھی ہے۔

اس میں ایک پہچان کا طریقہ یہ ہے جو میں نے غور کرکے نکالا ہے کہ اس کی متضاد کیفیت اور پرائمری کیفیت اکٹھی نہیں ہوتیں۔ اگر دوسری علامتیں ہیں تو پھر اس کا سارا چیک نظر آئے گا۔ اس لئے کنفیوژن نہیں ہوتا۔

اوپیم کا مریض بزدل بھی بڑا سخت ہوتا ہے اور اس کو بھوت جن ہر قسم کے عجیب و غریب اور ڈراونے خیالات آتے ہیں۔ اندھیرے سے بڑا سخت ڈرتا ہے۔

اوپیم کی سر درد، سر کے پچھلے حصے، گدی میں زیادہ تر زور دکھاتی ہے۔ ایسی درد ہے جو سر اٹھایا ہی نہیں جاتا۔ درد کا فقدان یا احساس کا فقدان بھی اس میں پایا جاتا ہے۔

وہ مریض جس کے دفاعی احساسات سو گئے ہوں یا عادی ہو گئے ہوں کسی دوا کے۔ ان کو سلفر کے علاوہ اوپیم سے بھی دوبارہ جگایا جاسکتا ہے اور ویسے بھی سلفر کا مریض بھی سست ہوتا ہے اور فلسفیانہ دماغ ہوتا ہے۔ اوپیم کا مریض بھی بہت فلسفی ہوتا ہے۔

ایسے زخم جو درد کے بغیر ہوں اور Heal نہ کر رہے ہوں۔ ان کے مندمل نہ ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اعصاب جو پیغام بھیجتے ہیں ان کے نتیجے میں پھر رد عمل کی مشین حرکت میں آتی ہے۔ جہاں درد محسوس ہی نہ ہو رہی ہو وہاں وہ پیغام ہی نہیں پہنچتا۔ اوپیم اس زخم کے احساس کو پیدا کرے گی اور Healing Process شروع ہو جائے گا۔

اس میں Oesophagus میں بھی فالجی کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں اور نگلنے کے ذریعے جو اردگرد والوز ہیں وہ کھانے کی نالی میں کھانے یا پانی کو بھیجتے ہیں۔ اس کی بجائے وہ کمزور پڑ جاتے ہیں اور بعض دفعہ ناک کی طرف چلا جاتا ہے بعض دفعہ سانس کی نالی میں چلا جاتا ہے۔ یہ بھی اوپیم کے دائرے میں آتا ہے۔

جسم میں خشکی پیدا کرتا ہے لیکن جب بخار ہو تو پسینہ بہت ہوتا ہے اور یہ بخار کا پسینہ آرام نہیں دیتا۔ یہ خاص علامت ہے اوپیم کی۔

اوپیم کے مریض کو کھانے کا بہت شوق ہے۔ اس کی خواہش نہیں مٹتی۔ پیٹ بھرا ہوا اس کے باوجود کمزوری کا احساس جاری ہے کہ مجھے کچھ کھانا چاہئے لیکن ایسے مریض Burn بھی زیادہ کرتے ہیں۔ میں نے اس کے Typical مریض کو موٹا نہیں دیکھا بلکہ اکثر سوکھے ہوئے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوپیم انرجی کو کھا جاتی ہے۔

بعض دفعہ متلی بڑی سخت ہوتی ہے۔ اوپیم کی جو متلی Typical ہے وہ یہ ہے کہ مسلسل متلی ہے لیکن بھوک بھی ہوتی ہے۔ مریض کھانا کھا لیتا ہے لیکن سب کچھ الٹ دے گا۔ اور اگر کچھ اور علامتیں اس کی ملتی جلتی موجود ہوں تو حمل کے دوران جہاں دوسری دوائیں کام نہ کریں وہاں اوپیم کام آ جاتی ہے۔ ڈاکٹر کینٹ کہتا ہے کہ کیموملا بھی اس خصوصی علامت میں اوپیم کی برابر کی شریک ہے۔ کیموملا میں بھی حیرت انگیز طاقت ہے اس قسم کی متلی کو روکنے کی جو مسلسل ہوتی چلی جائے۔

صرف متلی ہو اور اس کے ساتھ الٹی نہ ہو اس کے لئے ایپی کاک چوٹی کی دوا ہے۔ یا پھر آرسنک استعمال کریں۔ آرسنک میں بھی یہ بات ہے۔ اور بھی ہو سکتی ہیں۔ اینٹی مونیم کروڈ بھی کھا کر دیکھنی چاہئے نکس وامیکا بھی مفید ہو سکتی ہے۔ ایپی کاک کے ساتھ اینٹی مونیم کروڈ ملائیں تو زیادہ مؤثر ہو سکتی ہے۔

Convulsions ہاتھ پاؤں کا مڑنا یا عضلات کا تشنج کسی قسم کی تشنجی کیفیات ہوں۔ اس میں اگر اوپیم کی علامات ملتی ہوں بعض دوسری تائیدی علامات موجود ہوں تو اوپیم بہت مؤثر دوا ہے اور Meningitis میں خاص طور پر بہت مفید ہے۔ اگر Meningitis میں بروقت استعمال کرائی جائے تو بچہ بہت سی مصیبتوں سے بچ سکتا ہے۔

ایک اور چیز اس کی یہ ہے کہ اگر خوف کے نتیجے میں یہ Convulsions کا سلسلہ شروع ہو جائے۔ بعض دفعہ بچیاں ڈر جاتی ہیں اور اس کے نتیجے میں Convulsions میں چلی جاتی ہیں ہسٹیریا ہو جاتا ہے۔ اگر وہ مستقل عادت بن جائے تو بعض دفعہ اس سے Epilepsy بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر یقین ہو کہ آغاز خوف سے ہوا تھا تو اوپیم سے بہتر کوئی دوا نہیں۔ اوپیم پھر اونچی طاقت میں دینی چاہئے۔ بعض دفعہ ایک ہزار کی ایک خوراک لمبے عرصے تک مریضوں کو خطرات سے بچائے رکھتی ہے۔

اچانک خوشی سے جو تکلیفیں ہو جاتی ہیں اس میں کافیا بھی بہت مفید ہے۔ یہ جو خوشی کی مرگ ہے اس میں اوپیم اور کافیا دونوں کو یاد رکھنا چاہئے۔

پلمبم کا انٹی ڈوٹ یہ اوپیم ہے۔ لیکن زیادہ گہری اور لمبی علامات جسم میں اتر چکی ہوں تو ان میں نہیں۔ فوری ہنگامی تکلیفوں میں اوپیم کام آ جاتا ہے۔

پلمبم
(PLUMBUM)

پلمبم میٹیلیکم۔ پلمبم لیڈ (Lead) کو کہتے ہیں۔ زہروں میں سے جتنے بھی میٹیلک زہر ہیں ان میں پلمبم ایسا زہر ہے۔ جس کو زیادہ کھائے بغیر بھی وہ اپنا اثر دکھا دیتا ہے اور پینٹ میں بعض دفعہ جو خشک ہو چکا ہو اس کے بدن میں جو Sensitive ہے پلمبم سے، اس کی سانس میں ذرا اندازہ لگائیں کتنا آیا ہوگا۔ وہاں سے اڑ اڑ کے۔ شاذ کے طور پر Atomic جو اس کی پولیوشن ہوئی ہے، وزن میں آ ہی نہیں سکتی۔ اور پلمبم کا مریض فوراً اثر دکھاتا ہے اور شدید پیٹ درد شروع ہو جاتی ہے اور بھی کئی اثرات اس کے ظاہر ہو سکتے ہیں۔ آرسنک بھی اس میں کام آ سکتی ہے۔

انسانی جگر کا کام مشین کیا کرے گی

گزشتہ کئی دہاکوں سے گردوں کے فیل ہونے کی صورت میں انسانی جسم کا خون ڈیالسز (Dialysis) مشین کے ذریعہ صاف کرکے لوگوں کی جانیں بچائی جاتی تھیں۔ اب یونیورسٹی آف Purdue نے ایک ایسی مشین بھی ایجاد کر لی ہے جو جگر کے فیل ہو جانے کی صورت میں جگر کا کام کرے گی۔ اس کا نام Liver Dialysis Mechine ہے اور امریکہ کی اسٹیٹ انڈیانا کے شہر West Lafayetta کی ایک کمپنی Hemocleans نے عام فروخت کے لئے مارکیٹ میں مہیا کر دی ہے۔

(ماخوذ از ڈیلی ڈین نیوز، ۲۱ مئی ۱۹۹۶ء)

سرخ مرچ سے تیار شدہ مرہم کے ذریعہ سرجری کے بعد قائم رہنے والی درد کا علاج

ڈاکٹروں نے حال ہی میں شدید درد کا علاج کرنے کے لئے ایک ایسی مرہم ایجاد کی ہے جو متاثرہ حصوں پر اگر لگائی جائے تو درد کی شدت کا احساس جاتا رہتا ہے اور مریض آرام محسوس کرتا ہے۔ یہ مرہم سرخ مرچ سے تیار کی گئی ہے اور اس کا نام Capsai Cin رکھا گیا ہے۔ کینسر یا دیگر بڑے آپریشنوں کے بعد بعض اوقات مریض کو کئی سال تک شدید درد رہتا ہے اور عام مروجہ دوائیوں سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اس کا متبادل بہتر حل اس مرہم کی صورت میں تلاش کر لیا گیا ہے۔ تاہم اس کے استعمال سے جسم پر سرخی کا نشان، جلن اور کھانسی کی شکایت ہو سکتی ہے۔

(ماخوذ از ڈیلی ڈین نیوز، ۲۱ مئی ۹۶ء)

[مرسلہ: مرزا محمود احمد، امریکہ]

"تم اپنے پاک نمونہ اور عمدہ چال چلن سے ثابت کر کے دکھاؤ کہ تم نے اچھی راہ اختیار کی ہے"۔

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

الفضل انٹرنیشنل کے خود بھی خریدار بنئے اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کے نام بھی لگوایئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔

(مینیجر)

اشتہار جیسے بھی ہوں، سستے داموں اور عمدہ چھپائی کے لئے ہم سے رابطہ کریں

جرمنی بھر میں اشتہار آپ تک پہنچانے کا مفت انتظام موجود ہے۔

MUBARIK ARIF Tel & Fax 06897-843657

عکس نما

(پروفیسر محمد ارشد چوہدری)

(دوسری قسط)

(1625) Hugo

ہیوگو (Hugo) کی بین الاقوامی قانون پر کتاب On the Law of War and Peace تین حصوں پر منقسم ہے۔ پہلا حصہ جنگ کی ضرورت کے بیان پر مشتمل ہے۔ دوسرا حصہ جنگ کے جائز اور ناجائز ہونے کے بیان پر مشتمل ہے اور تیسرا حصہ جنگی قوانین پر مشتمل ہے۔

اس بین الاقوامی نظریہ قانون کے مطابق مجرم ریاست کے ساتھ وہی سلوک ہونا چاہئے جو ایک مجرم فرد کے ساتھ ہوتا ہے۔ مجرم قوم کی سزا دہی میں تمام اقوام عالم کا شامل ہونا ضروری ہے بالکل اسی طرح جس طرح امریکہ نے عراق کو سزا دینے کے لئے ساری دنیا کو اپنے ساتھ ملانا ضروری سمجھا۔

لیکن کسی قوم کو کس قانون کی بناء پر مجرم قرار دیا جائے گا اس کے متعلق ہیوگو خاموش ہے۔ سوائے اس اصول کے کہ ریاست اسی طرح مجرم قرار پائے گی جس طرح ایک فرد کو مجرم قرار دیا جاتا ہے۔ حالانکہ بین الاقوامی جرائم کی نوعیت کا عمومی طور پر قومی جرائم سے مختلف ہونا ضروری ہے کیونکہ قومی قوانین کی بنیاد کسی قوم کے مخصوص عقائد، نظریات، کلچر اور تہذیب پر ہوتی ہے۔

(1748) Montesquie-

کی

Spirit of the Law

Montesquieu کے نزدیک حکومت کی تین قسمیں ہیں، جمہوریت، ری پبلکن اور Despotic قانون۔ ان تینوں اقسام میں سے روشن دماغ بادشاہت بہترین طرز حکومت ہے۔ لیکن طاقت کے غلط استعمال کو روکنے کے لئے تین علیحدہ علیحدہ طاقتوں کا ہونا ضروری ہے۔ مقننہ، انتظامیہ اور عدالت اور یہ تینوں طاقتیں ایک ہی شخص یا ایک ہی گروہ کے پاس نہیں ہونی چاہئیں۔ تاکہ طاقت کے غلط استعمال کو روکا جاسکے۔ دنیا کی اکثر حکومتیں Montesquieu کے اس نظریہ پر قائم ہیں لیکن طاقت کا غلط استعمال کم و بیش ہر ملک میں جاری ہے۔

اپنے علم کا فیض دوسروں تک بھی پہنچایئے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں مختلف علوم کے سینکڑوں ماہرین جماعت احمدیہ میں پائے جاتے ہیں۔ اگر وہ اپنے مخصوص علم کے حوالے سے ہی الفضل کے لئے ٹھوس، مفید، علمی اور تحقیقی مضامین لکھ کر بھجوائیں تو اس سے اخبار کی افادیت میں اضافہ ہوگا۔

(مدیر)

(1755) Jhonson

کی

A Dictionary of the English Language

انگریزی زبان کو افراتفری سے بچانے کے لئے اور اس کے تلفظ اور بناوٹ کو محفوظ کرنے کے لئے یہ کتاب لکھی گئی۔ ۱۷۵۵ء کے بعد کی لکھی گئی لغات نے اس سے فائدہ اٹھایا لیکن جانسن خود اقراری ہے کہ اس نے ڈکشنری بنانے کے لئے وہ ضروری سفر اختیار نہیں کئے جو اسے کرنے چاہئے تھے۔ چنانچہ اس نے اکثر ٹیکنیکل الفاظ کو ڈکشنری سے حذف کرنا ہی مناسب سمجھا۔

(1762) Rousseau

کا

Social Contracy

Rousseau کے خیال میں Elected Aristocrate بہترین طرز حکومت ہے۔ فرانسیسی انقلاب روسیو کی اسی سوشل کنٹریکٹ کا مرہون منت تھا۔ اور امریکی اعلان آزادی بھی کم و بیش روسیو کے خیالات ہی کا عکس تھا۔

(1764) Voltair

کی

Philosophical Dictionary

Voltair کے خیال میں مذہب ہی دنیا کی تمام بیوقوفیوں اور مصائب کی جڑ تھا۔ اس لئے حکومت اور مذہب کا بالکل الگ الگ رہنا ضروری تھا۔ مذہب ہی انسان کا سب سے بڑا دشمن تھا۔ والٹیر کا فرانسیسی انقلاب پر اتنا گہرا اثر تھا کہ اس کی وفات کے تیرہ سال بعد اس کی قبر کھود کر اس کی ہڈیاں نکالی گئیں اور انہیں پوری شان و شوکت کے ساتھ دوبارہ دفن کیا گیا۔

(1764) Beccaria

کی

Of Crime & Punishment

اٹھارھویں صدی کے یورپ میں انصاف کا کوئی تصور موجود نہیں تھا۔ برطانیہ میں ۱۶۰ جرائم کی سزا موت تھی اور فرانس میں قیدی کے ہاتھ کاٹنے، زبان کاٹ کر باہر نکال دینے اور زندہ جلانے کا دستور تھا۔ بغیر قانون کسی بھی شخص کو گرفتار کیا جاسکتا تھا۔ اور اس میں جوان، بوڑھے، مرد، عورت، بے قصور، مجرم، قاتل اور دیوانے کی کوئی تمیز نہ تھی۔

یہ کتاب انہی حالات کی پیداوار تھی اسی لئے Beccaria کے خیال میں سزا کا سخت ہونا جرائم میں اضافے کا سبب بنتا ہے۔ جبکہ سزا کا فوری اور یقینی ہونا جرائم کو روکتا ہے۔ اس کے خیال میں سزائے موت دینا بھی قتل عمد ہی ہے۔

جرائم میں کمی کا موثر ترین ذریعہ تعلیم ہے۔ اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے کیا جاسکتا ہے کہ اس کا ترجمہ دنیا کی اکثر معروف زبانوں میں ہو چکا ہے۔ اور اس کا اثر اکثر ممالک کے قوانین میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

(1776) Adam Smith

کی

The wealth of Nations

آدم سمتھ موجودہ سرمایہ داری نظام کا بانی متصور ہوتا ہے۔ سمتھ کے خیال میں ہر انسان ہر کام اپنے ذاتی مفاد کی خاطر ہی کرتا ہے۔ لیکن اس کی اس مفاد پرستی کا فائدہ سوسائٹی کو منتقل ہو جاتا ہے۔ لہذا حکومتوں کو اس کام میں کم سے کم دخل اندازی کرنی چاہئے۔

اٹھارھویں صدی کے برطانیہ، یورپ اور امریکہ میں حکومتوں کی صنعت و تجارت میں دخل اندازی مکمل صورت میں قائم تھی۔ مزدوروں کو یونین بنانے کی اجازت نہیں تھی۔ کام کے اوقات لمبے اور معاوضہ بہت کم رکھا جاتا تھا۔ تاکہ حکومتیں ایک دوسری کا تجارتی مقابلہ کر سکیں۔ بین الاقوامی صنعت و تجارت کی موجودہ صورت حال آدم سمتھ ہی کے نظریات کے اثر کے تحت وجود میں آئی ہے۔

(1789) Bentham

کی

Principles of Morals & Legislation

قدرت نے انسان کو دو طاقتوں کا غلام بنایا ہے۔ خوشی کی طاقت اور تکلیف کی طاقت (Pain & Pleasure) انسان کے تمام امور انہی دو طاقتوں کے زیر اثر انجام پذیر ہوتے ہیں۔ اس طرح پر انسان ایک طرف اپنے ضمیر کا غلام ہے اور دوسری طرف سلسلہ اسباب و علل کا۔

انسان ہر کام خوشی کے حصول کے لئے کرتا ہے یا پھر تکلیف سے بچنے کے لئے۔ لہذا صحیح کام وہ کام ہے جو خوشی میں اضافہ کرے اور غلط کام وہ کام ہے جو خوشی میں کمی کرے۔ گویا کہ اگر جھوٹ بولنے سے خوشی میں اضافہ ہوتا ہے تو جھوٹ اچھا عمل ہے اور اگر جھوٹ بولنے سے خوشی میں کمی واقع ہوتی ہے تو جھوٹ برا کام ہے۔

(1795) Kant

کی

Eternal Peace

یہ وہ زمانہ تھا جبکہ امریکہ ابھی آزاد ہوا ہی تھا اور فرانسیسی انقلاب کا دھواں ابھی ختم نہیں ہوا تھا۔ کانٹ نے لیگ آف نیشنز کا خیال پیش کیا۔ دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل شرائط پر عمل ضروری تھا۔

(۱) کوئی ایسا معاہدہ امن نہ کیا جائے جو مزید جنگوں کا پیش خیمہ ثابت ہو۔
(۲) کوئی ملک کسی دوسرے ملک پر قبضہ نہ کرے۔ نہ وراثت کے ذریعہ سے نہ Exchange کے ذریعہ سے، نہ تحفے اور سودے کے طور پر۔
(۳) مستقل تنخواہ دار فوجیں نہ رکھی جائیں۔
(۴) جنگی قرضے نہ لئے دئے جائیں۔
(۵) کوئی ملک کسی دوسرے کے دستور اور حکومت میں مداخلت نہ کرے۔
(۶) کوئی ملک جنگ میں ایسے کام نہ کرے جن سے آئندہ جنگوں کی بنیاد پڑے۔

(1798) Malthus

کا

An Essay on the Principle of Population

مالتھس بھی ان مغربی مفکرین میں سے ہے جنہوں نے مغربی ذہن کی بناوٹ میں بنیادی کردار ادا کیا۔

مالتھس کے خیال میں انسانی مسائل جلدی شادی کرنے اور زیادہ بچے پیدا کرنے سے معرض وجود میں آتے ہیں۔ حکومتوں کو چاہئے کہ وہ مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھیں:۔

(۱) جو لوگ غریب ہیں وہ شادی نہ کریں۔
(۲) حکومت ایسے لوگوں کی مدد نہ کرے۔
(۳) بڑے شہر نہ بننے دیں۔
(۴) ملکوں کی آبادی خوراک کی پیداوار کے مطابق ہونی چاہئے۔

مالتھس کے ان نظریات کو آج بھی درست خیال کیا جاتا ہے۔

(1808) Fichte

کے

Addresses to the German Nation

Fichte کا جرمن قوم کو یہ پیغام تھا کہ جرمن نسل دنیا کی بہترین نسل ہے اور یہ کہ جرمن دنیا پر حکومت کرنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ جرمن قوم کا فرض تھا کہ وہ ساری دنیا پر قبضہ کرے۔

جرمن قوم کی اس برتری کی وجہ جرمن زبان تھی جو باقی زبانوں سے زیادہ پاک اور طاقت ور تھی اور اس کی جڑیں Nature میں تھیں۔ بیسویں صدی کی دونوں عالمگیر جنگیں Fichte کی اسی تبلیغ کے نتیجے میں وقوع پذیر ہوئیں۔

(1814) Owen)

کا

The New View

انیسویں صدی کے اس مفکر کے خیال میں انسان کا اپنے اعمال اور کردار پر اختیار نہیں ہے۔ یہ چیزیں اسے وراثت میں ملتی ہیں۔

(1821) Hegel کی

The Philosophy of Right

ہیگل کے خیال میں حکومت کو اختیار حاصل ہے کہ وہ فرد کی جان، مال، عزت کو اپنے مقاصد کے لئے قربان کر دے۔ افراد پر ہر قسم کی پابندیاں ہی ان کی اصل آزادی ہے۔ جمہوریت ایک بے معنی اور فضول چیز ہے۔ جنگیں اخلاقی ضروریات میں سے ہیں۔ جنگیں ہی انسان کی ترقی کی ضامن ہیں۔ جس طرح سمندر کی لہریں سمندر کی صفائی کی ضامن ہیں۔

بین الاقوامی روح صرف جرمن قوم میں ہے اور اسی کا حق ہے کہ وہ گھٹیا قوموں پر حکومت کرے۔ ہٹلر اور کارل مارکس ہیگل کے فلسفیانہ بچے تھے۔ ہیگل کی تقلید میں لینن کے خیال میں دنیا کی دو تہائی آبادی کی قربانی بھی کیمونزم کے قیام کے لئے معمولی قربانی ہے۔

Attanayake & Co.
Solicitors
Consult us for your legal requirements such as: Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Domestic Violence, Wills & Probate, Criminal Litigation.
Contact:
ANAS AHMAD KHAN
204 Merton Road London SW18 5SW
Phone: 0181-333-0921 &
0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

(1830—42) Comet
کی
Course of Positive Philpsophy

کومٹے جسے یورپ میں سوشیالوجی کا باپ کہا جاتا ہے کے خیال میں انسان جب جاہل تھا، وہ مذہبی انسان تھا۔ جب اس نے مزید ترقی کی تو وہ مابعد طبیعاتی انسان بنا۔ اور اب وہ مثبت انسان بننے کے مراحل طے کر رہا ہے۔

(1841) Carlyle
کی
On Heroes, Hero worship. & Heroic

کارلائل کے خیال میں انسانی تاریخ صرف چند ہیروز کی تاریخ ہے۔ اس کے گیارہ ہیروز یہ ہیں:

(۱) خدائی ہیرو Odin

(۲) ہیرو نبی ـــ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

(۳) ہیرو شاعر ـــ ڈانٹے اور شیکسپیئر۔

(۴) ہیرو مبلغ ـــ لوتھر اور Knox

(۵) قلمی ہیروز ـــ جانسن، روسیو، برنز۔

(۶) ہیرو بادشاہ ـــ کرامویل اور نپولین۔

Carl Marx اور
(1848) Engels کا
The Cammunist Manifesto

مارکس اور اینجلز کیمونزم کے بانی ہیں۔ ان کے خیال میں انسانی تاریخ ظالم اور مظلوم کی تاریخ ہے۔ مالک اور غلام کی تاریخ ہے۔ ان کے پروگرام میں مندرجہ ذیل امور شامل تھے۔

(۱) زمین کی ملکیت کا خاتمہ۔

(۲) بھاری ٹیکس۔

(۳) وراثتی حقوق کا خاتمہ۔

(۴) تمام تارکین وطن اور باغیوں کی جائیدادوں کی ضبطی۔

(۵) تمام بنکوں اور ذرائع رسل و رسائل کا قومیانہ۔

(۶) تمام ذرائع پیدائش پر حکومت کا کنٹرول۔

(۷) ہر شہری کو جبری طور پر کام پر لگانا۔

(۸) صنعتی فوجیں بنانا۔

(۹) عام لازمی تعلیم۔

(۱۰) مذہب کا خاتمہ۔

مارکس اور اینجلز کی غلطیوں سے قطع نظر ان کی فلاسفی نے ۷۰ سال تک آدھی دنیا کو اپنے زیر اثر رکھا۔ اور چین میں اب بھی کم و بیش یہی فلاسفی ایک ارب انسانوں کو اپنے شکنجے میں جکڑے ہوئے ہے۔

(1859) Darwin
کی
The Origin of Species

ڈارون کی تحقیق و فکر کا مرکزی نقطہ یہ ہے کہ انسان اور دیگر جاندار ایک لامتناہی جنگ۔ (Struggle for Survival) کے نتیجے کے طور پر ظہور میں آئے ہیں۔ بقائے اقویٰ Survival of the Fittest کا قانون ایک عالمگیر قانون ہے اور انسان بھی اسی قانون کے تحت ترقی کر کے بنا ہے۔ انسان کے قریب ترین آباؤاجداد بندر اور لنگور ہیں۔ وہی ترقی کر کے انسان بنے ہیں۔

ڈارون کا نظریہ آج بھی درست تسلیم کیا جاتا ہے۔

(1859) Stuart Mill
On Liberty

Mill کے خیال میں انسان کو ہر آزادی اس وقت تک حاصل ہونی چاہئے جب تک کہ وہ کسی دوسرے شخص کی آزادی میں مخل نہ ہو۔ جمہوریت آزادی کی کوئی ضمانت نہیں ہے۔ اس کے خیال میں سچ، جھوٹ پر اکثر غالب نہیں آتا۔ بلکہ جھوٹ ہی اکثر سچ پر غالب رہتا ہے۔

(1884) Spencer
The Man Verses the State

سپنسر کے خیال کے مطابق حکومت کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ صنعت و تجارت پر پابندیاں لگانا بھی حکومت کا کام نہیں ہے۔ غریبوں کی مدد کرنا اور تعلیم بھی حکومت کے کام نہیں ہیں۔ حکومتوں کا کام صرف انصاف مہیا کرنا اور معاہدات پر عمل کروانا وغیرہ ہے۔ فلاحی ریاست اس کے نزدیک ایک غیر عقلی کام ہے۔ اس کا سارا زور انسان کی انفرادیت پر ہے۔

(1886) Nietzche
Beyond Good & Evil

Nietzche کے نزدیک جمہوریت، ہمدردی، محبت، ہمسائیگی غیر انسانی اعمال ہیں۔ اور طاقتور کا کمزور کو دبانا اور اس پر حکومت کرنا اس کا حق ہے۔ نیکی اور بدی کا تصور ہی غلط ہے۔ گناہ، یہودیوں کی ایجاد ہے۔ Nordic Race یا جرمن نسل دنیا کی حکمران نسل ہے۔ وغیرہ۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ مسولینی اور ہٹلر انہی عقائد کے پیروکار تھے۔ دونوں عالمگیر جنگوں کی بنیاد Nietzche ہی نے رکھی۔

(1899) Dewey
School & Society

ڈیوی کے امریکہ اور یورپ میں جو نظام تعلیم رائج تھا وہ کم و بیش وہی تھا جو اس وقت دنیا کے کم ترقی یافتہ ممالک میں رائج ہے۔ اس نظام میں بچے کی طرف توجہ نہیں بلکہ علم ٹھونسنے پر زور ہے۔ گویا کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ بچہ کیا پڑھتا ہے۔ صرف یہ ضروری ہے کہ بچہ اسے پسند نہ کر پائے۔

ڈیوی کے سکول میں بچے کو اپنی تعلیم میں Involve کرنا ضروری ہے۔ تعلیم کا بچے کے ماحول سے اور تجربے سے تعلق ہونا ضروری ہے۔ سکول اور سوسائٹی کا آپس میں گہرا تعلق ہونا چاہئے۔ بچے کے فطری تجسس کو ابھارنا تعلیم کا اولین مقصد ہے۔

(1918) LENIN
The State & Revolution

لینن کے نظریات مارکس اور اینجلز کے نظریات کی توثیق ہے کہ ریاست درحقیقت عوام الناس کے استحصال کے لئے قائم کی جاتی ہے۔ لہذا ریاست کی ضرورت نہیں لیکن نظام کی تبدیلی کی خاطر ریاست کو عارضی طور پر برداشت کرنا پڑے گا۔ کیونکہ ریاست کے قیام کے بغیر سرمایہ دارانہ نظام کا خاتمہ ناممکن ہے۔

لیکن گزشتہ ۷۰ سالہ کیمونسٹ تجربہ ان نظریات کے بالکل برعکس ہے۔ روس کو سرمایہ دار ممالک سے بھی بڑی فوج، پولیس اور بیوروکریسی بنانا پڑی ہیں۔ حالانکہ ان چیزوں کی ضرورت ختم ہو جانا چاہئے تھی۔

(1925—27) Hitler
Mein Kamph (My Battle)

ہٹلر کے نظریات کا خلاصہ نسل پرستی ہے۔ جرمن قوم دنیا کی بہترین نسل ہے۔ لہذا اسے دنیا کی گھٹیا نسلوں پر حکومت کرنے کا حق حاصل ہے۔ طاقت ہی وہ جواز ہے جس سے طاقتور قوم، کمزور قوم پر غلبہ حاصل کرتی ہے۔ کسی اور جواز کی ضرورت نہیں۔

صرف چھوٹے چھوٹے جھوٹ ہی ناکام ہوتے ہیں۔ جھوٹ کو اتنا بڑا ہونا چاہئے کہ سب لوگ اس پر یقین کر لیں۔ نیز جھوٹ کو کامیاب بنانے کے لئے حکومت کا نظام تعلیم پر مکمل کنٹرول ہونا لازمی ہے۔

کامیابی کا ایک اور گر یہ ہے کہ ایک وقت میں صرف ایک ہی دشمن پر پوری قوم کی توجہ مرکوز رکھنا ضروری ہے۔

Mein Kamph اس قدر کامیاب کتاب تھی کہ اس کے ہر لفظ پر ۱۲۵ انسان قربان ہوئے۔ ہر صفحہ پر ۴۷۰۰ اور ہر باب پر ۱۲ لاکھ انسان کو بھینٹ چڑھانا پڑا۔

فرائیڈ (۱۹۳۰ء) کی
Civilisation and its Discontents

فرائیڈ کو علوم نفسیات کا بانی تسلیم کیا جاتا ہے۔ فرائیڈ کے فلسفے کا خلاصہ درج ذیل ہے:

(۱) انسانی فطرت کی بنیاد جارحیت اور نفسانی خواہشات پر ہے۔ جبکہ انسانی تہذیب کی بنیاد جارحیت اور خواہشات کے امتناع پر ہے۔

(۲) ہر انسان میں ضمیر Super—ego موجود ہے جو اسے برے اور بھلے میں تمیز سکھاتی ہے۔ یہ ضمیر انسانی تجربے کی پیداوار ہے۔

(۳) Super—ego کے بغیر تہذیب انسانی کا قیام ناممکن ہے۔

(۴) خواہشات کو دبانے کے نتیجے میں موجودہ تہذیب مسائل سے دوچار ہوئی ہے۔

(۵) ان میں سب سے اہم خواہش انسان کی جنسی خواہش ہے۔

(۶) انسانی زندگی کا مقصد حصول راحت ہے۔

(۷) راحت کے حصول میں تین رکاوٹیں ہیں۔ ہمارے جسم کی توڑ پھوڑ، قدرتی مصائب اور ایک انسان کے دوسرے انسانوں سے تعلقات۔

(۸) بے راحتی کے تدارک کے لئے انسان آرٹ، نشہ آور اشیاء اور مذہب کا سہارا لیتا ہے۔

(۹) انسان کی بے پناہ سائنسی اور فکری ترقی بھی اسے راحت مہیا نہیں کر سکی گو یہ ترقی بے فائدہ بھی نہیں ہے۔

(۱۰) احساس جرم جس طرح انسان کو راحت سے محروم کرتا ہے اسی طرح یہی احساس اس کی ترقی کا ضامن بھی ہے۔

(۱۱) انسان کے مستقبل کا انحصار اس بات پر ہے کہ اس کی فطری Agression غالب آتی ہے یا اس کی Super—ego۔

فرائیڈ کے خیال میں خوابیں، رؤیا، کشوف اور الہامات وغیرہ اس کی دبی ہوئی نفسانی خواہشات کا عکس ہیں۔ موجودہ مغرب فرائیڈ کے ان خیالات سے متفق ہے۔

(باقی اگلے شمارہ میں انشاء اللہ)

موصیان کرام توجہ فرمائیں

ہر سال کے آخر پر دفتر وصیت سے اپنی آمد کی حساب فہمی کرانی ضروری ہے۔ یہ دفتر کی طرف سے باقاعدہ ادائیگی کا گوشوارہ تصدیق فارم ارسال کیا جاتا ہے۔ ہر موصی/ موصیہ کا اولین فرض ہے کہ گوشوارہ اور آمد کی تصدیق کر کے فوری جواب سے مطلع فرمائیں تا بقایا/ فاضلہ کا تعین ہو سکے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

اخبار الفضل کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۹ دسمبر ۱۹۵۴ء کو ربوہ سے اخبار "الفضل" کی اشاعت کے آغاز پر فرمایا:

"الفضل آج ربوہ سے اخبار شائع کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا ربوہ سے نکلنا مبارک کرے اور جب تک یہاں سے نکلنا مقدر ہے اس کو اپنے صحیح فرائض ادا کرنے کی توفیق دے۔ اخبار قوم کی زندگی کی علامت ہوتا ہے۔ جو قوم زندہ رہنا چاہتی ہے اسے اخبار کو زندہ رکھنا چاہئے اور اپنے اخبار کے مطالعہ کی عادت ڈالنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ان امور پر عمل کرنے کی توفیق بخشے"۔

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کی سالانہ زر خریداری

برطانیہ پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک انگریز نے میرے ساتھ مصافحہ کرتے ہوئے کہا "مجھے بڑی ہی خوشی ہوئی کہ میں نے اس ہاتھ کو چھوا جس نے حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھوں کو چھوا تھا"۔ روزنامہ "الفضل" ۱۰ جولائی میں اصحاب حضرت مسیح موعودؑ کے حالات کو محفوظ کرنے سے متعلق حضرت مصلح موعودؓ اور بعض دیگر بزرگوں کے ارشادات اصحاب احمدؑ جلد ۱۲ سے منقول ہیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے فرمایا کہ "صحابہ کرام کے حالات جماعت کے لئے روحانی زندگی کا باعث ہیں۔ دوستوں کو چاہئے کہ اس بارہ میں تساہل نہ کریں اور جس کسی کو بھی کسی صحابی کے حالات کا علم ہو وہ ضرور ان حالات کو لکھے، اپنے پاس بھی محفوظ رکھے اور ملک (صلاح الدین) صاحب کو بھی بھجوادے تاکہ ریکارڈ میں محفوظ ہو جائیں"۔

حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے ۱۹۶۳ء میں محترم ملک صلاح الدین صاحب کی صحابہؓ کرام کے حالات کو محفوظ رکھنے کی مساعی پر خوشنودی کا اظہار کرنے کے بعد حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحبؓ کے حالات زندگی کی اشاعت پر فرمایا کہ "آپؓ حضرت مسیح موعودؑ کے بلند پایہ صحابی ہیں۔ جو مشن کالج پشاور کی پروفیسری کو چھوڑ کر حضورؑ کی اجازت سے عنفوان شباب ہی میں عیسائیت کے خلاف علمی جہاد کی غرض سے قادیان آگئے اور اپنے تئیں سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف کر دیا اور تن من دھن اس پر نثار کر دیا۔ یہ کہنا مبنی بر حقیقت ہے کہ حضرت مولوی صاحب کو احمدیت کی عمارت کے اولین معماروں میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہے۔ آپ ہمیشہ احمدیت کی مدافعت اور خلافت کی حفاظت کے لئے سینہ سپر رہے۔ آپکے علو مرتبت کا اس امر سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے انہیں ۳۲ سال کی عمر میں ہی قادیان میں امام الصلوٰۃ اور خطیب مقرر فرما دیا تھا اور حضورؑ نے کئی بار آپکی اقتداء میں نماز ادا کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے قادیان سے باہر تشریف لے جاتے وقت کئی بار انہیں قائم مقام امیر مقرر فرمایا۔

حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے انہی کی طرح ہمیشہ دین کی خدمت پر کمربستہ رہنے کا تہیہ کرے اور یہ تبھی ممکن ہے جبکہ ہمیں ان کے تفصیلی حالات کا علم ہو"۔

— ★ ★ ★ —

ایک لمبے عرصہ تک دنیا بھر کے ماہرین لسانیات سنسکرت زبان کو ہی ام الالسنہ قرار دیتے رہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے عربی کو ام الالسنہ قرار دینے کے بعد حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہرؓ نے نصف صدی سے زائد عرصہ گرانقدر تحقیق میں صرف کیا اور جہاں عربی کے ام الالسنہ ہونے کے حق میں دلائل دیئے وہاں بطور سند پیش کئے جانے والے یورپین ماہرین کے حل الفاظ کی ایسی ایسی غلطیاں پکڑیں کہ انکی حیثیت طفل مکتب بن کر رہ گئی۔ مصر کے سابق سفیر جناب محمد عزالدین شرف جب دوسری بین الاقوامی اسلامی تعلیمی کانفرنس کے سلسلہ میں اسلام آباد (پاکستان) آئے تو انہوں نے اپنے انٹرویو میں کہا "آپکے ایک نہایت ممتاز سکالر ہیں...... انہوں نے اس موضوع پر نہایت عمدہ کتاب لکھی ہے کہ عربی تمام زبانوں کی ماں ہے... میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان اس بارے میں سبقت لے گیا ہے"۔

حضرت شیخ صاحب نے دنیا کی ۵۱ زبانوں کے ایک لاکھ پندرہ ہزار الفاظ کی جڑوں تک پہنچ کر انکے عربی روٹ ثابت کئے ہیں۔ آپکے عظیم الشان کام کے بارے میں محترم ایم۔ایس۔خالد صاحب کا مضمون "الفضل" ۱۱ جولائی کی زینت ہے۔

— ★ ★ ★ —

روزنامہ "الفضل" ۱۳ جولائی کی ایک خبر کے مطابق محترم ڈاکٹر محمد عامر خان صاحب نے ڈپلومہ ان کلینیکل پتھالوجی میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔

— ★ ★ ★ —

★★روزنامہ "الفضل" ۱۳ جولائی میں حضرت مسیح موعودؑ کے عورتوں کے ساتھ حسن معاشرت سے متعلق بعض اقتباسات شائع ہوئے ہیں۔ حضورؑ فرماتے ہیں "انسان کو چاہئے کہ عورتوں کے دل میں یہ بات جمادے کہ وہ کوئی ایسا کام جو دین کے خلاف ہو کبھی بھی پسند نہیں کر سکتا اور ساتھ ہی وہ جابر اور ستم شعار نہیں کہ اس کی کسی غلطی پر بھی چشم پوشی نہیں کر سکتا"۔

ایک اور جگہ فرمایا "اگر تم اپنی اصلاح چاہتے ہو تو یہ بھی لازمی امر ہے کہ گھر کی عورتوں کی اصلاح کرو"۔

★★ اسی شمارہ میں شائع شدہ ایک خبر کے مطابق ربوہ میں نظارت تعلیم کے تحت میٹرک اور انٹر کے طلبہ کے لئے ہوسٹل کا قیام عمل میں آیا ہے۔

— ★ ★ ★ —

★★روزنامہ "الفضل" ۱۶ جولائی میں نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کے طلبہ کی میٹرک کے امتحان میں شاندار کامیابی کی خبر شائع ہوئی ہے۔ امتحان میں شریک ہونے والے سارے (۳۲) طلباء نے فرسٹ ڈویژن حاصل کی۔ ۱۱ کا گریڈ A1 رہا۔

— ★ ★ ★ —

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ مارچ ۱۸۹۳ء میں پہلی بار قادیان تشریف لے گئے تو مزدور کے راستہ بھول جانے کی وجہ سے ساری رات چلتے رہنے کے بعد بوقت سحر قادیان پہنچے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فوراً کھانے کا انتظام فرمایا اور خود ہی بستر لے کر آئے اور یہ خیال کر کے کہ آپؓ بے تکلفی سے کھانا کھائیں، حضرت حافظ حامد علی صاحبؓ کو آپکے پاس چھوڑ کر خود تشریف لے گئے۔ حضرت عرفانی صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ لنگر خانہ اور مہمان خانہ کا انتظام عملاً حضرت حافظ صاحبؓ کے ہی سپرد تھا۔ وہ بلا امتیاز ہر مہمان سے محبت و شفقت سے پیش آتے۔ دوسرے چونکہ وہ حضورؑ کے بےشمار نشانات کے عینی شاہد تھے چنانچہ مہمانوں سے جب ان نشانات کا ذکر کرتے تو مہمان آپکی صحبت سے خوب لطف اٹھاتے۔

حضورؑ کو حضرت حافظ صاحبؓ پر انتہاء درجہ کا اعتماد تھا۔ گھر اور لنگر کی ضروریات کے لئے آپکو علی الحساب روپیہ دیا جاتا اور کبھی حساب دریافت نہ فرمایا۔ حضرت مولوی رحیم بخش صاحب چشم دید واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت حافظ صاحبؓ نے خدمت اقدسؑ میں آٹا خریدنے کے لئے روپیہ کی درخواست کی۔ حضورؑ نے پوچھا کتنا چاہئے۔ عرض کیا سو روپیہ۔ حضورؑ مٹھیاں بھر کر روپے لائے اور آپکو دے کر فرمایا سو ہی ہوگا۔ حضرت حافظ صاحبؓ نے شمار کر کے زائد بیس روپے واپس کردیئے۔ حضرت حافظ حامد علی صاحبؓ کا ذکر خیر "الفضل" ربوہ ۱۳ جولائی میں "اصحاب احمدؑ" سے منقول ہے۔

— ★ ★ ★ —

روزنامہ "الفضل" ۱۶ جولائی کے شمارہ میں سکواڈرن لیڈر خلیفہ منیرالدین احمد کے بارے میں ۱۹۶۸ء میں قلمبند کئے جانے والے جان فریکر کے مضمون کا اردو ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔ منیر شہید پاک فضائیہ کے مقبول ترین افسروں میں سے تھے اور اپنی بے پناہ انتظامی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ حربی پروازوں کا بھی موقعہ نکال لیتے تھے۔ ۱۱ ستمبر کو امرتسر کے راڈار کو تباہ کرنے کے کامیاب تاریخی عمل میں جس دستہ نے حصہ لیا، منیر اس میں شامل ہوئے اور جان قربان کردی۔ انہیں بعد از مرگ "ستارہ جرات" سے نوازا گیا۔

— ★ ★ ★ —

ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح کے عملہ حفاظت میں لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پانے والے محترم چودھری عبدالسلام صاحب ۲۵ جون ۹۶ء کو ۷۵ سال کی عمر میں ربوہ میں وفات پاگئے۔ ان کا ذکر خیر کرتے ہوئے انکے بیٹے محترم عبدالرشید صاحب "الفضل" ربوہ ۲۱ جولائی میں لکھتے ہیں کہ ۱۹۳۶ء میں انہوں نے زندگی وقف کی اور سندھ میں جماعتی اراضی پر متعین ہوئے۔ ۴۷ء میں حفاظت مرکز کی خدمت بجا لائے اور پھر فرقان بٹالین کے انسٹرکٹر مقرر ہوئے اور بعد ازاں دوبارہ سندھ بھجوائے گئے۔ حضرت مصلح موعودؓ پر قاتلانہ حملہ کے بعد حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ کی درخواست پر حضورؓ نے انہیں عملہ حفاظت میں لیا جہاں ۲۹ برس تک خلیفہ وقت کی پہریداری کی اہم ذمہ داری نہایت اخلاص اور وفا کے ساتھ احسن رنگ میں نبھانے کے بعد ۳۱ مارچ ۸۲ء کو ریٹائرڈ ہوئے۔ کچھ عرصہ افسر حفاظت خاص بھی رہے۔ تحریک وقف بعد از ریٹائرمنٹ میں بھی شامل ہوئے اور پہلے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں اور پھر منصوبہ بیوت الحمد کے تحت تا دم آخر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ محترم عبدالحفیظ شاہد صاحب مربی سلسلہ سیرالیون کے والد تھے۔

— ★ ★ ★ —

جناب کامل دہلوی کے مجموعہ کلام "کلام کامل" سے

بعض منتخب اشعار

آہ پرسوز کبھی باد صبا سے بدلے
کاش یہ گرم ہوا سرد ہوا سے بدلے
جگمگاتی ہوئی اک ایسی سحر آ جائے
تیرگی شب کی ترے رخ کی ضیا سے بدلے

— ★ ★ ★ —

کیا ہوگا وہ جمال کہ خورشید و ماہ میں
اک عکس ہے جو اس رخ پرنور سے ملا

— ★ ★ ★ —

آج آتا ہے وہ بدخو نہ وہ کل آتا ہے
اک نہ اک حیلہ اسے روز نکل آتا ہے
تابش حسرت دیدار اگر ہو دل میں
رات کے وقت بھی خورشید نکل آتا ہے

— ★ ★ ★ —

اتنا احساس بڑھا ہے مجھے تنہائی کا
خود پہ اک وہم گزرنے لگا یکتائی کا

— ★ ★ ★ —

CANADIAN IMMIGRATION
A GOLDEN OPPURTUNITY

Colin R Singer and Associates/ Canadian Barristers and Solicitors can assist you to immigrate to Canada under the following categories a) Independent b) Business c) Investor. Independent categories: Computer Science and Technology, Engineering, Business Administration, Accountant, Financial Experts, Pharmacist, System Analyst, Computer Programmer, Social Worker, Tool Maker, Machine Fitter, Printing Instruments and Industrial Machine Mechanic, Minimum one year experience.
For Further Details contact:
DR H KHAN , 5 YORK STREET, BATLEY, W. YORKS, WF17 0LG
Tel: (01924) 479251
Fax: (01924) 472846

AGHA & CO.
ACCOUNTANTS

Sc 60 Refunds; Book-Keeping; Accountancy; Vat; Paye and Taxation Services provided at reasonable rates.
Please Contact Mr. AGHA on
0181-333 0921
0181-909 9359
204 Merton Road, SW18 5SW.
11 Tenby Ave. Harrow, Midx HA3 8RU

Muslim Television Ahmadiyya Programme Schedule for Transmission

09/09/1996 - 18/09/1996

25 RABI UL THANI
Monday 9th September 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner- Yassarnal-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Around The Globe: An Introductory Documentary on Rabwah
03.00	Urdu Class with'Huzur
04.00	Learning Norwegian
05.00	Mulaqat - with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran
07.00	Sariaky Programme
08.00	A Letter From London by Ameer Sahib
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Programme - Speech "Seerat-un-Nabi" (saw) by Fareed Ahmad Naveed - Part 2
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Indonesian Programme - Children's Corner with Ameer of Indonesian Jamaat
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 9.9.96 (N)
15.00	M.T.A. Sports - Hockey Match
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Turkish Programme-
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (N)
19.00	German Programme 1) Begegnung mit Hazoor 2) Mach Mit , "Al Maidah" - Cooking Programme
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	Philosophy of the Teachings of Islam -
22.00	Tarjumatul Quran Class with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 9.9.96 (R)
23.00	Learning French
23.30	Various Programme

26 RABI UL THANI
Tuesday 10th September 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	M.T.A. Sports - Hockey Match
03.30	Urdu Class With Huzur (R)
04.30	Learning French
05.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 9.9.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Pushto Programme
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.30	Philosophy of the Teachings of Islam -(R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Bangla Programme / Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner
13.00	From The Archives - Friday Sermon 7.4.89 - By Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque ,London, UK
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 10.9.96 (N)
15.00	Medical Matters - Child Care - Part 1 - Host Dr Aliya Ismat - Guest: Dr Amatur Raqeeb
15.30	A Talk with a New Convert - Khidmat Hussain Sahib
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Norwegian Programme - Islami Usul Ki Philosophy
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (N)
19.00	German Programme - 1) Kinder Lernen Namaz 2) Lerne deine Religion Kenn - Learn Your Religion
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
21.30	Various Programme
22.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 10.9.96 (R)
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

27 RABI UL THANI
Wednesday 11th September 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran(R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Medical Matters - Child Care - Part 1 - Host Dr Aliya Ismat - Guest: Dr Amatur Raqeeb
02.30	A Talk with a New Convert - Khidmat Hussain Sahib
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning Chinese (R)
04.30	Hikayat-e-Shereen (R)
05.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 10.9.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
07.00	Russian Programme
08.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
08.30	Various Programme
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Bangla Programme / Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner -
13.00	African Programme
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 11.9.96 (N)
15.00	Durr-i-Sameen - Part 7
15.30	Various Programme
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	French Programme
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV(N)
19.00	German Programme 1) Hazoor auf doora - Huzoor's Tour Jalsa 95 2) Tic Tac - Quiz Programme
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	M.T.A Life Style - Al Maidah - "Achaar Gosht"
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih - 11.9.96 (R)
23.00	Learning Arabic (R)
23.30	Arabic Programme - Qaseedah/'Nazm

28 RABI UL THANI
Thursday 12th September 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Durr-i-Sameen - Part 7 (R)
02.30	Various Programme
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning Arabic (R)
04.30	Arabic Programme - Qaseedah/Nazm
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 11.9.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Sindhi Progamme -
08.00	MTA Lifestyle - Al Maidah " Achaar Gosht"(R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Prog. -Seerat "Hadhrat Masih Maud" by Maulvi Mohammed Hussain-Part 2
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner -
13.00	Chinese Programme: Philosophy of The Teachings of Islam
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih -12.9.96 (N)
15.00	Quiz Prog - Final Part - Faisalabad, Peshawar, Karachi
15.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 7 -
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Bosnian Programme -
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran
19.00	German Programme 1) Ich zeig dir was - I am showing you something 2) Sport Programme
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	M.T.A. Entertainment - Bazm-e-Moshaira: Mubarak Abid Sahib ke Saath Eik Shaam
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV- 12.9.96 (R)
23.00	Learning Norwegian
23.30	Various Programme

29 RABI UL THANI
Friday 13th September 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz Programme -Final Part - Faisalabad, Peshawar, Karachi
02.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 7 (R)
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
04.30	Various Programme
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 12.9.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran
07.00	Pushto Programme-
08.00	M.T.A Entertainment - Bazm-e-Moshaira: Mubarak Abid Sahib ke Saath Eik Shaam
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Bangla Programme - Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV - 13.9.96
14.15	Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends -
15.15	MTA Variety - Bait Bazi - Lajna Rabwah
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Turkish Programme -
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme - 1) Ihre Fragen - Question & Answer with H. Hübsch 2) Willkommen in der Türkei
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	Medical Matters - with Dr. Mujeeb-ul-Haq Sb
21.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends
22.30	Learning French
23.00	Friday Sermon - - By Hadhrat Khalifatul Masih IV - 13.9.96 (R)

30 RABI UL THANI
Saturday 14th September 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	MTA Variety - Bait Bazi - Lajna Rabwah
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning French (R)
04.30	Various Programme
05.00	Mulaqat - with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends- (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Massih IV - 13.9.96
08.00	Medical Matters - with Dr Mujeeb-ul-Haq Sb-
08.30	Various Programme
09.00	Liqaa Ma'al Arab
10.00	Bangla Programme/Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Question Time - Question/Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Multi National Guests -J/S '96 - Mannheim,Germany - Part 1
14.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV -
15.00	Meet Our Friends -
16.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
17.00	Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (N)
19.00	German Programme 1) Kindersendung - Children's Programme with Ameer Sahib Germany. 2) Zeit Zum Diskutieren - Group discussion
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	A Page from the History of Ahmadiyyat by B.A. Rafiq Sahib
22.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV -
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

1 JUMADI UL AWAL
Sunday 15th September 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Meet Our Friends
03.00	Urdu Class with Huzur
04.00	Learning Chinese
04.30	Hikayat-e-Shereen
05.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
07.00	Sindhi Programme
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.30	A Page From the History of Ahmadiyyat by B.A Rafiq
09.00	Liqaa Ma'al Arab -(R)
10.00	Bangla Programme - Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Question Time - Question/Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Multi National Guests -J/S '96 - Mannheim,Germany - Part 2
14.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends
15.00	Around The Globe: Chiriya Ghar ke Sair
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	Albanian Programme
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme 1) Quiz Show Lajna 2) Zeit Zum Diskutieren - Group discussion
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	A Letter from London
21.30	Address by Hadhrat Khalifatul Masih IV -
23.30	Learning Norwegian

2 JUMADI UL AWAL
Monday 16th September 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV(R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Around the Globe- Documentary : Chiriya Ghar ke Sair
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
05.00	Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends. (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV(R)
07.00	Siraiky Programme -
08.00	A Letter From London
09.00	Liqaa Ma'al Arab- (R)
10.00	Urdu Programme - Speech "Seerat-un-Nabi"(saw): Written by Hadhrat Musleh Maud(as) by Fareed Ahmad - Part 3
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner - Kodak - No 4 - Presented by Sadaf Abid (R)
13.00	Indonesian Programme. - What is Ahmadiyyat - Part I
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 16.6.96 (N)
15.00	MTA Sports - Kabaddi - Semi Final - Multan Vs Faisalabad
16.30	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Turkish Programme -
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (N)
19.00	German Programme - 1) Begegnung mit Huzur - Meeting with Hadhrat Khalifatul Masih IV 2) Mach Mit, "Al Maidah" - Cooking Programme
20.00	Urdu Class with Huzur
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	Philosophy of the Teachings of Islam
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV- 16.6.96(R)
23..00	Learning French
23:30	Various Programme

3 JUMADI UL AWAL
Tuesday 17th September 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Yassarnal-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02:00	MTA Sports - Kabaddi - Semi Final - Multan Vs Faisalabad (R)
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning French (R)
04.30	Various Programme
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV- 16.6.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
07.00	Pushto Programme -
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.30	Philosophy of the Teachings of Islam
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Bangla Programme / Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner -
13.00	From The Archives - Friday Sermon 14.4.89
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 17.9.96 (N)
15.00	Medical Matters: - Child Care - Part 2
15:30	Conversation with a new convert - Syed Amir Raza Sahib
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Norwegian Programme - Islami Usul Ki Philosophy
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme -1) Kinder Lernen Namaz 2) Lerne deine Religion Kenn - Learn Your Religion
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
21.30	Various Programme
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 17.9.96 (R)
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

4 JUMADI UL AWAL
Wednesday 18th September 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Medical Matters - Child Care - Part 2 (R)
02.30	Conversation with a new convert - Syed Amir Raza Sahib
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning Chinese - (R)
04.30	Hikayat-e-Shereen (R).
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 17.9.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
07.00	Russian Programme
08.00	Around The Globe -Hamari Kaenat
08.30	Various Programme
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Bangla Programme / Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner -
13.00	African Programme
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 18.9.96 (N)
15.00	Durr-i-Sameen - Part 8
16.00	Liqaa Ma'al Arab (New)
17.00	French Programme
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran
19.00	German Programme 1) Huzur auf doora -Huzur's Tour Jalsa 95 2) Tic Tac - Quiz Programme
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	MTA Life Style- Al Maidah - "Spicy Shami Kebab "
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (R)
23.00	Learning Arabic
23.30	Arabic Programme: Qaseedah/Nazm

Please note:
Programmes and Timings may change without prior notice.
All times are given in British time. For more information please phone or fax. + 44 .181 .874 .8344

Al Fazl International Weekly, London
16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K)
ISSN: 1352 9587
☎ (0) 181 870 8517
Fax: (0) 181 870 1095
Vol. 3 Friday, September 6, 1996 No. 36

حاصل مطالعہ

(دوست محمد شاہد۔ مئورخ احمدیت)

شیعہ نظریہ امامت
ختم نبوت کے خلاف بغاوت ہے

مولوی محمد یوسف لدھیانوی کا اعلان جنگ

عرصہ ہوا بزم ثقافت اسلامیہ کے صدر ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم صاحب ایم اے پی ایچ ڈی نے ملاؤں کے خونی عزائم کو بےنقاب کرتے ہوئے یہ لرزہ خیز واقعہ بیان فرمایا تھا کہ:

"پاکستان کی ایک یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے مجھ سے حال ہی میں بیان کیا کہ ایک ملائے اعظم اور عالم مقتدر سے جو کچھ عرصہ ہوا بہت تذبذب اور سوچ بچار کے بعد ہجرت کر کے پاکستان آگئے ہیں، میں نے ایک اسلامی فرقے کے متعلق دریافت کیا انہوں نے فتویٰ دیا کہ ان میں جو غالی ہیں وہ واجب القتل ہیں اور جو غالی نہیں وہ واجب التعزیر ہیں۔ ایک اور فرقے کی نسبت پوچھا جس میں کروڑ پتی تاجر بہت ہیں۔ فرمایا کہ وہ سب واجب القتل ہیں۔ یہی عالم ان تیس بتیس علماء میں پیش پیش اور کرتا دھرتا تھے جنہوں نے اپنے اسلامی مجوزہ دستور میں یہ لازمی قرار دیا کہ ہر اسلامی فرقے کو تسلیم کر لیا جائے سوائے ایک کے جس کو اسلام سے خارج سمجھا جائے۔ ہیں تو وہ بھی واجب القتل مگر اس وقت علی الاعلان کہنے کی بات نہیں۔ موقع آئے گا تو دیکھا جائے گا۔ انہیں میں سے ایک دوسرے سربراہ عالم دین نے فرمایا کہ ابھی تو ہم نے جہاد فی سبیل اللہ ایک فرقے کے خلاف شروع کیا ہے اس میں کامیابی کے بعد انشاء اللہ دوسروں کی خبر لی جائے گی"۔

("اقبال اور ملا" از ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم ایم۔اے، پی۔ ایچ۔ ڈی، صفحہ ۱۹۔ یکے از مطبوعات بزم اقبال لاہور)

"سربراہ عالم دین" نے مستقبل میں ملاؤں کے جس "جہاد" کی نشان دہی فرمائی تھی اس کی ابتداء پورے زور شور سے کراچی کے معروف دیوبندی مولوی محمد یوسف صاحب لدھیانوی نے کر ڈالی ہے۔ یہ حضرت کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ انہیں آج تک کسی کافر کو مسلمان بنانے کی توفیق نہیں ملی مگر مدت سے مسلمانوں کو کافر بنانے کے کارخانے خوب چالو کئے ہوئے ہیں اور بقول علامہ شبلی ؎

کرتے ہیں مسلمانوں کی تکفیر شب و روز
بیٹھے ہوئے کچھ ہم بھی تو بےکار نہیں ہیں

لدھیانوی صاحب اور ان کے جبہ پوش اکابر ہی تھے جنہوں نے ۱۹۷۴ء میں شیعہ زعماء سے ہم آغوش ہو کر احمدیوں کے خلاف تحریک چلائی اور ۷ ستمبر کو اسمبلی میں ان سے قرارداد پاس کرائی۔ وہ اب تک اس "کارنامہ تکفیر" پر پھولے نہیں سماتے کہ انہی کو شیعہ اور سنی دونوں کی طرف سے "ملت اسلامیہ کا موقف" مرتب کرنے اور اسمبلی میں پیش کرنے کا اعزاز نصیب ہوا۔ مگر ان نام نہاد "محافظین ختم نبوت" پر اب یہ سربستہ راز کھلا ہے کہ شیعوں کو ملت اسلامیہ کا فرد سمجھنا درحقیقت خطرناک غلطی تھی کیونکہ شیعہ کا نظریہ امامت بھی ختم نبوت کے خلاف بغاوت ہے اور اسلام کے خلاف کھلی سازش ہے۔ چنانچہ لدھیانوی صاحب نے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے کروڑوں شیعہ حضرات کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے۔ اور وہ دیوانہ وار ان کے معتقدات پر پوری شدت سے "قلمی" بم پھینکنے اور "نظریاتی" گولہ باری کرنے میں مصروف ہیں۔ فرماتے ہیں:

"شیعہ مذہب کی اصل الاصول بنیاد "عقیدہ امامت" ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کی جانب سے انبیاء کرام ؑ کو مبعوث کیا جاتا تھا اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اماموں کو بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کیا جائے گا۔ وہ شیعہ عقیدے میں نبی کی طرح ہر غلطی سے پاک اور معصوم ہوتے ہیں۔ ان پر وحی نازل ہوتی ہے۔ ان کی اطاعت ہر بات میں نبی کی طرح فرض ہے .... شیعوں کا یہ "نظریہ امامت" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے خلاف ایک بغاوت اور اسلام کی ابدیت کے خلاف ایک کھلی سازش ہے ....۔ میں شیعہ کے "نظریہ امامت" پر جتنا غور کرتا ہوں میرے یقین میں اتنا ہی اضافہ ہوتا ہے کہ یہ عقیدہ یہودیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ضرب لگانے اور امت میں جھوٹے مدعیان نبوت کے دعویٰ نبوت و امامت کا چور دروازہ کھولنے کے لئے گھڑا ..... شیعہ مذہب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے پہلے دن سے امت کا تعلق اس کے مقدس (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) سے کاٹ دینا چاہا۔ اس نے اسلام کی ساری بنیادوں کو اکھاڑ پھینکنے کی کوشش کی اور اسلام کے بالمقابل ایک نیا دین تصنیف کر ڈالا۔ آپ نے سنا ہو گا کہ شیعہ مذہب اسلام کے کلمہ پر راضی نہیں بلکہ اس میں "علی ولی اللہ، وصی رسول اللہ و خلیفتہ بلا فصل" کی پیوند کاری کرتا ہے۔ بتائیے جب اسلام کا کلمہ اور قرآن بھی شیعوں کے لئے لائق تسلیم نہ ہو تو کس چیز کی کسر باقی رہ جاتی ہے"۔

(اختلاف امت اور صراط مستقیم صـ ۱۶، ۱۷ - ۲۲۔ تالیف محمد یوسف لدھیانوی۔ ناشر ماہنامہ "بینات" علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی)

خریداران سے گزارش

اپنے پتہ کی تبدیلی یا تصحیح کے لئے اطلاع دیتے وقت ایڈریس لیبل پر درج AFC حوالہ نمبر ضرور درج کریں شکریہ

(مینیجر)

جماعت احمدیہ جرمنی کے ۲۱ویں جلسہ سالانہ کا نہایت کامیاب و بابرکت انعقاد

۲۱ ہزار ۷۰۰ سے زائد افراد کی جلسہ میں شمولیت

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ولولہ انگیز روح پرور خطابات اور مختلف اقوام کے افراد کے ساتھ مجالس سوال و جواب۔

جماعت احمدیہ جرمنی کا ۲۱ واں جلسہ سالانہ ۲۳، ۲۴، ۲۵ اگست ۱۹۹۶ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) مئی مارکیٹ من ہائم میں اپنی عظیم روایات کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ بخیر و خوبی منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں جرمنی اور یورپ کے مختلف ممالک کے علاوہ سینیگال (افریقہ) سے بھی دس ممبرانِ پارلیمینٹ کے وفد نے شرکت کی۔

۲۳ اگست کو خطبہ جمعہ کے ساتھ ہی اس جلسہ کا افتتاح عمل میں آیا جو سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ کا یہ خطبہ جمعہ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے مواصلاتی رابطہ کے ذریعہ براہ راست تمام دنیا میں نشر کیا گیا۔ اسی روز شام کے اجلاس میں مکرم ہدایت اللہ صاحب ہیوبش نے جرمن زبان میں "پردہ کے فوائد" کے موضوع پر اور مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب ریجنل مشنری ہمبرگ نے اردو زبان میں "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مظہر اتم حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے موضوع پر تقریر کی۔ اسی طرح مکرم سید نصیر شاہ صاحب چیئرمین مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل نے "ایم۔ٹی۔اے انٹرنیشنل" کے متعلق حاضرین سے خطاب کیا۔

۲۴ اگست کو صبح کے اجلاس میں مکرم زبیر خلیل خان صاحب نیشنل سیکرٹری تبلیغ نے "جرمنی میں مختلف اقوام میں احمدیت کی ترقی" کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد ازاں سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مستورات سے خطاب فرمایا۔ حضور کا یہ خطاب مردانہ جلسہ گاہ میں بھی ریلے کیا گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے جلسہ برطانیہ کے موقعہ پر مستورات سے جس موضوع پر خطاب فرمایا تھا اس کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے خواتین کو محبت الٰہی اپنانے کی طرف توجہ دلائی۔

جلسے کا تیسرا اجلاس بعد دوپہر بوزنین اور البانین کے ساتھ حضور ایدہ اللہ کی مجلس سوال و جواب پر مشتمل تھا۔ حضور ایدہ اللہ نے اس مجلس میں حاضرین کے سوالات کے جوابات ارشاد فرمائے۔ شام پانچ بجے چوتھے اجلاس میں دیگر متفرق قومیتوں کے مہمانوں کی حضور ایدہ اللہ کے ساتھ مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ اس مجلس کے اختتام سے پہلے ایک جرمن خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے آپکے سچائی کے جذبات کی بہت تعریف کی۔ حضور انور نے اس خاتون کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بتایا کہ جرمن قوم بہت فراخ دل قوم ہے اور پہلے بھی کئی مواقع پر جرمنی میں جرمن افراد نے برملا اسی قسم کے جذبات کا اظہار کیا ہے۔ یہ پروگرام ہمیشہ کی طرح نہایت دلچسپ اور مفید رہے۔

۲۵ اگست کے صبح کے اجلاس میں مکرم محمد منور عابد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی، مکرم حیدر علی صاحب ظفر مشنری کولون، مکرم عبدالشکور اسلم خان صاحب نائب امیر، مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جرمنی اور مکرم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب مشنری انچارج جرمنی نے بالترتیب "جماعت کی ترقی میں ہمارے نوجوانوں کا حصہ"، "ہر اک نیکی کی جڑھ یہ اتقا ہے"، "ازدواجی زندگی اسلامی تعلیمات کی روشنی میں"، "ہمارے معاشرہ میں احمدی مسلمان کا عملی نمونہ" اور "اسلامی اصول کی فلاسفی۔ حیات بعد الموت" کے موضوع پر تقاریر کیں۔ جلسے کا چھٹا اجلاس جرمن مہمانوں کے ساتھ سوال و جواب کی مجلس پر مشتمل تھا جس میں حضور ایدہ اللہ نے حاضرین کے سوالات کے جواب ارشاد فرمائے۔ اختتامی اجلاس میں سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ کے آخری روز کے خطاب کے موضوع کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے موضوع پر خطاب فرمایا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی کے مختلف نمونے پیش کرتے ہوئے آپ کی کامل اور سچی اتباع اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس اجلاس میں حضور انور ایدہ اللہ کے خطاب سے قبل ایک صوبائی وزیر نے بھی حاضرین سے مختصر خطاب کیا اور جماعت کے نظم و ضبط اور رواداری کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ جلسہ جرمنی کی تمام کارروائی ایم۔ٹی۔اے کے ذریعہ براہ راست نشر کی گئی۔ یوں ایک رنگ میں یہ جلسہ بھی ایک عالمی جلسہ کا رنگ لئے ہوئے تھا جس میں دنیا بھر کے ناظرین شامل تھے۔

اپنے ملک کے ابتدائی مخلص احمدی اور وہ بزرگان جنہوں نے سلسلہ احمدیہ کی خاطر بڑے اخلاص اور وفا کے ساتھ حیرت انگیز قربانیاں دیں ان کی نیک یادوں پر مشتمل ایمان افروز مضامین لکھ کر ہمیں بھجوائیں۔

(ادارہ)

سیٹنگ و ڈیزائننگ۔ خلیفہ رواح الدین